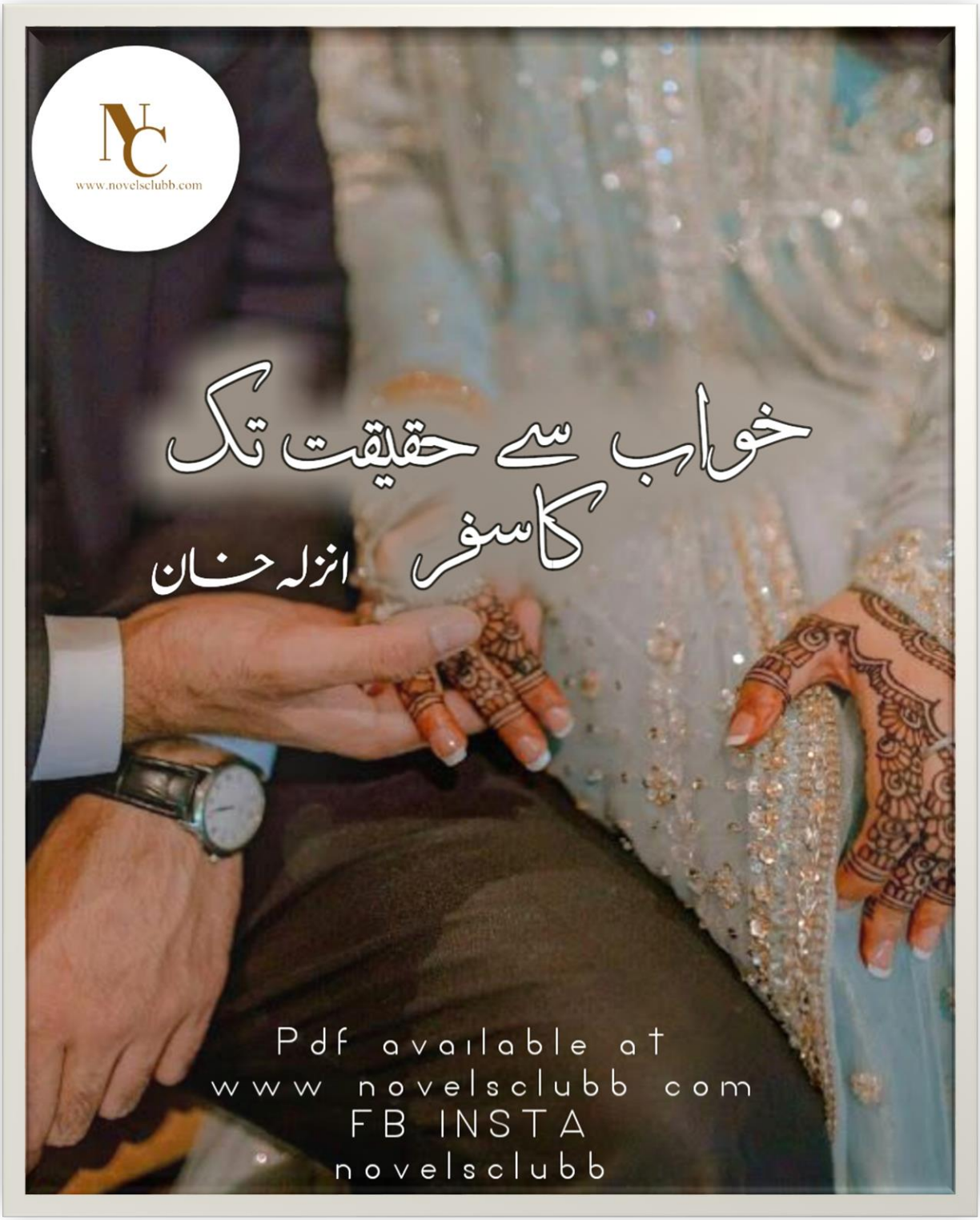
www.novelsclubb.com
خواب سے حقیقت تک کا سفر
انزلہ خان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواب سے حقیقت تک کا سفر

از

انزلہ خان

www.novelsclubb.com

اس وقت اسلام آباد کی سرمئی سڑکوں پر معمول کے مطابق لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔اسلام آباد کی سرمئی سڑکیں اور آس پاس لہراتے ہرے بھرے درخت اور دور سے نظر آتیں پہاڑیاں اور آسمان پر موجود ہلکے ہلکے بادل اس منظر کو سکون بخش رہے تھے۔اسلام آباد کی سرمئی سڑکیں جو اس وقت ہلکی پھلکی نم تھیں اس بات کا ثبوت دیں رہی تھیں کہ کل رات بادل خوب جم کر برسے تھے۔ اگر آس پاس دیکھا جائے تو اس وقت کوئی اپنے اسکول جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا تو کوئی یونیورسٹی کے لیے اٹھا تھا۔کوئی اپنے گھروں میں گرم گرم پراٹھے بنا رہا تھا۔

یہ منظر ہے ایک ولا کا۔اگر باہر نظر ڈالی جائے تو باہر ایک بڑی تختی پر بڑا بڑا 'خانس مینشن' لکھا جگمگا رہا تھا۔

وہ جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مسلسل سر درد کی وجہ سے سوئی تھیں۔ دھڑام کی آواز سے ہڑبڑا کر اٹھی۔ سامنے دیکھا تو زائیدہ بیگم سخت تیور لیے اس کے سامنے موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو مہربانی صاحبہ اٹھنا نہیں ہے کیا۔ صبح ہو گئی ہے پتا بھی ہے کتنا کام پڑا ہے اور" تم ہو کہ مہربانیوں کی طرح ابھی تک سو رہی ہو۔" زائیدہ بیگم حلق کے بل چیخی۔

بی بی اٹھ جاؤ اور کام پر لگ جاؤ صبح کے سات بج رہے ہے۔"زائیدہ بیگم ایک ہاتھ "
کمر پر رکھ کر اور دوسرا ہاتھ ہلا ہلا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

جھ۔جی بس اٹھ رہی تھی۔سر میں بہت درد تھا تو تھوڑی دیر لیٹ گئی تھی۔"وہ"
انگلیاں مروڑتے ہوئے ہوئے گھبرا گھبرا کر گویا ہوئی۔

اچھا تو آپ مہرانی صاحبہ کے سر میں درد ہے۔ تو مہرانی صاحبہ یہ کنیز آپ کے لیے حاضر ہے۔ یہ آپ کا سر دبا دے گی۔" وہ لفظ چبا چبا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

نہہ۔ نہیں! میں نے ایسا تو نہیں بولا امی۔" وہ ڈر ڈر کر بولی۔"

ارے بس چپ کرو کتنی بار بولا ہے کہ اپنی منحوس زبان سے مجھے امی مت بلایا" کرو۔میں نہیں ہوں تمھاری امی ومی۔"زائیدہ بیگم لہجے میں غیض وغضب لیے چیخی۔سامنے بیٹھا وجود ایک دم لرزا۔

سوسوری امی۔"وہ اتنا آہستہ بولی کہ اس کی آواز اسے خود نہیں آئی۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا بس بس اب جلدی کرو پانچ منٹ کے اندر اندر کچن میں نظر آؤ۔سب اٹھنے والے ہیں۔پتا نہیں ہے کیا تمھیں سب بڑے آفس اور بچے یونیورسٹی جائیں گے "

"جی جی بس آرہی ہوں۔"وہ تابعداری سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہنہہ !"زائیدہ بیگم نے ہنکارا بھرا اور ایک اچٹتی نگاہ پورے کمرے پر ڈالی اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے ایک نظر اپنے کمرے میں ڈالی۔ وہ ایک درمیان سائز کا کمرہ تھا۔ کمرے جو دیکھ کر لگتا تھ کہ کتنے سالوں سے اس پر مرمت وغیرہ نہیں کروائی گئی تھی۔ کمرہ اپنی بے رونقی کا رونا رو رہا تھا۔ کمرے میں زیادہ سامان نہیں تھا۔ بس ایک میٹرس تھا جس پر وہ سوتی تھی۔ ایک پرانی سی سنگھار میز، الماری اور اس کے علاوہ ایک کرسی اور میز رکھی تھی جس پر پرانی کتابیں رکھتی تھی۔

دائیں جانب ایک کھڑکی تھی جو بڑے سے لان میں کھلتی تھی۔

اس نے ایک ٹھنڈی سانس اندر کھینچی اور منہ پر ہاتھ پھیر کر کھڑی ہوئی۔ اور دائیں طرف بنے واشروم کی طرف بڑھی۔ کچھ پل بعد وہ واش روم سے نکلی

اور سنگھار میز کی جانب بڑھی۔ سنگار میز سے کنگا اٹھا کر بالوں کو کنگا کرنے لگی۔ جلدی سے بالوں کی سادہ سی چوٹی بنائی اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے سے نکلتے ہی اس کی نظر دوسرے طرف بنے لان پر پڑی۔ دائیں طرف مڑ کر وہ لاونج میں داخل ہوئی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر ٹھہر سی گئی۔ وہ جب بھی گھر کے اندر داخل ہوتی تھی ایسے ہی اس کی نظریں ٹھہر جاتی تھی۔ وہ ایک عالیشان مینشن (قصر) تھا۔ وہ گھر بہت بڑا تھا پر تف ہے۔ اس کے لیے ہمیشہ جگہ ختم ہو جاتی تھی۔ پھر چاہے وہ گھر ہو، دل ہو، یا کچھ اور۔ وہ اس گھر کے لوگوں میں کہیں نہیں تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ ان کے گھر کا فرد تھی پر نہ تو وہ اس گھر کا فرد لگتی تھی اور نہ کوئی اسے گھر کا فرد مانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کچن میں آکر جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلانے لگی کیونکہ سب کے اٹھنے کا ٹائم ہو گیا تھا پھر اگر کسی کو اس کی پسند کا ناشتا نہ ملتا تو وہ اس کو سنانا شروع ہو جاتا

------☆☆☆------

www.novelsclubb.com

بڑی سی ڈائینگ ٹیبل پر موجود سب ناشتا کرنے میں مشغول تھے۔سوائے اس کے ! وہ ڈائینگ ٹیبل کے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی۔جو ایک دوسرے کے ساتھ باتوں کے درمیان ناشتہ کر رہے تھے۔

وہاں کسی کو بھی اس کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔وہاں کسی کو بھی اس کا احساس نہیں ہوا کہ وہ ان کے ساتھ ناشتہ نہیں کرتی۔وہاں کسی کو اتنا تک نہیں پتا تھا کہ وہ ان کے جانے کی بعد ناشتہ کرتی بھی ہے یا نہیں ؟اس نے جب ایک دو بار ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنے کا سوچا تو ٹیبل پر بیٹھے لوگوں کے رویے نے اس کو بتا دیا تھا کہ ان لوگوں کو اس کا بیٹھنا پسند نہیں آیا۔

وہ اس گھر کا حصہ ہونے کے باوجود ان کا حصہ نہیں تھی

اس گھر کے کسی بھی فرد کا رویہ اس کے ساتھ اچھا نہیں تھا۔ہاں جب کسی کو اس کی ضرورت پڑتی وہ سب سے اچھی ہو جاتی۔

اور وہ بھی اتنی پاگل تھی کہ ان کے ایک بار پکارنے پر وہ بھاگی بھاگی ان کے پاس جاتی تھی سب کچھ بھلا کر۔وہ اپنے دل میں کسی کے لیے بھی میل نہیں رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

------☆☆☆☆------

وہاں حد سے زیادہ اندھیرا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کس جگہ ہے اور اسے جانا کہا ہے۔ہر طرف اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا وہ بس چلے جا رہا تھا۔اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کتنی ہی دیر سے چلے جا رہا تھا۔لیکن راستہ تھا کہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی کہی روشنی دیکھ رہی تھی۔

کچھ پل گزرنے کے بعد اسے اپنے دائیں جانب روشنی کا احساس ہوا۔اس نے گردن موڑ کر دیکھا وہاں ہلکی ہلکی روشنی چمک رہی تھی۔اس کے قدم خود بہ خود اس جانب بڑھنے لگے۔

پھر اچانک اسے اس روشنی میں سایہ دیکھائی دیا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کون ہے۔

وہ جو کوئی بھی تھا اس کی طرف آ رہا تھا۔اس کے قدم بے اختیار تھمے۔

کون ہو تم؟"اس نے غور سے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ کوئی لڑکی ہے۔"

www.novelsclubb.com

میں پوچھ رہا ہوں کہ کون ہو تم؟"اس بار وہ تھوڑا زور سے بولا۔" "

"تم میرے مسیحا ہو۔ تمھیں خدا نے میرے لیے بھیجا ہے!" اس کی سماعتوں سے سامنے کھڑی لڑکی کی خوبصورت آواز ٹکرائی۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟ اور میں تمھارا مسیحا نہیں ہوں سمجھی اور خدا نے مجھے تمھارے لیے نہیں بھیجا" اس بار وہ چیخا تھا جس سے اس کی کنپٹی کی رگیں ابھری۔

وہ دونوں اب آمنے سامنے کھڑے تھے۔ لیکن وہ اس لڑکی کا چہرا ٹھیک سے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ اس لڑکی نے ایک قدم بڑھا کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا

۔

تم مانو یا نہ مانو لیکن خدا نے تمھیں میرے لیے ہی بھیجا ہے "سامنے کھڑی لڑکی" دھیرے سے بولی۔

اس نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو اس کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ اس لڑکی کا چہرا تو دیکھ نہیں پا رہا تھا مگر اس کی کلائی میں موجود سیاہ نشان اس کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کروایا۔

تم کون ہو؟" لہجہ حد درجہ سخت تھا۔"

تم کیا کروں گے جان کر "جواب تحمل سے آیا۔"

دیکھوں میں بس اتنا پوچھ رہا ہوں کہ تم کون ہو؟" وہ اپنے لہجے کو نارمل کرتے بولا"

۔

یہ بہت جلد تمھیں پتا چل جائے گا" لڑکی کہہ کر مڑ گئی"

www.novelsclubb.com

اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور وہ اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا۔

سنو!!" وہ ایک جھٹکے سے ہڑبڑا کر نیند سے بیدار ہوا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔

وہ ایک خواب تھا یعنی" وہ خود سے بڑبڑایا"

نمی محسوس کر کے اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو چہرا پورا پسینے سے شرابور تھا۔

کون تھی وہ اور مجھے اپنا مسیحا کیوں کہہ رہی تھی؟" وہ اپنے آپ سے بڑبڑایا۔"

www.novelsclubb.com

ایک نظر اپنے کمرے میں ڈال کر دیوار پر لگی وال کلاک کو دیکھا جو رات کے چار بجا رہی تھی۔اس نے پاس پڑی ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا اور لبوں سے لگا کر ایک ہی سانس میں پی گیا۔

کچھ پل کے بعد وہ واپس لیٹ گیا نیند تو اب اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ آج اسے مسلسل تیسری بار یہ خواب آیا تھا۔اور ہمیشہ وہ اس لڑکی کا چہرا نہیں دیکھ پاتا تھا بس اس کی کلائی میں سیاہ نشان ہی دیکھ سکا تھا وہ۔

www.novelsclubb.com

------☆☆☆☆------

اس وقت گھر میں خاصی خاموشی تھی سب بڑے آفس اور ینگ پارٹی ساری یونیورسٹی وغیرہ جا چکے تھے۔ سوائے اس کے۔

کھانے میں کیا بنے گا امی؟" ایمان کچن کا سارا کام کر کے اب زاہیدہ سے کھانے کا" پوچھنے آئی تھی جو رائیمہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

کھانے میں ایسا کرو آلو گوشت، کڑائی گوشت اور بریانی بنالو اور باقی دیکھ لینا اور" میٹھے میں کھیر بنالو اور ہاں ثانیہ کے لیے ٹرائیفل بھی بنالینا۔" زاہیدہ بیگم نے حکم صادر کیا اور پھر سے رائیمہ سے باتوں میں مشغول ہو گئی۔

امی یہ کچھ زیادہ نہیں ہو جائے گا؟" اس نے جھجک کر کہا۔"

تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو لڑکی اور اگر تم سے یہ اتنا سا کھانا نہیں بن رہا تو مجھے بتادو" تمھارے باپ کو بتادونگی۔" ان کو ایمان کا بولنا ناگوار گزرا۔

"نہیں امی میں تو بس۔۔"

تمھیں کتنی بار بولا ہے کہ مجھے امی مت بولا کرو سمجھ نہیں آتی کیا؟"زائیدہ بیگم " ایک جست میں کھڑی ہوئی اور اس کی چٹیاں کو اپنی گرفت میں لیا۔

آہہہہ "ایمان کرا ہی۔"

" زائیدہ کیا کر رہی ہوں چھوڑو اسے"

www.novelsclubb.com

رائیمہ بیگم ایمان کو زائیدہ بیگم کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے بولی۔تو زائیدہ بیگم نے ایک جھٹکے سے اس کے بالوں کو چھوڑا۔

" جاؤ ایمان تم اپنا کام کرو"

رائیمہ بیگم نے ایمان کو دیکھتے ہوئے کہا تو ایمان موقع غنیمت جان کر وہاں سے نکلی ۔زائیدہ بیگم نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتی ہوں زائیدہ تھوڑا آگے پیچھے تو دیکھ کیا کروں۔"رائیمہ ایمان کے جاتے" کی ان سے مخاطب ہوئی۔

کیا کرو رائیمہ اس کی شکل دیکھ کر مجھے ذولقرنین کا مارا ہوا تھپڑ یاد آجاتا ہے اور میرا" خون کھول اٹھتا ہے "زائیدہ بیگم غصے سے گویا ہوئی۔

وہ سب انجانے میں ہوا تھا زائیدہ ذولقرنین نے تمھیں انجانے میں مارا تھا۔ پیار تو" وہ صرف تم سے ہی کرتا تھا اور کرتا ہے۔" رائیمہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

انجانے میں ہی صحیح مارا تو تھا نا اور وہ بھی اس منحوس کی ماں کی وجہ سے۔ خود تو " مر گئی اور اس کو ہمارے سروں پر مصلحت کر گئی۔" وہ زہر خنجر لہجے میں بولی۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو۔آؤ چلو لان میں چلتے ہے" کہہ کر وہ انھیں لان میں "
لے گئی۔

www.novelsclubb.com

-----☆☆☆☆-----

ڈائینگ ٹیبل پر سب ہی موجود ناشتے میں مصروف تھے۔

ارے ابھی تک صارم نہیں آیا؟ کیا سب خیریت تو ہے نا؟ وہ کبھی دیر سے نہیں" اٹھتا۔ وہ تو ہم سب سے پہلے یہاں موجود ہوتا ہے" یزدانی صاحب اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئے جو ناشتہ کرنے میں مشغول تھی۔

یس موم! بھائی ابھی تک نہیں آئے مجھے یقین نہیں آرہا وہ اور لیٹ نہ! وہ کسی کا" انتظار نہیں کرتے خود کیسے لیٹ آئیں گے" سیفی بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے شریر لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

آج تو بھائی کی خوب ٹانگیں کھینچیں گے۔ ٹھیک ہے نہ بھائی" پلورشہ سیفی کو دیکھتے " ہوئے آکسائیٹڈ سی بولی۔

"!ہاں بلکل نیکی اور پوچھ پوچھ"

سیفی بھی بھرپور ساتھ دینے والے انداز میں بولا۔

گڈ مارننگ ایوری ون!" حال میں صارم کی آواز گونجی۔"

www.novelsclubb.com

سب نے بیک وقت گردن موڑ کر دروازے کی سمت دیکھا۔وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنی بھرپور وجاہت لیے ان کی طرف آرہا تھا۔

گڈ مارننگ بیٹا! آج اتنی لیٹ خیریت؟" یزدانی صاحب جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے بولے۔ جب تک وہ اپنی جگہ پر بیٹھ چکا تھا۔

بس ڈیڈ آج پتا نہیں کیسے لیٹ ہو گیا۔ مجھے خود نہیں پتا چلا" پاس پڑی جیم کا جار اٹھا کر بریڈ پر لگانے لگا۔

www.novelsclubb.com

بیٹا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا" ساجدہ بیگم فکر مندی سے بولی۔"

جی موم میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے بس تھوڑا سا سر میں درد تھا اب وہ بھی ٹھیک ہے۔آپ ٹینشن مت لین"صارم لبوں پر مسکان لائے بولا۔

ٹھیک ہے صارم پھر میں نکل رہا ہوں آفس کے لیے تم آجاؤ ناشتہ کر کیں""" یزدانی صاحب کرسی دھکیل کر کھڑے ہوئے ساتھ ہی پلورشہ بھی کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اوکے موم میں جارہی ہوں۔اللہ حافظ بھائی" کہہ کر وہ باہر چلی گئی اور ساجدہ بیگم " کچن میں۔

کیا ہوا بھائی سب خیریت تو ہے نہ آپ اور وہ بھی لیٹ۔ کہیں آپ کو محبت تو نہیں " ہو گئی اور آپ ابھی اپنی محبوبہ کے خواب دیکھ کر آرہے ہوں" سیفی چھیڑنے والی انداز میں گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

واٹ نان سینس سیفی ! تمھیں پتا ہے مجھے یہ محبت وغیرہ پر یقین نہیں ہے۔""
ٹیبل پر رکھے آملیٹ سے ایک نوالا اپنے حلق میں ڈالا۔

کیا بھائی آپ کب یقین کرئے گے کہ محبت جیسی کوئی بلا ہوتی ہے۔اور آپ نا"
تھوڑا سنبھل کر رہے جو بولتا ہے نا کے مجھے محبت عشق وغیرہ پر یقین نہیں ہے یہ
محبت انھیں کو اپنا شکار بناتی ہے۔"سیفی ایک دم سیریس ہوا۔صارم کو حلق میں
ڈالا نوالا ایک دم کڑوا لگنے لگا۔

سیفی پلیز صبح صبح میرا دماغ مت خراب کرو ویسے ہی آفس کا کام اور بڑھ گیا ہے""

صارم نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا اور گھونٹ بھر کر واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

خیر جب آپ کو محبت ہو گی نا تب پوچھوں گا آپ سے تو اور یہ آفس کا کام بڑھ "

کیوں گیا ہے کوئی ڈیل وغیرہ چل رہی ہے کیا؟"اپنی کہنی ٹیبل پر جما کر وہ عام سے

انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

بابا چاہتے ہے کہ اپنا بزنس پاکستان میں شفٹ کر لیں۔ بابا کی خواہش ہے کہ وہ" اب اپنے اپنوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے تو" صارم نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

اوواؤ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔اور آپ کے لیے تو بہت آسانی ہو جائے گئی ہماری" ہونے والی بھابھی کو ڈھونڈنے میں۔ جس کی وجہ سے آپ راتوں کو اب سو نہیں سک رہے "سیفی آنکھ ماری اور شریر لہجے میں بولا۔

"سیفی یار ایسا کچھ نہیں ہے میں نے تمھیں بتایا تھا نا کہ مجھے آج کل کتنے عجیب خواب آرہے ہے۔اور وہ بھی ایک جیسے ،وہی اندھیرا،وہی لائٹ وہی سفید کپڑوں میں ایک لڑکی جس کا چہرا میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔بس ایک چیز جو مجھے دیکھی ہے وہ ہے اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا کالا سا نشان۔"ماتھے پر بل ڈالے وہ بولا ۔

www.novelsclubb.com

ہر بار وہ یہی کہتی ہے کہ میں اس کا مسیحا ہوں اور خدا نے مجھے اس کے لیے بھیجا ہے" اور میرا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔ میں بہت کوشش کے باوجود اس کا چہرا نہیں دیکھ پاتا یار۔۔ میں بہت تنگ آ گیا ہوں یار" وہ سخت جھنجھلا ہوا لگ رہا تھا۔

بھائی مجھے تو لگتا ہے وہ آپ سے محبت کرتی ہے اور آپ کو ہر حال میں اپنا بنا کر" رہے گی وہ نشان والی۔" سیفی کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔ سیفی اور سیدھا جواب دیں دے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ مزاحیہ انداز میں بولا۔

یار سیفی میں یہاں اتنا پریشان ہوں اور تمھیں مزاق سوجھ رہا ہے "صارم سخت برا" مانتے ہوئے بولا۔

اچھا اب مجھے دیر ہو رہی ہے آفس کے لیے۔خدا حافظ "کہتے ساتھ صارم کرسی" دھکیل کر کھڑا ہوا۔اور دوسری کرسی پر رکھا اپنا لیپ ٹاپ بیگ اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے نشان والی کے مسیحا" سیفی شرارتی مسکراہٹ لیے بولا۔"

صارم نے اس کو گھوری سے نوازہ جس کا اثر سیفی پر کچھ نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

ایک سیفی ہی تھا جو صارم سے اس طرح بات کر سکتا تھا۔اس کے علاوہ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کام سے ہٹ کر کوئی اس سے مزاق کرے۔

-----☆☆☆☆-----

یہ منظر جرمنی کی ایک مشہور 'وائے ایس' کمپنی کا تھا۔'وائے ایس' کی بلڈنگ خوبصورتی کا ایک منہ بولتا ثبوت تھا وہ جتنی باہر سے خوبصورت تھی اتنی ہی اندر سے بھی خوبصورت تھی۔اگر اندر کے منظر پر نظر ڈالی جائے تو صارم یزدانی خان بھرپور وجاہت لیے وقار سے چلتا اپنے روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔آس پاس بیٹھے ورکرز اسے دیکھ کر کھڑے ہوتے اور سلام کرتے جنھیں وہ سر ہلا کر جواب دے رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔آفس میں لگے گلاس وال سے سورج کی روشنی اندر آرہی تھی۔جرمنی کے ملک میں ہر طرف سورج کی کرنیں پھیل چکی تھی۔

وہ ہر ایک کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اپنے آفس کے کیبن کی طرف بڑھا۔سیکیورٹی نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کا لاک گھمایا۔اور وہ شان سے چلتا ہوا ٹیبل تک آیا اور کوٹ کے بٹن کو کھول کر اسے اتارا اور کرسی کی پشت پر ڈالا۔

اب سیکیورٹی اسے آج کا شیڈیول بتا رہی تھی اور وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنا کر ٹیبل پر رکھے سن رہا تھا۔

------☆☆☆☆------

www.novelsclubb.com

وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ میں سے بھاپ نکل رہی تھی جو چائے گرم ہونے کا ثبوت دیں رہی تھی۔ نظریں ہنوز کپ پر مرکوز تھی۔

کیا کر رہی ہوں یہاں؟"زائیدہ بیگم اچانک اس کے پیچھے کھڑی ہو کر تیوری چڑھا" کر بولی۔ایمان زائیدہ بیگم کے اچانک آنے پر ڈر گئی اور چائے کے کپ میں موجود چائے کی کچھ بوندیں اس کی ہاتھ پر گریں۔اس کے منہ سے سسکاری نکلی

میں نے پوچھا یہاں کیا کر رہی ہوں تم لڑکی؟"انھیں اپنی بات نظر انداز ہوتے" ہوئے کہا برداشت تھی۔اس لیے وہ اس بار تھوڑا تیز بولی۔

ایمان ان کی طرف پلٹی اور جلے ہوئے ہاتھ کو اپنی پشت پر کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر میں تھوڑا درد تھا تو چائے پی رہی تھی یہاں "وہ ایسی ہی تھی اگر کوئی اس" سے تیز آواز میں بات کرتا یا اچانک اس کے سامنے اجاتا تھا تو وہ ڈر جاتی تھی۔

اگر پی لی ہوں تو جا کر اندر ٹیبل سیٹ کرو۔ سب آنے والے ہونگے۔ تمھیں نہیں" پتا کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔ ہر بات بتانی پڑتی ہے تم کو" زائیدہ بیگم غصے میں پھنکاری ۔

www.novelsclubb.com

جی بس جا رہی تھی "ایمان نظریں زمین پر گاڑ کر منمنائی۔"

پتا نہیں کون سا سوگ چلتا رہتا ہے یہاں "زائیدہ بیگم بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی" گئی۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔ایک زخمی مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا۔اس نے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے

-----☆☆☆☆-----

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کیبن میں بیٹھا کچھ دیر بعد ہونے والی میٹنگ کی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کچھ ہی پل گزرنے کے بعد اس کے روم کا دروازہ کھولا اور خوبصورت سی لڑکی روم میں داخل ہوئی۔ اور قدم قدم چلتی ہوئی اس تک آئی۔

کیا صارم میں کب سے تمھیں فون کر رہی ہوں اور تم اٹھا ہی نہیں رہے ہوں""

لیلیٰ نے اپنا پرس ٹیبل پر رکھا اور خود اس کی سامنے والی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کے بیٹھ گئی۔ صارم نے بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور واپس فائنل کو دیکھنے لگا۔ وہ جو کوئی بھی تھی بڑی صفائی سے اردو بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

سوری لیلیٰ لیکن میرے پاس بہت کام ہیں اور تمھیں پتا ہے کام کے وقت میں کسی" کو بھی نہیں دیکھتا۔ میرے لیے سب سے پہلے میرا کام ہے۔ یو نو دیٹ۔" صارم فائل کا صفحہ پلٹتے ہوئے بولا

لیکن صارم میں کوئی کسی نہیں ہوں میں تمھاری بچپن کی دوست ہوں اور ہم تو" "ایک دوسرے سے محبت۔۔۔

www.novelsclubb.com

پلیز لیلیٰ میں نے ہے بھی کتنی بار بولا ہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔میں بہت بار بتا چکا" ہوں تمھیں کہ میری طرف سے ایسا کچھ نہیں ہے۔وی آر جسٹ فرینڈز "صارم اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے بولا۔وہ سخت جھنجھلا ہوا لگ رہا تھا۔

لیکن۔۔۔"پھر کوشش کی گئی بولنے کی۔"

www.novelsclubb.com

لیکن ویکن کچھ نہیں لیلیٰ اور تم نے بھی کہا تھا کہ تم آئندہ اب نہیں بولو گی یہ بات" پھر بھی تم بول رہی ہوں۔تم کیا چاہتی ہو اب یہ دوستی ختم ہو جائے۔پلیز مجھے ڈسٹرب نہیں کرو میں ویسے ہی بہت پریشان ہوں۔بہت کام ہے میرے پاس۔"

وہ فائل کو ایک طرف رکھتے ہوئے بولا اور سائیڈ پر رکھا پانی کا گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔

اوکے اوکے اب نہیں بولوں گی۔ ویسے کیوں پریشان ہوں اور کون سے ایسے کام" ہے تمھارے؟ جہاں تک مجھ پتا ہے تم تو مشکل سے مشکل کام بڑی آسانی سے کر لیتے ہوں" لیلیٰ نے بات بدلی۔

www.novelsclubb.com

ہاں بس ہم اپنا بزنس پاکستان میں شفٹ کر رہے ہے تو اسی کی پریشانی ہے۔ڈیڈ" چاہتے ہے کہ وہ اب اپنے بھائیوں کے ساتھ رہے اور مجھے بھی کوئی پرابلم نہیں ہے تو بس اسی میں لگا ہوں۔" صارم نے تفصیل بتائی۔

مطلب تم لوگ اب ہمیشہ کے لیے پاکستان شفٹ ہو رہے ہو؟ اور مجھے بتایا بھی نہیں؟" لیلیٰ تو جیسے شاکڈ میں چلی گئی تھی

www.novelsclubb.com

ہاں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے اور رہی بات بتانے کی تو ابھی ہم یہاں ایک دو" ہفتے ہیں "لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے وہ مصروف سا بولا۔

واٹ ؟ایک دو ہفتے بس ؟ کیا کہہ رہے ہوں صارم تم نے ایک بار بھی میرے" بارے میں نہیں سوچا۔ میں کیسے تمھیں دیکھے بغیر رہوں گی "لیلیٰ مصنوعی ناراضی سے بولی

www.novelsclubb.com

"لیلیٰ پلیز۔۔"

"ٹھیک ہے دو ہفتے نہ تو بس اب پورے دو ہفتے تم میرے ساتھ رہو گے۔ چلو تم اور میں لنچ کرنے چلتے ہے پھر وہاں سے شاپنگ پر۔۔" لیلیٰ نے اس کے لیپ ٹاپ کو اس کے سامنے سے اٹھایا اور سائڈ پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہی ہو یہ لیلیٰ مجھے بہت کام ہے۔میں تمھارے ساتھ کہی نہیں چل رہا۔اور" تمھیں پتا ہے کہ میں کام کے دوران صرف کام ہی کرتا ہوں۔اور ویسے بھی مجھے یہ سب نہیں پسند۔یہ سب ٹائم ویسٹ ہے۔"صارم نے اپنا لیپ ٹاپ سائڈ سے اٹھایا اور غصے سے بولا

کیا مطلب صارم ٹائم ویسٹ ؟اپنی دوست کے ساتھ چلنے میں تمھیں ٹائم ویسٹ" لگ رہا ہے۔تم اس لیے نہیں جاتے نا میرے ساتھ کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔اور اگر ابھی تم اپنی محبت کے ساتھ جاتے تو تب بھی تمھیں یہ سب ٹائم ویسٹ لگتا ہاں "لیلیٰ ایک دم بگڑی۔

لیلیٰ یہ ہر بار میں میری محبت میری محبت کہاں سے آجاتی ہے؟ پہلی بات تو مجھے محبت" وغیرہ نہیں ہے دوسری بات اگر کسی سے ہو بھی گئی تو اس کی بات اور ہو گئی۔ وہ بہت خاص ہو گی۔" حلق کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب اس کی بات اور ہو گی مطلب تم جس سے محبت کروں اس کی بات اور" ۔اور جو تم سے محبت کریں وہ تو کچھ ہے ہی نہیں تمھارے لیے "لیلیٰ غصے سے ایک دم کرسی سے کھڑی ہوئی۔

ایسا نہیں ہے یار میرا وہ مطلب نہیں تھا" صارم نے بات بگڑتی دیکھی تو نارمل" ہو کر بولا۔

www.novelsclubb.com

تو کیا مطلب تھا صارم؟ تمھیں یہ سب جب پتا چلے گا جب تم کسی سے بے انتہا" محبت کرو گے اور وہ تمھیں اگنور کرے گی۔ تمھیں صرف دوست مانے گی یا تم سے ایسے ہی بات کرے گی جیسے سب سے کرتی ہو گی تمھیں ٹائم نہ دیں۔ دیکھ لینا ۔"لیلیٰ نے غصے سے اپنا پرس اٹھایا اور تیزی سے باہر کی گئی۔

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا لیلیٰ !" صارم اپنے اندر ہی اندر بڑبڑایا اور کرسی کی پشت سے " سر ٹکا کر آنکھیں موندے کر بیٹھ گیا۔

------☆☆☆☆☆------

خلیل صاحب اور عائشہ کے چار بچے تھے۔

www.novelsclubb.com

سب سے بڑے یزدانی تھے۔ یزدانی اور ساجدہ کے تین اولادیں تھی۔ سب سے بڑا بیٹا صارم یزدانی خان تھا جو اپنے باپ کے ساتھ مل کر بزنس سنبھال رکھا تھا اور اب دنیا کے کئی ممالک میں ان کی برانچ پھیل چکی تھی۔ دنیا میں ایک نام تھا اسکا۔ صارم یزدانی خان جیسے دنیا دور سے ہی پہچان جاتی تھی کہ وہ صارم یزدانی ہے۔ اس کی

شخصیت ہی کچھ الگ تھی۔ کوئی بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔اس کے بعد دوسرے نمبر پر آتے ہے سیفی یزدانی۔ جس کا فائنل ایئر ختم ہوئے کچھ ہی وقت گزرا تھا۔اس کے بعد تیسرے نمبر پر آتی ہے پلورشہ جو ابھی سیکنڈ ائیر کے امتحانات دے رہی تھی۔

یزدانی صاحب شادی کے کچھ ہی عرصے بعد جرمنی شفٹ ہو گئے تھے۔ بچپن میں ان کے والدین نے انھیں پڑھائی کرنے جرمنی بھیجا تھا۔پڑھائی مکمل ہونے کے بعد وہ بزنس کی دنیا میں چلے گے۔اس لیے انھیں جرمنی ہی شفٹ ہونا پڑا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد دوسرے نمبر پر۔۔

ذولقرنین تھے جن کی شادی اپنی ماموں زاد بہن زائیدہ سے ہوئی تھی۔ان کی دو اولادیں تھی۔ بڑا بیٹا سمیر تھا جو صارم سے ڈیڑ سال چھوٹا تھا۔اس کے بعد دوسرے نمبر پر ثانیہ تھی۔جو سمیر سے ایک سال چھوٹی تھی۔

اس کے بعد تیسرے نمبر پر آتی تھی مریم جن کی شادی ان کے چچازاد سے ہوئی تھی ۔ان کی بھی دو اولادیں تھی۔ بڑا بیٹا سعد جو ایمان سے ایک سال بڑھا تھا۔اور اس کی ہمیشہ سے ایمان پر بری نظر رہی تھی۔اور چھوٹی بیٹی لائبہ جو سمیر سے ایک سال چھوٹی تھی۔

اس کے بعد آخری نمبر پر آتے تھے مقبول جن کی شادی رائمیہ سے ہوئی تھی۔ان کی بس ایک ہی اولاد تھی۔ کشف جو انھیں دعاؤں کے بعد شادی کے چار سال بعد ملی تھی۔

ایمان ذولقرنین کی پہلی بیوی کی بیٹی تھی۔زائیدہ ان کی دوسری اور پسند کی بیوی تھی

۔

ذولقرنین کی شادی ایمان کی ماں (علیزہ) سے زبردستی کروائی تھی عائشہ بیگم نے۔

پہل پہل تو ذولقرنین نے بہت منع کیا وہ یہ شادی نہیں کر سکتے۔میں زائیدہ کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا۔آگے سے عائشہ نے انھیں زائیدہ سے

بھی شادی کی اجازت دیں دی تھی، عائشہ بیگم نے علیزہ کی اتنی تعریفیں کی کے وہ ایسے ہے وہ ایسی ہے ہمارے گھر آئے گی تو ہمارے گھر کو خوشیوں سے بھر دیں کی پھر کیا تھا ذولقرنین صاحب نے شادی کے لیے ہاں کر دی لیکن ان پر تو جیسے زائیدہ کا بھوت سوار تھا۔ زائیدہ جو بولتی وہ مان لیتے تھے۔ زائیدہ نے ذولقرنین کو علیزہ کے خلاف کر دیا تھا۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی علیزہ سے نفرت کرنے لگے۔ انھیں لگنے لگا کہ علیزہ ان کے اور زائیدہ کے بیچ میں آئی ہے وہ علیزہ کو وہ مقام نہیں دے رہے تھے جو ایک بیوی کا ہونا چاہیئے تھا پھر علیزہ سے شادی کے کچھ ہی مہینوں بعد انھوں نے سب کے سروں پر بم پھوڑا۔ کہ وہ کچھ ہی دنوں میں زائیدہ کو اپنی بیوی کی صورت میں اس گھر میں لے آئیں گے۔ اور علیزہ تو مانو سکتے میں چلی گئی تھی۔ ان کو اس بات کا بلکل بھی علم نہیں تھا۔ وہ پہلے ہی ذولقرنین کی بے رخی اور اجنبیت کو جھیل رہی تھی۔ ایک عورت کتنا برداشت کر سکتی ہے؟ وہ اندر ہی اندر ختم ہونے لگی ان میں جینے کی اُمنگ ختم ہونے لگی۔ پھر وقت جیسے پر لگا کر اڑ گیا۔ ذولقرنین

www.novelsclubb.com

زائیدہ کو اپنی بیوی بنا کر لے آئے تھے۔اس وجہ نے انھیں اور توڑ دیا۔پھر کچھ ہی مہینوں بعد علیزہ کو پتا لگا کہ وہ ماں بنے والی ہے۔یہ خوشی سنے کے بعد ان کے اندر جینے کی خواہش اٹھنے لگی۔ان کو لگنے لگا کہ یہ خبر سن کر ذولقرنین خود ان کے پاس آئے گے انھیں وہ مقام دیں گے جو وہ زائیدہ کو دیتے تھے۔آہستہ آہستہ یہ خبر پورے گھر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک دن وہ اپنے کمرے میں بیٹھی سوئیٹر بن رہی تھی کہ اچانک ذولقرنین ان کے کمرے میں آئے ان کو دیکھ کر علیزہ کے چہرے پر ایک انجانی سی خوشی رقص کرنے لگی۔ان کو لگا ان کی دعائیں قبول ہو گئی ہے۔ذولقرنین خود چل کر ان کے کمرے تک آئیں تھے وہ جو کبھی خود سے نہیں آئیں تھے۔سوائے ایک دو دفعہ کے۔

میں نے سنا ہے کہ تم ماں بنے والی ہو؟"ذولقرنین بغیر کوئی تہمت باندھے کام کی بات پر آئے۔

جی"علیزہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

تم یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے اولاد دو گی تو میں تمھارے پاس دوڑا چلا آؤنگا۔ میرے" لیے تم اب بھی میری ان چاہی بیوی ہوں اور پوری زندگی رہوں گی۔ میں صرف زائیدہ کو چاہتا ہوں اور وہ ہی میری من چاہی بیوی ہے۔ "علیزہ کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔ ان کی خوشی ایک پل میں کہیں جا سوئی۔ انھوں نے جو سوچھا تھا وہ غلط سوچا تھا۔ دل ایک دم ویران ہو گیا تھا سوچا تھا کہ یہ خبر سن کر ذولقرنین ٹھیک ہو جائے گی۔ لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ ان پر تو زائیدہ کا بھوت سوار تھا۔ آنسوں بے اختیار نکلنا شروع ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

تو پھر آپ یہاں کیوں آئیں ہے؟"علیزہ بے دردی سے اپنے آنسوں کو رگڑتے' ہوئے بولی۔

بس یہ بتانے آیا ہوں کہ مجھے پہلی اولاد بیٹا چاہیے۔اپنی جیسی بیٹی مت پیدا کر دینا" جو آگے جا کر پھر کسی کی زندگی میں زبردستی گھس جائے۔مجھے بیٹی نہیں بیٹا چاہیے یاد رکھنا۔اگر بیٹی ہوئی تو میں اسے قبول نہیں کروں گا۔اسے مڑ کر بھی نہیں دیکھوں گا یاد رکھنا۔پھر سنبھالتی رہنا پوری زندگی اپنی بیٹی کو کیونکہ اس کا مجھ سے "کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔

www.novelsclubb.com

ذولقرنین کہہ کر جس طرح آئے تھے اسی طرح چلے گئے پیچھے انھیں کشمکش میں چھوڑ کر۔انھوں نے بے اختیار چھت کی طرف دیکھا۔

"اے میرے مالک میری سزا میری آنے والی اولاد کو مت دینا۔میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ مجھے بیٹی نہ دینا۔میں نہیں چاہتی وہ دنیا میں میرے جیسی نصیب لکھوا کر آئے۔اس سے اچھا ہے تو مجھے بے اولاد کر دیں۔میں اپنی اولاد کا دکھ برداشت نہیں کر پاؤں گی!!اگر مجھے اولاد سے نوازنس ہے تو بیٹا دیں دینا یا میرے رب" وہ دبی دبی آواز میں ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

پھر کچھ ہی دن گزرنے کے بعد گھر میں یہ خبر پھیلی کہ زائیدہ بھی ماں بنے والی ہے ۔ذولقرنین کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا۔وہ زائیدہ کو پیر بھی زمین پر رکھنے نہیں دے رہے تھے۔یہ سب دیکھ کر علیزہ اندر ہی اندر مرنے لگی بس ابھی بھی تھوڑی بہت امید باقی تھی کہ شاید اولاد ہونے کے بعد ذولقرنین ان کے پاس آجائے۔یہ دل بھی نہ انسان کو الٹے سیدھے آسرے دیتا ہے۔

پھر وہ وقت بھی آگیا جس کا سب کو انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسپتال کے روم میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہونے والا ہے۔کچھ ہی دیر میں ان کا آپریشن تھا۔

اور جس کا ڈر تھا وہی ہوا تھا خدا نے ان کو بیٹی سے نوازا تھا۔علیزہ اپنی ننھی سی بیٹی کو دیکھ کر خون کے آنسو رو رہی تھی۔

مطلب پھر سے ایک علیزہ کی کہانی لکھی جائے گی پھر سے وہ ایسے ہی سب سے دھتکاری جائے گی۔اپنے شوہر کی ان چاہی بیوی بنے گی۔اس ننھی سے جان کو پتا بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔یہ دنیا اس کے ساتھ کیا سلوک کرئیں گی۔ذولقرنین ایک نظر اس ننھی سی کلی کو دیکھ کر چلے گئے تھے۔انھوں نے ایک بار بھی اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا کر پیار کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خوبصورت نین نقوش کی ننھی سی پری تھی۔صاف شفاف رنگت پر کھڑی مغرور سی ناک۔وہ ٹوکا پی دوسری علیزہ تھی۔

علیزہ نے اپنی کچھ گھنٹوں پہلے دنیا میں آئی اپنی بیٹی کو دیکھا۔آنسو ٹوٹ کر ان کی آنکھوں سے گرا۔

پھر کچھ وقت بعد زائیدہ کے بھی اولاد ہوئی لیکن شاید قسمت بھی زائیدہ کے ساتھ تھی انھیں اللہ نے بیٹے سے نوازا تھا۔ذولقرنین کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

آہستہ آہستہ سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہونے لگے۔

علیزہ نے اپنی بیٹی کا نام ایمان رکھا تھا۔ایمان اب چھ سال کی ہو گئی تھی۔علیزہ کی طبیعت آج کل کافی خراب رہنے لگی تھی۔ان میں جینے کی کوئی خواہش نہیں بچی تھی۔بس انھیں ڈر تھا تو ایمان کا کہ ان کے جانے کے بعد اس کا کون خیال رکھیں گا ۔ابھی کوئی اسے دیکھتا تک نہیں ہے ایمان اپنے ہی گھر میں ڈر ڈر کر رہتی تھی۔جس کی وجہ سے اس میں کونفیڈینڈ لیول کم ہو گیا تھا وہ سب سے ڈر ڈر کر اور گھبرا گھبرا کر بات کرتی تھی کوئی اچانک اس کے سامنے اجاتا یا کوئی اچانک اس کو پکار لیتا تو وہ ڈر جاتی تھی۔وہ کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔

زائیدہ نے اپنے بیٹے کا نام سمیر رکھا تھا۔ٹھیک ایک سال بعد ان کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی تھی جسے ذولقرنین صاحب نے خوشی خوشی گلے سے لگالیا تھا۔انھوں نے خود اس کا نام رکھا ثانیہ۔

www.novelsclubb.com

ذولقرنین بلکل فراموش کر چکے تھے کہ ان کی ایک اور بیوی بھی ہے اور ایک بیٹی بھی۔وہ دونوں تو جیسے ان کی زندگی کے کسی حصے میں نہیں تھے۔ان کو یہ تک نہیں پتا تھا کہ وہ کب کہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے کہاں سوتی ہے۔

زائیدہ نے ان کے آنکھوں میں پٹی باندھ دی تھی وہ اتنا تک بھول گئے تھے کہ ان کی بیٹی کیا پہنے گی؟

جو ثانیہ کو نہیں پسند آتا تھا وہ ایمان کو دے دیتی تھیں اور ایمان آرام سے لے بھی لیتی تھی۔ایمان ثانیہ سے ایک سال بڑے ہونے کے باوجود چھوٹی لگتی تھی۔

-------☆☆☆☆--------

www.novelsclubb.com

"بیٹا میں تم سے ایک بات کہوں!" علیزہ اور ایمان کمرے میں لیٹی تھی۔ پورے کمرے میں اندھیرا تھا بس کمرے کی کھڑکی سے چاند کی روشنی اندر آ رہی تھی۔ علیزہ بستر پر لیٹی تھی جب کہ ایمان ان کے سرہانے بیٹھی تھی۔

علیزہ کی طبیعت اچانک خراب ہونے لگی تھی۔ایمان نے بولا بھی کہ بابا کو بلا کر لاؤ جس پر انھوں نے منع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

جی بولیں نہ مما"ایمان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے علیزہ کا سر دبا رہی تھی۔"

بیٹا کچھ بھی ہو جائے کبھی بھی صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ہمیشہ صبر " سے کام لینا۔کوئی تمھارے ساتھ کچھ بھی کرے لیکن تم بدلا نہیں لینا!لیکن ہاں

ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا بیٹا تمھاری ماں غلط نہیں تھی۔ میں تمھیں تمھارے باپ سے بد گمان نہیں کرنا چاہتی مگر تمھارے باپ نے کبھی مجھے اپنی بیوی نہیں سمجھا اور میں بھی اتنی پاگل تھی ہمیشہ چپ رہتی تھی لیکن تم چپ مت رہنا۔ اپنے حق کے لیے لڑنا۔ کبھی اپنی ماں کو غلط مت سمجھنا۔" علیزہ بیگم رک رک کر الفاظ ادا کر رہی تھی

۔

www.novelsclubb.com

میرے جانے کے بعد خود کو اکیلا مت سمجھنا۔ میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہی"
رہوں گی تمھارے آس پاس مجھے یقین ہے تمھاری کہانی میری جیسی نہیں ہو گی۔
تم کسی کی ان چاہی بیوی نہیں بنو گی۔ دیکھنا خدا ضرور تمھارے لیے کوئی ایسا بھیجے

گا جو تمھارے لیے سب کچھ کر گزرے۔ تمھارے حق میں آواز اٹھائے اور بس تم سے پیار کریں" انھیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

ماما آپ یہ سب کیوں کہہ رہی ہے اور مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہیں۔ بس آپ" ہے نہ میرے پاس۔ آپ کو کچھ نہیں ہو گا" ایمان چھوٹی سی عمر میں ہی بہت سمجھدار تھی۔ اس کا دل اچانک سے ڈوب گیا۔

www.novelsclubb.com

" اچھا ادھر آؤ میرے پاس"

علیزہ نے اسے اپنے برابر میں لیٹنے کا اشارہ کیا۔

اس کے بعد ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

!ایمان صبح اٹھی تو اس کی ماں برف کا مجسمہ بنی تھی۔ہاں وہ مر چکی تھی

www.novelsclubb.com

ان کے جانے کے بعد وہ بہت اکیلی ہو گئی تھی۔کوئی کزن اس سے بات نہیں کرتا تھا ۔ذولقرنین نے انٹر کے بعد اس کی پڑھائی رکوادیں یہ کہہ کر کہ لڑکیاں یونیورسٹی نہیں جاتی۔اور یہ بات وہ اپنی دوسری بیٹی سانیہ میں بھول گئے تھے۔ایمان کو بچپن

سے ڈاکٹر بنے کا شوق کا اور آہستہ آہستہ وہ شوق جنون بنتا گیا لیکن اسے کیا پتا تھا کہ اس کے خود کا باپ اس کے خوابوں میں رکاوٹ بن جایئے گا۔

زائیدہ کا رویہ دن بہ دن ایمان کے ساتھ خراب ہوتا جارہا تھا وہ گھر کے سب کام کرتی تھی۔زائیدہ دن میں ہزار بار اسے اپنی ماں کے طعنے اور اس کے منحوس ہونے کے طعنے دیتی تھی۔اب تو اسے یہ سب سنے کی عادت ہو گئی تھی۔وہ ایک مشین کی طرح ہر وقت کام کرتی رہتی تھی۔وہ اپنے ہر احساسات اور جذبات کو اپنے دل میں دبا کر رکھتی تھی کسی کو نہیں پتا تھا کہ وہ اپنے اندر ایک جنگ لڑی رہی ہے۔ کبھی کبھی اس کا دل کرتا یہاں سے بھاگ جائیں لیکن جائے بھی تو کہا؟اس کے تو خود کے ننھیال والے اس کو پہچانے سے انکاری تھے۔گھر میں نوکروں کے ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھتی تھی اور زائیدہ بھی اس کو

فارغ بیٹھا نہیں دیکھ سکتی تھی جب بھی اس کو فارغ دیکھتی کوئی نہ کوئی کام سونپ دیتی۔

جب جب وہ ذوالقرنین صاحب کو ثانیہ سے پیار کرتے ہوئے لاڈ اٹھاتے ہوئے دیکھتی تو اس کے دل میں بھی خواہش اٹھتی کہ کاش کبھی مجھے بھی بابا اس طرح پیار کریں لیکن وہ تو اسے دیکھتے تک نہیں تھے۔ان کی نظر میں ان کی ایک ہی بیٹی تھی ثانیہ۔انھیں تو یہ تک نہیں پتا تھا کہ وہ ایک بہت پرانے اور بوسیدہ کمرے میں رہتی ہے!

www.novelsclubb.com

---------☆☆☆☆------

سورج ہر طرف اپنے پر پھیلا چکا تھا ہر طرف صبح کی روشنی ہی روشنی تھی۔

www.novelsclubb.com

بڑی سی ڈائینگ ٹیبل پر سب ہی موجود تھے۔

یہ گھر تین مرحلے پر مشتمل تھا۔پہلے والے پورشن میں ذولقرنین صاحب رہتے تھے۔دوسرے والے پورشن میں مقبول صاحب رہتے تھے اور تیسرے والا حصہ خالی پڑا تھا کیونکہ وہ یزدانی صاحب کا حصہ تھا۔ان کے ابو نے اپنے سامنے تینوں بیٹوں کو الگ الگ پورشن دیں دیے تھے۔گھر کافی خوبصورت اور عالیشان بنا تھا ۔باہر بڑا سا لان تھا۔وہ دونوں فیملی ایک ساتھ صبح کا ناشتہ اور رات کا کھانا کھاتے تھے۔یہ اس گھر کا اصول تھا کہ اگر صبح کا ناشتہ سب اپنے اپنے پورشن میں کر رہے ہوں گے تو رات کا کھانا سب نے ذولقرنین صاحب کے پورشن میں ہی کھانا ہوتا تھا مل کر۔یہ اصول دادی جی کے تھے جو اب بھی قائم کیے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

یزدانی آریا ہے دو تین دن میں ! "ذولقرنین صاحب ناشتے سے بھرپور انصاف" کرتے ہوئے بولے۔

ارے یہ تو واقعی بہت اچھی بات ہے "زائیدہ بیگم پر جوش لہجے میں بولی۔"

ہاں وہ بس دو تین دن میں اجائے گا اور ہاں اس کا پورشن صاف کروا دیے گا۔اب "
وہ یہی رہے گے وہ اپنا بزنس بھی یہی سیٹل کر رہے ہے "مقبول صاحب نے اپنی
بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

جی جی وہ تو ہم کروادیں گے "رائیمہ بولی"

کتنا مزہ آئیں گا نہ پلور شہ آپی اب ہمارے ہی ساتھ رہے گی "کشف چہکتی ہوئی بولی

www.novelsclubb.com

ڈیڈ ان کے دو بیٹے بھی ہیں نا؟"ثانیہ اپنے مطلب کی بات پر آئی۔"

ہاں ڈیڈ کی جان بڑا صارم ہے جو ماشاءاللہ سے اب تو بزنس سنبھال رہا ہے اور "
دوسرا سیفی ہے دونوں ہی ماشاءاللہ بہت اچھے بچے ہیں "ذولقرنین صاحب سانیہ کو
شفقت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دور کھڑی ایمان نے بھی یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔دکھ سے اس کی آنکھ سے
آنسوں اس کے گال پر پھسلا۔

-------☆☆☆☆-------

آج پھر وہ اس اندھیری رات میں آ کھڑا ہوا تھا ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے کوئی سوگ کا سماع ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ ہر طرف اپنی نظریں دوڑا رہا تھا اور قدم قدم چل رہا تھا۔راستہ تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں دے رہا تھا۔اسی طرف اس کے دائیں طرف کچھ روشن ہوا۔اس نے

اپنا رخ دائیں طرف کیا۔ سامنے وہی لڑکی سفید فراک پہنے بال کمر پر بکھرے پڑے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ قدم چلتی اس تک آ رہی تھی۔

کچھ پل بعد وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔

www.novelsclubb.com

کون ہوں تم؟" وہی سوال۔ صارم پیشانی پر بل ڈالے ایک آبرو آچکائے بولا۔"

تم میرے مسیحا ہوں۔خدا نے تمھیں میرے لیے اس دنیا میں بھیجا ہے" وہی"
جواب۔وہ لڑکی ایک قدم اس کی طرف بڑھی اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے
ہاتھوں میں بھرا۔

چھوڑو مجھے۔۔"صارم نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے"
آزاد کروایا۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ پا رہا تھا لیکن کلائی میں موجود نشان تھا وہ کبھی بھی اس کی نظروں سے بچ نہیں سکا تھا۔پتا نہیں کیا قدرت کا فیصلہ تھا وہ اتنے قریب کھڑے ہونے کے باوجود اس کا چہرا نہیں دیکھ پاتا تھا۔

ابھی تم یہ ہاتھ خود چھڑوا رہے ہوں لیکن آنے والی زندگی میں یہ ہاتھ تم خود" پکڑو گے "صارم کو ایسا محسوس ہوا جیسے سامنے کھڑا وجود مسکرایا ہے۔طنزیہ مسکراہٹ۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں کبھی بھی کسی ایرے غیرے کا ہاتھ نہیں تھامتا" وہ صاف گوئی سے بولا"

۔

لیکن میں تمھارے لیئے کوئی ایری غیری نہیں ہوں! اس دنیا میں صرف تم ہی" میرے اپنے ہوں" وہ لڑکی کچھ سمجھانا چاہتی تھی شاید۔

www.novelsclubb.com

لیکن میں تو تمھیں جانتا تک نہیں ہوں پھر میں تمھارا اپنا کیسے ہوا؟" صارم کے چہرے پر حیرت اور نا سمجھی کے ملے جلے تاثرات تھے۔

" بس کچھ وقت کا انتظار کرو تمھیں پتا چل جائے گا"

www.novelsclubb.com

لڑکی کہہ کر اچانک آگے بڑھی اور واپس اس کی ہاتھوں کو تھاما۔

بس میں تم سے التجا کرتی ہوں تم مجھ سے کبھی منہ نہ موڑنا۔ میرے ساتھ رہنا" ہمیشہ!" وہ لڑکی نم آواز میں بولی اس کے لہجے میں التجا تھی۔

صارم کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا بولے وہ کشمکش کا شکار تھا۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اگر وہ چلی گئی تو وہ خالی ہاتھ رہ جائے گا۔

سامنے کھڑا وجود اس سے آہستہ آہستہ دور جانے لگا۔دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

رکو!!"ایک زوردار چیخ سے اس کی آنکھیں کھولی۔مطلب وہ سب خواب تھا۔"

اس کا چہرا پورا پسینے سے شرابور تھا۔

کون تھی وہ جو روز اس کے خوابوں میں آکر اس کی نیندیں حرام کر رہی تھی۔وہ روز روز اس ادھورے خواب سے تنگ آگیا تھا۔کل صبح کی ان کی پاکستان کی فلائٹ تھی اسے کل فریش اٹھنا تھا۔وہ سارے خیالات کو جھٹک کر واپس سونے کے لیے لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

-------☆☆☆☆☆--------

!! بروزِ پیر

www.novelsclubb.com

بات سنو تم!" وہ ناشتے کی ٹیبل سے برتن اٹھا کر کچن میں لے جا رہی تھی کہ " زائیدہ بیگم کی پکار پر رکی۔

جھ۔۔جی" وہ ایسے کھڑی ہو گئی ان کے سامنے جیسے کوئی گناہ پکڑا گیا ہو۔"

آج شام تک تمھارے تایا کی فیملی یہاں پہنچ جائیں گی تم ان کا پورشن صاف" کر دوں بہت گندا ہو رہا ہے سال سے صفائی نہیں ہوئی ہے" وہ نخوت سے بولی۔

www.novelsclubb.com

آج شام تک؟؟ میرا مطلب آپ۔۔آپ مجھے کل بتا دیتی بہت گندا ہو رہا ہے اوپر" والا پورشن آدھے دن میں کیسے صاف ہو گا۔" وہ ہمت جما کر تے ہوئے بولی۔

انگلیوں کو آپس میں موڑتے ہوئے وہ کافی پریشان لگ رہی تھی۔

تم میرے سامنے زبان چلا رہی ہوں۔ جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ بھلے ایک دو ملازموں" کو بھی لے جاؤ" زائیدہ بیگم اسے سخت گھور رہی تھی۔ انھیں اسکا بولنا پسند نا تھا بلکہ یوں کہنا زیادہ بہتر ہے کہ انھیں وہ پوری کی پوری ہی پسند نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں زبان نہیں چلا رہی! میں۔۔ میں ابھی سے ہی کرنا شروع کر دیتی ہوں""" کہہ کر وہ اوپر کی طرف بڑھی گئی اور پورے دن اوپر والا پورشن صاف کرتی رہی۔

جو ایک دن میں کرنا مشکل تھا لیکن پھر بھی اس نے کر لیا تھا۔اور اب اس کی کمر میں حد سے زیادہ درد ہو رہا تھا۔

_____☆☆☆☆_____

www.novelsclubb.com

کتنے سالوں بعد اس نے اپنی سرزمین پر قدم رکھا تھا۔اس کے اندر ایک سکون سا اترا تھا۔بلیک ٹراؤزر اور ساتھ وائٹ ٹی شرٹ پہنے پیرو کو جو گرز میں مقید کیے ہاتھ

میں ریسٹ واچ پہنے بھورے بال اس کے پیشانی پر بکھرے پڑے تھے۔پر کشش چہرا مغرور کھڑی ناک، ہلکی ہلکی شیو، عنابی گلابی لب، پر کشش سبزہ آنکھیں جس پر بلیک سن گلاسز لگائے کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔ایسا ممکن ہی نہ تھا کہ کوئی اسے دیکھیں اور دل نہ ہارے۔

بھائی آپ کو کوئی دکھ رہا ہے چاچا کے گھر کا؟"سیفی اس کے بلکل برابر میں" کھڑے ہوئے بولا۔ائیر پورٹ پر کافی رش تھا۔کوئی یہاں سے اڑان بھرنے کے لیے تیار تھا تو کوئی اڑان بھر کر اترا تھا۔پاس کھڑے لوگ اپنے عزیزوں کو متلاشی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ساتھ چلتے یزدانی صاحب ساجدہ بیگم اور پلورشہ اپنی کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔

نہیں لیکن دکھ جائے گے ورنہ اپن خود چل لیں گے۔" جہاں جہاں سے وہ گزر رہا تھا لوگ اسے مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ لیکن وہ سب سے بے نیاز پر وقار چال چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

صارم دیکھوں وہ رہا مقبول!" یزدانی صاحب تھوڑی دور کھڑے مقبول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے جو سمیر، سعد اور ذولقرنین کے ساتھ کھڑے ان کو دیکھ چکے تھے۔

مقبول ذولقرنین۔۔" یزدانی صاحب ان کے قریب پہنچ کر بولے۔ سالوں بعد" بھائیوں کو دیکھ کر یزدانی کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔

" بھائی۔ بڑے بھائی"

وہ دونوں ایک آواز بولیں اور ان کے گلے لگے

یزدانی سے ملنے کے بعد وہ پاس کھڑے صارم سفیی وغیرہ کی طرف بڑھے۔

واہ ماشاءاللہ بچے تو کافی بڑے ہو گئے ہے ان کو تو بچپن میں دیکھا تھا ایک بار۔""

www.novelsclubb.com

ذولقرنین مسکرائے۔

ایک دوسرے سے ملنے کے بعد مقبول صاحب بولے۔

چلو اب باقی باتیں گھر جا کر کریں گے گھر میں بھی سب انتظار کر رہیں ہوں گے"
۔"مقبول صاحب گاڑی کی طرف کیا۔

ہاں ہاں چلو" یزدانی صاحب کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھے باقی سب بھی گاڑیوں"
کی طرف بڑھ گئے۔گاڑیوں میں بیٹھے اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

---------☆☆☆☆☆--------

آسمان پر اب سورج کے سائے ہلکے ہوتے جا رہے تھے۔

ان لوگوں کو خانس ولا پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔وہ کسی اہم کام کی وجہ سے دس منٹ کا کہہ کر چلا گیا تھا۔

زائیدہ بیگم کے حکم کو مانتے ہوئے وہ ایک ایک کر کے اٹیچی پورچ سے گھسیٹتی ہوئی تیسرے والے پورشن میں لے کر جانے لگی۔اٹیچی اس کی سوچ سے بھی زیادہ وزنی تھی لیکن کتنی بھی وزنی ہو اسے ہی اٹھا کر لے کر جانی تھی اس کی سوتیلی ماں کا جو حکم تھا۔ایک تو کمر میں اتنا درد اوپر سے اور یہ وزنی اٹھانی پڑ رہی تھی۔ابھی وہ دوسری اٹھا کر لے ہی جا رہی تھی کہ اچانک اس کی کسی سے بہت تیز ٹکر ہوئی اور اٹیچی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوئی صارم نے سامنے ایک انجانا چہرا دیکھا تو پیشانی پر ان گنت بل پڑے۔کیوں کہ اس نے باقی سب کو تو ایک ایک بار دیکھا ہوا تھا لیکن اس چہرے کو شاید وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

کون ہو تم اور یوں اکیلی کیوں اٹیچی لے کر جا رہی ہوں؟ یہ تمھارا کام نہیں ہے""

صارم نے آنکھوں پر سے سن گلاسز ہٹائے اور اٹیچی کو کھڑا کرتا ہوا بولا۔ البتہ پیشانی پر اب بھی بل موجود تھے۔

ایمان اپنے سامنے اچانک ایک انجانے چہرے کو دیکھ کر گھبرائی۔ اسے اپنے حلق میں کچھ پھنستا ہوا محسوس ہوا۔

میں۔۔میں ایمان ہوں" دھیمی آواز میں جواب دیا گیا۔"

www.novelsclubb.com

کون ایمان مجھے جتنا پتا ہے یہاں تو کوئی ایمان نام کی نہیں رہتی۔کون ہوں تم؟"

کس کی بیٹی ہوں؟"ایک آبرو آچکائے بولا گیا۔

میں جو بھی ہوں آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔"بظاہر تو وہ" مضبوط بن کر دیکھا رہی تھی لیکن سامنے والے کو کیا بتاتی کہ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے مجھے کبھی اپنی بیٹی مانا ہی نہیں ہے۔اس لیے اسے جو سمجھ آیا بول دیا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب تمھارا"سامنے کھڑی لڑکی اسے بات کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔" ماتھے پر بل ڈالے چہرے پر ناگواری کے تاثرات لیے کہا۔

مطلب کچھ نہیں!"ایمان نے کہہ کر جلدی سے اٹیچی کو پکڑا اور لے جانے لگی۔"

www.novelsclubb.com

ایک منٹ رکو!!میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے"صارم فوراً اس کے سامنے آیا۔"

دیکھیں مجھے جانے دیں مجھے اور بھی بہت کام ہے! میں آپ کی غلام نہیں ہوں کہ " جب تک آپ نہیں بولیں گے کہ جاؤ تو میں تب تک نہیں جاؤ گی " واہ کیا انداز تھا۔ اس انداز میں وہ کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی لیکن پتا نہیں آج کیوں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو تم اس گھر کی ملازمہ ہوں " صارم کو اس کی آخری بات ناگوار گزری تھی۔ " اس لیے تپانے کے لیے بولا۔ آج دونوں ہی ایک دوسرے سے بالکل الگ مزاج میں بات کر رہے تھے۔

ہاں شاید یہی سمجھ لیں "ایمان کھوئے کھوئے انداز میں تلخی سے بولی۔اس کی" آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا جیسے اس نے بے دردی سے صاف کیا۔

یہ سب صارم کی تیز نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔

اس نے جلدی سے اٹیچی پکڑی اور اسے گھسیٹتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

صارم کھڑا نا سمجھی سے اس کی پشت کو دیکھتا رہا اور تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوئی۔پریشانی سے پیشانی کو مسلا اور سر جھٹک کر اندر کی طرف بڑھا۔بڑے سے لاونج میں داخل ہو کر ایک نظر سب کو دیکھا۔

ثانیہ جو کشف کے ساتھ بیٹھی سیفی پر تبصرے کر رہی تھی لاونج میں داخل ہوتے صارم پر اس کی نظر ٹھہر سی گئی۔

"ارے ثانیہ دیکھ اس کا بڑا بھائی تو اس سے بھی زیادہ ہینڈسم ہے یار۔ یہ تو مغرور شہزادہ لگ رہا ہے۔" کشف صارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سانیہ سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

صارم آگے بڑھا اور سب سے مل کر صوفے پر سیفی کے برابر میں بیٹھ گیا اور سعد وغیرہ سے باتیں کرنے لگا۔

پھر کچھ ہی دیر بعد سب کو چائے کی طلب ہونے لگی۔

تھوڑی ہی دیر میں ایمان ٹرالی گھسیٹتی ہوئی لاونج میں داخل ہوئی جس میں دیگر لوازمات تھے۔

اب وہ ایک ایک کر کے سب کو چائے دیں رہی تھی۔ سب کو دیتے دیتے وہ صارم کی طرف بڑھی اور چائے کا کپ اس کے سامنے پیش کیا۔ نظریں ہنوز چائے کے کپ پر مرکوز تھی۔ باہر اتنا سب بولنے کے بعد اس میں ہمت نہیں تھی کہ صارم کو نظریں اٹھا کر دیکھے۔

سامنے بیٹھے صارم نے ایک تفصیلی نگاہ اس پر ڈالی جو گلابی رنگ کے سادہ سی لون کی کرتی جس پر جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پھول بنے تھے ساتھ سفید رنگ کی شلوار میں ملبوس تھی سفید دوپٹے کو سر سے لے کر شانوں پر اچھی طرح ڈالا ہوا تھا۔ صاف شفاف رنگت پر کھڑی ناک، بڑی بڑی بھوری گہری خاموش اور اداس آنکھیں ساتھ گھنی پلکوں کی باڑ۔ بھرے بھرے گال، چہرے ہر بلا کی معصومیت۔

کچھ پل تو صارم بھی اپنی نظریں ہٹانے سے قاصر رہا۔

www.novelsclubb.com

چائے!" ایمان نے اسے خود کو تکتا پا کر چائے کا کپ اس کے مزید قریب کیا۔"

صارم جیسے ہوش میں آیا اور ارد گرد نظریں دوڑائیں تو سب اپنی اپنی باتوں میں مشغول تھے۔ایک نظر سامنے کھڑی ایمان پر ڈال کر چائے کا کپ پکڑا۔ایمان چائے دیں کر فوراً کچن کی طرف بڑھی۔

یہ منظر کسی کی آنکھوں میں بری طرح ٹھٹکا تھا۔اور آنکھوں میں ناگواری کی تاثرات ابھرے تھے۔چائے اور دیگر لوازمات کے بعد رات کے کھانے کی تیاریاں شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ساری بڑی عورتیں کچن میں اور سارے مرد حضرات لاونج میں بیٹھے تھے۔ساتھ ہی کچھ فاصلے پر ساری ینگ پارٹی بیٹھی تھی۔

ثانیہ صارم میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بات بات پر اس کو مخاطب کرتی اور صارم مختصر سا جواب دیں کر چپ ہو جاتا۔ اس کو اب سخت بوریت ہو رہی تھی۔ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا اور اس میں مصروف ہو گیا۔ باقی سب اپنی اپنی باتوں میں مشغول تھے۔

ویسے یار یہ لڑکی کون ہے اسے تو ہم نے پہلے کہی نہیں دیکھا اور جو تم لوگ یہاں" سے تصویریں بھیجتے تھے ان میں بھی یہ کہی نہیں ہوتی تھی۔" سیفی نے ایمان کی طرف اشارہ کیا۔ ثانیہ نے گردن گھما کر سیفی کے تعاقب میں دیکھا۔ ایمان اب لاؤنج سے نکل چکی تھی۔ صارم نے بھی گردن گھوما کر اسے دیکھا اور بے اختیار ہی موبائل کو جیب میں رکھ دیا۔ شاید اسے اب جواب کا انتظار تھا۔

یار تم کس کی بات لے کر بیٹھ گئے ہوں" سعد کے چہرے پر واضح ناگواری کے "
تاثرات ابھرے۔

کیوں" بے اختیار صارم کے منہ سے پھسلا۔پیشانی پر ہلکے ہلکے بل نمودار ہوئے۔"

www.novelsclubb.com

یہ میرے ابو کی سوتیلی بیٹی ہے۔مطلب یہ میرے ابو کی پہلی بیوی کی بیٹی ہے۔"
اس کی امی بہت چالاک تھی انھوں نے دھوکے سے میرے ابو سے شادی کر لی تھی
۔جب کہ میرے ابو تو میری مما کو پسند کرتے تھے۔اس کی امی بہت گھنی تھی اور
یہ بھی بہت گھنی ہے۔بہت تیز ہے۔کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی اس میں اتنی

اکڑ ہے کہ بس۔ یہ منحوس ہے۔ یہ اپنی ماں کو بھی کھا گئی۔ میری دادی نے شادی کروائی تھی علیزہ آنٹی سے میرے ابو کی لیکن انھیں کہا پتا تھا کہ اس کی امی اور یہ کتنی منحوس ہے۔ جیسے ہی اس کی امی سے میرے ابو نے شادی کی اس کے ایک سال بعد میرے دادا مر گئے اور جب یہ پیدا ہوئی تو ٹھیک تین سال بعد میری دادی مر گئی"۔ اس کی امی بہت زبان چلاتی تھی میرے ابو بھی اُن سے تنگ تھے۔

ثانیہ کے لہجے میں زہر تھا وہ زہر جو اس کی ماں نے ڈالا تھا۔ ظاہر سی بات ہے ماں باپ جو کرتے ہے جو بتاتے ہے بچے وہی سیکھتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

زائیدہ نے علیزہ اور ایمان کے خلاف اپنے دونوں بچوں کے دل میں زہر بھر دیا تھا۔ ساتھ ہی چھوٹی دیورانی بھی کم نا تھی انھوں نے بھی یہی کام سرانجام دیا تھا۔

حقیقت تو یہ تھی کہ کوئی کزن ایمان کو اپنے پاس نہیں بیٹھاتا تھا اور اگر وہ غلطی سے بیٹھ بھی جاتی ان کے ساتھ تو اس کو اس کی اوقات یاد دلادی جاتی تھی۔اس لیے اس نے چھوٹی سی ہی عمر میں سب سے دوری قائم کرلی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ اس سب میں یہ منحوس تو نہیں ہوئی اور" جہاں تک رہی بات دادادادی کی تو اللہ جس کو جتنی زندگی دیتا ہے وہ اتنی ہی جیتا ہے۔ان کی زندگی اتنی ہی تھی تو اس سب میں تم لوگ علیزہ آنٹی اور اس لڑکی کو

کیوں برا بول رہے ہوں" یہ آواز صارم کی تھی۔ہاں وہی صارم جو خود سے کسی کے مسئلوں میں نہیں پڑتا تھا۔آج وہ اس کے حق میں بول رہا تھا۔

تم نہیں سمجھو گے چھوڑو! اگر تم بچپن سے یہاں رہتے تو تمھیں پتا چل جاتا" سمیر " نے بات ختم کرنا چاہی۔صارم نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

ویسے ان کا نام کیا ہے؟؟" سیفی نے لاونج میں داخل ہوتی ایمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ایمان!" کشف نے کہا۔"

www.novelsclubb.com

ایمان آپی!" سیفی نے اسے پکارا۔وہ جو سیدھا کچن کی طرف بڑھ رہی تھی سیفی" کی پکار پر رکی اور ان کی طرف قدم بڑھائے۔

"جی"

نظریں سیفی پر تھی البتہ ہاتھ کی انگلیوں کو وہ برابر مڑوڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

صارم نے بھی اپنی نظریں اس پر مرکوز کرلی۔

آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیے نا! ہم یہاں سب کزن بیٹھے ہیں آپ بھی آجایئے"
ہماری گیدر رنگ میں "سیفی نے مسکرا کر کہا۔ایمان نے گھبرا کر سب پر نظر ڈالی
جہاں ناگواری کے تاثرات تھے۔

نہیں آپ لوگ باتیں کریں مجھے کچھ کام ہے" کہہ کر وہ کچن کی طرف بڑھی۔"

www.novelsclubb.com

صارم کے پیشانی پر ان گنت بل پڑے۔ مطلب اتنا بھی کیا کہ بندا تھوڑی دیر اپنے
کزنز کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا اس میں بہت اکڑ ہے "ثانیہ صارم پر نظریں جمائے بولی۔"

ارے یار چھوڑو نا کیا ہم اس کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں "ثانیہ کی طرح سمیر کے"
چہرے پر بھی ناگواری کے تاثرات تھے۔

www.novelsclubb.com

پھر تھوڑی دیر بعد کھانے کا دور چلا سب ہی ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھے سوائے ایمان کے اور یہ بات صرف صارم کی فیملی نے نوٹ کی تھی لیکن بولا کوئی نہیں تھا. کھانے کے بعد سب اپنے اپنے پورشن میں چلے گئے سونے کے لیے سب ہی صبح کے تھکے ہوئے تھے وہ بھی کچن سمیٹ کر اپنے کمرے میں آئی اور سونے کے غرض سے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

--------☆☆☆☆☆--------

اگلے دن کی صبح کافی خوش گوار تھی۔آج اتوار کا دن تھا تو سبھی گھر پر موجود تھے۔ آج موسم بھی کافی اچھا ہو رہا تھا۔آسمان پر ہر طرف بادلوں کا راج تھا۔جو سردیوں کی آمد کی پہچان تھا۔ایسے موسم میں ساری ینگ پارٹی لان میں بیٹھی گھومنے کا پلان بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ فریش ہو کر باتھ روم سے نکلا اور آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔ میز پر رکھے کنگے کو اٹھایا اور بالوں میں پھیرنے لگا۔ سفید رنگ کی پینٹ ساتھ ہلکی آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھا۔ ہاتھ میں ریسٹ واچ پہنے وہ مکمل تیار تھا۔ اس نے ایک بھرپور نگاہ خود پر ڈالی اور مطمئن ہوتا ہوا نیچے بڑھا۔ وہ ہمیشہ خود کو ٹپ ٹاپ رکھتا تھا۔

نیچے پہنچ کر لان کے سائیڈ سے گزرتے ہوئے پورچ تک پہنچا اور گاڑی کا لاک کھولنے لگا۔

www.novelsclubb.com

ارے بھائی کہا جا رہے ہے ادھر تو آئیں" سیفی کی پکار پر اس نے گردن موڑ کر" دیکھا تو لان کے بیچوں بیچ سارے کزن کرسیوں پر براجمان تھے۔ گاڑی کا دروازہ بند کرتا وہ ان کی طرف بڑھا۔

ثانیہ نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

آؤ بھائی بیٹھو۔ ہم سب باہر جا رہے کا پرو گرام بنا رہے ہے آپ بھی چلو نہ ہمارے" ساتھ" سیفی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے ساتھ چائے کے گھونٹ گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

نہیں سیفی میں نہیں جا رہا تم لوگ جاؤ" صارم پاس رکھی کرسی کو کھسکا کر اس پر "
بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

یار صارم چلو نا ہم سب جا رہے ہے۔ بہت مزہ آئے گا" ثانیہ بھی بیچ میں کود پڑی۔ "

نہیں ثانیہ مجھے آفس کی طرف جانا ہے اور سارا کام دیکھنا ہے کل سے ہم انشاءاللہ "
آفس اسٹارٹ کر دیں گے "صارم دائیں طرف گردن گھما کر اس کو دیکھتے ہوئے
بولا۔

www.novelsclubb.com

چل لیتے یار صارم! کام کو تو تم کل بھی دیکھ سکتے ہوں "ثانیہ پھر بولی۔"

نہیں میرے لیے پہلے میرا کام اہمیت رکھتا ہے بعد میں سب کچھ "صارم صاف" گوئی سے بولا۔ماتھے پر ہلکی ہلکی شکنیں بھری۔

صارم جی!"ایمان کی دھیمی آواز پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو کل" والے ہی کپڑوں میں ملبوس تھی۔

www.novelsclubb.com

صارم جی'صارم'جی'کو کھینچتے ہوئے زیر لب بڑبڑایا۔'

وہ آپ کو تایا بلا رہے ہیں جانے سے پہلے ان سے مل کر جایئے گا" اسے خود کی طرف متوجہ پا کر وہ اپنی بات رک رک کر آہستہ آہستہ بولی۔

جی ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔" صارم ابھی بھی 'جی' پر ہی اٹکا ہوا تھا۔"

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے" کہہ کر ایمان تیز تیز قدم بڑھاتی اندر کی طرف بڑھی۔صارم بھی"
اس کے جاتے ہی کھڑا ہوا اور اندر کی طرف بڑھا۔

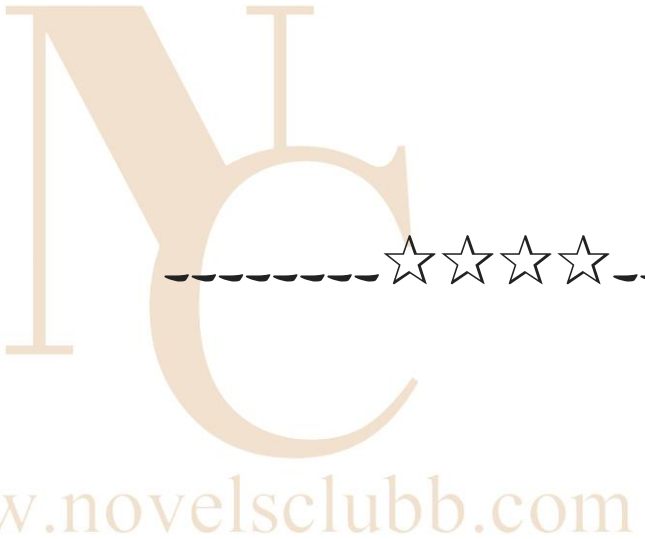

---------☆☆☆☆---------

www.novelsclubb.com

وہ جب آفس سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔

اپنے پورشن میں جانے کے بجائے اس کے قدم خود بخود ایمان والے پورشن کی طرف بڑھے۔گھر میں خاموشی کا راج تھا سب کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کمروں میں آرام کے غرض سے چلے گئے تھے اور باقی ساری ینگ پارٹی گھومنے گئی ہوئی تھی۔

اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔

کچن کی داخلہ دروازے پر اس کے قدم خود بخود تھمے۔

سامنے وہ کچن میں رکھی ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی کھانا کھانے میں مصروف تھی۔اس کی صارم کی طرف پشت تھی۔

وہ کھا کم اور کچھ سوچ زیادہ رہی تھی کہ اچانک اس کو بہت زور کا پھندا لگا اور وہ بری طرح کھانسنے لگی۔

اس کے کھانسنے پر صارم نے جلدی سے پاس رکھا پانی کا گلاس اٹھا اور اس کے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان اپنے سامنے اچانک پانی کا گلاس دیکھ کر ڈر گئی۔

گلاس سے ہوتے ہوئے اس کی نظر صارم پر ٹھہری تو اسے اور تیز کا پھندا لگا اور وہ بری طرح کھانسنے لگی۔ صارم نے اسے ایک ابرو اچکا کے پانی پینے کا اشارہ کیا۔

کھاسنے کی وجہ سے اب اس کا چہرا لال ہو گیا تھا۔ لیکن گلاس اس نے اب بھی نہیں پکڑا تھا۔ صارم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

یہ لو پانی پی لو بچندا صحیح ہو جائے گا! میں تمھیں کھا نہیں جاؤ گا" صارم اس کو ایسے" ہی کھاستے دیکھ کر تھوڑے تیز آواز میں بولا۔ ایمان نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا گلاس پکڑا اور ایک ہی سانس میں سارا پی گئی۔ پی کر گلاس ٹیبل پر رکھا۔

اور دوں؟"اس کو ایک ہی سانس میں پانی پیتے دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔ایمان نے "
نفی میں سر ہلایا اور کرسی گھسیٹ کر کھڑی ہوئی اور برتن سمیٹنے لگی۔

کہاں؟ کھاؤ کھانا!"صارم نے آبرو آچکائی۔پلیٹ پر نظر ڈالی تو سالن پورا کا پورا "
ویسا ہی پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

کھالیا"کہہ کر وہ بے مقصد برتن ادھر سے اُدھر کرنے لگی۔"

ارے کھالو میں جارہا ہوں بس" صارم کو لگا وہ اس کی موجودگی میں کنفیوز ہو رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

نہ۔۔ نہیں!! آپ کو کوئی کام تھا کیا؟؟" ایمان میں اب ہمت نہیں تھی سامنے کھڑے شخص کے جواب دینے کی وہ جلد سے جلد بس یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

نہیں! میرا مطلب ہاں بس یہی پوچھنا تھا کہ سیفی وغیرہ آئے یا نہیں؟" پیشانی کو"
اپنی انگلیوں سے مسلا۔ جواب پتا ہونے کے باوجود وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں ابھی نہیں آئے" کہہ کر ایمان کچن سے باہر نکل گئی۔"

صارم کے پیشانی پر نا سمجھی کی شکنیں ابھری۔

عجیب' دونوں ہاتھوں کو اوپر کی طرف اٹھا کر وہ خود سے بولا۔اور کچن سے نکل گیا۔'

----------☆☆☆☆----------

www.novelsclubb.com

سب لوگ ذولقرنین صاحب کے پورشن میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

کل میرا دوست آرہا ہے اپنی وائف کے ساتھ۔ تم سے بھی ملنا چاہتا ہے اور کوئی" ضروری بات کرنے بھی آرہا ہے۔ جتنا مجھے لگتا ہے تو وہ ثانیہ کا رشتہ لانا چاہتا ہے۔" باتوں کے درمیان ذولقرنین صاحب یزدانی صاحب سے بولے۔

سنتے ہے ثانیہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ منہ میں جاتا بریانی کا چمچ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن پاپا"ثانیہ جو ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پائی تھی بے دھیانی میں بولی اور ایک" نظر اپنی ماں کو دیکھا جن کی حالت اس سے مختلف نہ تھی۔

بیٹا آپ پریشان نا ہو۔ ویسے تو مجھے پکا نہیں پتا ہے رشتے کا اور اگر لایا بھی تو ہم آپ" سے پوچھے بغیر تھوڑی کوئی فیصلہ کریں گے۔ لیکن اب آنے والے مہمان کو بھی تو روک نہیں سکتے نا۔ ہم آپ کے فیصلے کے بنا کچھ نہیں کریں گے آپ پریشان نا ہوں"ذولقرنین صاحب نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

ثانیہ نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جواب میں زائیدہ نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں چپ رہنے کا بولا۔ باقی کزنز آپس میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ صارم بے نیاز سا بیٹھا آرام سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

ارے میری بچی کہاں کا آپ ٹینشن مت لو۔ آپ جہاں کہوں گی ہم وہیں کریں گے " آپ کی شادی۔ آپ کی خوشی میرے لیے بہت ضروری ہے۔"ذوالقرنین صاحب نے ثانیہ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھے تو بولیں اور ثانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا جواب میں ثانیہ پھیکا سا مسکرائی۔

یہ منظر دیکھ کر صارم کی بے اختیار ایمان کی طرف نظر اٹھی جو یہ منظر بڑی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔وہ اس کی آنکھوں میں نمی واضح محسوس کر سکتا تھا۔

لیکن وہ کیا کر سکتا تھا سوائے افسوس کے۔اس کے پاس تو کوئی ایسا حق بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ بول پاتا لیکن اسے حقیقت میں یہ سب برا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔اور ثانیہ اپنے کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر کاٹ رہی تھی۔اسی وقت کمرے کا دروازہ کھول کر زائیدہ بیگم داخل ہوئی۔ثانیہ ان کو دیکھ کر فوراً ان تک آئی۔

"مامایہ سب کیا تھا پاپا کو آپ نے منع کیوں نہیں کیا؟"ثانیہ غصے سے بولی۔"

www.novelsclubb.com

"بیٹا آرام سے کچھ نہیں ہوا اور میرے ہوتے ہوئے کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور جہاں تک رہی بات تمھارے پاپا کے بتانے کی تو انھوں نے مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا ورنہ میں خود انھیں منع کر دیتی۔ لیکن تم فکر مت کروں میں کچھ نا کچھ کر کے سنبھال لو نگی۔"زائیدہ یقین سے بولی۔اب ان کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔

ماما کچھ بھی کریں لیکن مجھے اس سب سے بچالیں۔آپ کو تو پتا ہے نا میں صارم کو" کتنا چاہتی ہوں۔"ثانیہ نے زائیدہ بیگم کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں میری جان مجھے پتا ہے سب بس تم فکر مت کرو اس سب کے بعد میں" تمھارے پاپا سے بات کروں گی اس بارے میں تم ٹینشن نا لو صارم تمھارا ہی ہے اسے تمھارا ہونا ہی پڑے گا۔"زائیدہ بیگم نے ثانیہ کے گال پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

جی ماما" کہہ کر وہ ان کے گلے لگی۔"

دور آسمان پر موجود چاند کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

---------☆☆☆☆☆---------

آج گھر میں ذولقرنین کے دوست سعید صاحب اپنی بیگم کے ساتھ ان کے گھر میں موجود تھے۔شام کا وقت تھا۔

اس وقت لاونج میں گھر کے سب بڑے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

زائیدہ ریفریشمنٹ وغیرہ لگاؤ بھئی "ذولقرنین صاحب باتوں کے دوران مسکرا کر" بولے۔

جی جی بس ابھی لائی" مسکرا کر کہہ کر وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔"

کچن میں پہلے ہی ایمان موجود ٹرالی میں چائے اور اس کے ساتھ دیر لوازمات رکھ رہی تھی۔ایمان کو دیکھ کر زائیدہ کے شیطانی دماغ میں کچھ جھماکا سا ہوا۔

www.novelsclubb.com

رکو تم!"گھر کی ملازمہ جو ٹرالی لے کر جانے ہی لگی تھی زائیدہ کی پکار پر رکی۔"

"جی بیگم جی؟"

www.novelsclubb.com

تم جاؤ ابھی یہاں سے "زائیدہ نے سامنے کھڑی ملازمہ سے کہا تو ملازمہ حکم پر باہر چلی گئی۔

تم یہ اندر لے کر جاؤ!" ملازمہ کے جانے کے بعد زائیدہ نے ایمان کو مخاطب کیا۔"

میں؟" نا سمجھی سے کہا گیا۔ جواب میں زائیدہ نے ہاں میں گردن ہلائی۔"

www.novelsclubb.com

لیکن امی بابا نے منع کیا تھا کہ کوئی گھر کی لڑکی اندر نا آئے" ایمان نے کچھ دیر پہلے" کی کہی ذولقرنین کی بات دہرائی۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو زیادہ زبان چلانے کی کوشش مت کرو" غصے سے کہا گیا۔"

زائیدہ بیگم نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

جی جی!" کہہ کر وہ ٹرالی کو گھسیٹتی ہوئی لاونج کی طرف بڑھی۔"

آج وہ آسمانی رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھی دوپٹے کو سلیقے سے دونوں شانوں اور سر پر ڈالا ہوا تھا۔

ٹرالی گھسیٹتی ہوئی وہ لاونج میں داخل ہوئی۔ کسی کی موجودگی کا احساس کر کے سب نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ جو پہلے ہی اتنی کنفیوز تھی ان سب کے ایک ساتھ دیکھنے سے پزل ہوئی۔ ذولقرنین صاحب کے ماتھے پر بل پڑے اور چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے۔

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی جلدی چائے اور دیگر لوازمات کو ٹیبل پر رکھا اور جانے کے لیے پلٹی

۔

بیٹا آپ بھی آؤنا ہمارے ساتھ بیٹھو "سعید کی بیگم نے اسے بیٹھنے کا کہا۔وہ منع " کرنے ہی والی تھی کہ سعید صاحب بول اٹھے۔

www.novelsclubb.com

ہاں آؤنا بیٹا ہمارے ساتھ بیٹھوں "اسے چار و ناچار بیٹھنا ہی پڑا۔"

ذولقرنین تو ہم جس بات کے لیے آئے ہے وہ کر لیتے ہے "سعید صاحب اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے بولے۔اتنے میں زائیدہ بھی اندر آگئی تھی۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور کرو "ذولقرنین نے ایک نظر زائیدہ کو دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

ذولقرنین ویسے تو ہمیں تمھاری بیٹی ثانیہ بھی بہت اچھی لگی ہے لیکن آج ہم اپنے بیٹے کے لیے ایمان کا ہاتھ مانگنے آئیں ہے "چند پل پورے کمرے میں خاموشی پیدا

ہوئی۔ایمان اور ذولقرنین اپنی اپنی جگہ حیران وپریشان تھے تو دوسری طرف زائیدہ دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔

لیکن تم تو شاید ثانیہ کے لیے آئے تھے نا"ذولقرنین نے جیسے یقین دہانی چاہی۔"

www.novelsclubb.com

ہاں لیکن ہمیں لگتا ہے ہمارے بیٹے کے لیے ایمان سے اچھی لائف پارٹنر کوئی ہو"
" ہی نہیں سکتی

ایمان کو اب یہاں بیٹھنا محال لگ رہا تھا وہ ایکسکیوز کرتی باہر نکل آئی اور سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور آ کر اندر سے دروازہ بند کیا اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

یہ کیا ہو گیا تھا؟

www.novelsclubb.com

اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

اب بابا مجھے غلط سمجھیں گے۔ نہیں نہیں میں خود سے تھوڑی گئی تھی" وہ خود سے" ہی بول کر خود ہی نفی کرنے لگی۔اور بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

بے اختیار اس نے گردن اوپر کی جانب اٹھائی۔

اے میرے مالک تو تو سب جانتا ہیں نا کہ میری اس سب میں کوئی غلطی نہیں ہے" ۔اے میرے مالک مجھے بچا لے!"۔بے اختیار آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی وقت بعد پورے گھر میں ذولقرنین کی گرج دار آواز گونجی۔وہ سہم کر رہ گئی ۔وہ غصے میں اسے ہی پکار رہے تھے۔

کتنے سال بعد وہ اس کا نام لے رہے تھے اور لے بھی رہے تھے تو غصے میں۔

اس کی بڑی خواہش تھی کہ جیسے اس کے بابا ثانیہ کو آواز دیتے ہے اسے بھی دیں۔

دوسری تیسری پکار پر وہ دنیا جہاں کی ہمت جمع کر کے کمرے سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

بڑے سے لاونج میں اس وقت تقریباً سب ہی موجود تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ذولقرنین کے سامنے کھڑی ہوئی۔

جھ۔جی "دھیمی اور کپکپاتی آواز میں کہا۔"

جب میں نے بولا تھا کہ گھر کی کوئی لڑکی اندر نہیں آئیں گی تو تم اپنی منحوس شکل "
لے کر کیوں آئی "ذولقرنین صاحب چلائے تھے۔

www.novelsclubb.com

صارم جو آفس سے لیٹ آیا تھا۔ چونکہ ان کے آفس کا پہلا دن تھا تو کام بھی بہت زیادہ تھا۔ وہ ابھی ہی گھر میں داخل ہوا تھا اور گاڑی سے نکل کر سیدھا اپنے پورشن کی طرف بڑھنے لگا کہ ذولقرنین صاحب کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ اس کے قدم خود بہ خود اندر کی طرف بڑھے۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے ذولقرنین بچی پر کیوں چلا رہے ہوں" یزدانی صاحب نے بات بگڑتی" دیکھی تو بولے۔

بھائی آپ بیچ میں نہیں بولیں! یہ چاہتی ہی نہیں ہے کہ میری ثانیہ کا گھر بسے""

ایمان نے تڑپ کر اپنے باپ کو دیکھا جو اتنے آرام سے اسے قصوروار ٹھہرا رہے تھے۔ثانیہ اور اس کے باقی کزنز یہ منظر صوفے پر آرام سے بیٹھ کر دیکھ رہے تھے جیسے یہ کوئی فلم ہو۔

www.novelsclubb.com

بابا میں جان بوجھ کر نہیں آئی" ابھی وہ آگے کچھ بولتی زائیدہ بیگم ایک پل میں" اس تک پوچھیں اور اس کی کلائی کو زور سے دبوچا۔

جان بوجھ کر نہیں آئی تھی تو کیوں آئی تھی ہاں؟ ذولقرنین صاحب یہ میری بیٹی کا" گھر برباد کرنا چاہتی ہے جیسے اس کی ماں نے کیا تھا ہمارا۔اب یہ بھی زبردستی گھس کر ہماری ثانیہ کے حق میں ڈالا ڈالنا چاہتی ہے جیسے اس کی منحوس ماں نے ڈالا تھا میرے حق میں!" انھوں نے آگ کو اور بھڑکانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

صارم یہ سب ماجرہ سمجھنے سے قاصر تھا۔اس نے پاس کھڑے سیفی کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا جو خود یہ سب حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو رہا ہے یہ سب "صارم سیفی کے کان کے قریب جا کر بولا۔"

بھائی آج ذوالقرنین چچا کے دوست آئے تھے۔آئے تو وہ ثانیہ کے لیے تھے لیکن" ایمان کو دیکھ کر انھوں نے ایمان کا ہاتھ مانگ لیا۔ایسا چچا کو لگتا ہے۔اور تایا نے منع

کیا تھا کہ کمرے میں کوئی نہیں جائے گا لیکن ایمان چلی گئی غلطی سے۔بس اسی وجہ سے ذولقرنین چچا اس پر غصہ کر رہے ہے اور بیچاری ایمان کو بولنے کا موقع بھی نہیں دیں رہے ہے "وہ سیفی کی بات سن کر الجھ سا گیا مطلب اس بات میں چچی اس کی ماں کو کیوں بیچ میں لا رہی تھی۔

ایمان اپنے بارے میں سب برداشت کر سکتی تھی لیکن اپنی ماں کے بارے میں نہیں !اور ماں بھی وہ جو مٹی تلے جا کر سو گئی تھی۔

سچ کہتے ہے کبھی کبھی انسان مرے ہوئے لوگوں کو بھی نہیں چھوڑتے۔

وہ ایک ہی جست میں ذولقرنین صاحب کی طرف پلٹی۔

نہیں بابا ایسا نہیں ہے ثانیہ تو میری بہن ہے میں اس کا گھر کیوں برباد کرو گی۔""

!اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے اپنے باپ کی اتنی بے اعتباری پر

www.novelsclubb.com

اور میری ماما نے بھی کبھی کچھ غلط نہیں کیا تھا اور نا ہی انھوں نے کسی کا گھر برباد کیا"
ہے۔آپ غلط سوچ رہے ہے۔"ایمان نے ہمت کر کے اپنی ماں کے حق میں بول
ہی ڈالا تھا۔آخر وہ کب تک سن سکتی تھی۔

تم میرے سامنے اپنی اس ماں کی طرف داری کر رہی ہو"ذولقرنین صاحب کے"
چہرے پر ناگواری ابھری ماتھے پر لکیریں ابھری۔

www.novelsclubb.com

ہاں لے رہی ہو۔کیونکہ میری ماں کبھی غلط نہیں تھی اور رہی بات اندر آنے کی تو" مجھے خود زائیدہ امی نے اندر بھیجا تھا۔میں خود نہیں۔۔۔۔"آگے بولنے سے پہلے ہی اس کے گال پر زور کا تھپڑ پڑا۔پورے لاونج میں تھپڑ کی آواز گونجی۔تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور زمین بوس ہوئی۔

ایمان نے بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا جس نے آج اسے تھپڑ مار کر نفرت کا اظہار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

صارم نے بے اختیار جبڑے بھینچے۔غصے سے اس کی گردن کی رگیں ابھری اور پیشانی پر لاتعداد بل پڑے۔

ایک بھی پل ضائع کیے بغیر وہ ایمان تک پہنچا۔

چچا یہ آپ کیا کر رہے ہے ایک جوان لڑکی پر ہاتھ اٹھا رہیں "غصے سے اس کی ہاتھ کی بھی رگیں ابھری۔اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا کہ اس کے چچا اس حد تک کچھ کر سکتے ہے۔

www.novelsclubb.com

تو تم نے دیکھا نہیں کیسے اس مری ہوئی ماں کی طرف داری کر رہی ہے اور میری" بیوی کو غلط بول رہی ہے۔ بھلا زائیدہ کیوں اسے اندر بھیجے گی" ذوالقرنین نے زائیدہ کی طرف اشارہ کیا۔ زائیدہ ایک دم سٹپٹائی۔

آپ نے ایک بار بھی پہلے چچی سے پوچھا کہ انھوں نے بھیجا تھا کہ نہیں؟ آپ" اتنے یقین سے کیسے بول سکتے ہے اور بنا سچ جانے آپ اپنی ہی بیٹی پر ہاتھ کیسے اٹھا سکتے ہے۔ اگر ابھی اس کی جگہ ثانیہ ہوتی تو کیا آپ اسے بھی تھپڑ مارتے؟" صارم کو یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ایمان کو اٹھا کر لے جائے یہاں ہے۔

مگر کیوں؟اس سوال کا جواب تو اس کے پاس خود نہیں تھا۔

ایمان ایک جھٹکے سے اٹھی اور سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

صارم ایک اچٹتی نظر زائیدہ اور ثانیہ پر ڈال کر اس کے پیچھے گیا۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ کو صارم کا اس کے پیچھے جانا ناگوار گزرا۔

اس کے کمرے کے باہر کھڑا وہ کتنی ہی دیر سوچتا رہا کہ جائے یا نہیں پھر بلا آخر ہمت کر کے جانے کا سوچا۔

ہلکا سا دروازہ نوک کر کے وہ کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کی حالت اور دیواریں دیکھ کر تو سمجھو صدمہ ہی ہو گیا تھا۔ باقی گھر کے لوگ تو اتنے آرام سے بڑے بڑے اور خوبصورت کمروں میں رہتے تھے اور وہ یہاں۔ کیا کسی نے دھیان نہیں دیا یا کسی کو فرق ہی نہیں پڑتا تھا کہ وہ کہاں رہتی ہے کہا سوتی ہے۔ صارم کے دماغ میں ہزاروں سوالات گردش کر رہے تھے۔ وہ سر جھٹک کر اندر بڑھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ قدم چلتا ہوا اس تک آیا جو زمین پر رکھے گدے پر گھٹنوں میں سر دیے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی اس کا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان "مخاطب کیا گیا۔"

کوئی جواب نہیں آیا۔

ایمان ادھر دیکھوں پلیز "دوبارہ مخاطب کیا گیا۔اس بار لہجے میں التجا تھی۔"

اب بھی کوئی جواب نہیں۔

"! پلیز ایک بار تو دیکھو ایمان۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمھارے رونے سے"

ہاں اسے ہو رہی تھی تکلیف۔ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ ایسے رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دیکھوں ایمان مجھے پتا ہے چچا نے بلکل غلط کیا ہے تمھارے ساتھ لیکن پلیز ایسے" رو تو نا یار" بولتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جیسے ایمان نے جھٹک دیا۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے!" اس کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی جو رونے کی" وجہ سے ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا نہیں لگا رہا لیکن پلیز ادھر تو دیکھو! مجھے دیکھو" التجائی لہجہ۔ بار بار کہنے کے باوجود وہ سر نہیں اٹھا رہی تھی۔ لیکن وہ بھی صارم تھا سر اٹھوا کر ہی دم لینا تھا اس نے بھی۔

دیکھو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا ہے تم ایسے رو رہی ہوں پلیز ایک بار میری" "طرف دیکھ لو

www.novelsclubb.com

اس کی اتنی التجا پر ایمان نے سر اٹھا کر صارم کو دیکھا۔

بھوری گہری خاموش اور اداس آنکھیں سبزہ چمکتی آنکھوں سے ٹکرائی۔

چند پل کے لیے سب کچھ رک سا گیا تھا صارم کے لیے۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا رک سی گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ کہاں بیٹھا ہے؟

کیوں بیٹھا ہے؟

کس کے لیے بیٹھا ہے؟

وہ یہ سب بھول گیا تھا۔ یاد تھا تو بس یہ کہ اس کے سامنے بھوری گہری خاموش اور اداس آنکھیں تھی جس سے وہ نظریں ہٹانے سے قاصر تھا۔

---

www.novelsclubb.com

بھوری گہری خاموش اور اداس آنکھیں سبزہ چمکتی آنکھوں سے ٹکرائی۔

چند پل کے لیے سب کچھ رک سا گیا تھا صارم کے لیے۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا رک سی گئی ہے۔

وہ کہا بیٹھا ہے؟

کیوں بیٹھا ہے؟

کس کے لیے بیٹھا ہے؟

www.novelsclubb.com

وہ یہ سب بھول گیا تھا۔ یاد تھا تو بس یہ کہ اس کے سامنے بھوری گہری خاموش اور اداس آنکھیں تھی جس سے وہ نظریں ہٹانے سے قاصر تھا۔

اچانک اس کے دل میں اتھل پتھل شروع ہو گئی۔دل کے دھڑکنے کی آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔وہ چاہ کر بھی ان آنکھوں سے آنکھیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں بہت غم تھا!ایک عجیب سی ویرانی تھی ان آنکھوں میں!!

ایمان نے صارم سے نظریں چرائی۔

اسکے نظریں چرانے سے صارم جیسے ہوش میں آیا۔اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔

یہ کیا ہوا تھا ابھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ جائے یہاں سے کوئی دیکھ لے گا تو غلط سمجھے گا۔"ارد گرد دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوئی۔

کوئی کچھ نہیں بولے گا ایمان!"وہ اس کی طرف گردن موڑ کر بیٹھ گیا۔اب اس کا رخ ایمان کے جانب تھا۔"

www.novelsclubb.com

پھر بھی مجھے ابھی کسی سے بات نہیں کرنی۔میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کو" کوئی غلط بولے۔"نم آواز سے وہ گویا ہوئی۔آنسوں ابھی بھی ٹپ ٹپ نکل رہے تھے۔

ایمان مجھے پتا ہے تم غلط نہیں ہوں اور مجھے یہ بھی پتا یہ تم جو اندر بول کر آئی ہوں" بلکل ٹھیک بول کر آئی ہوں۔غلطی تو ذوالقرنین چچا کی ہے جنھوں نے بنا سچ جانے تمھیں تھپڑ مار دیا۔اور حیرت کی بات یہ کہ کوئی کچھ بولا بھی نہیں!" نظریں اب اس کے چہرے پر کچھ کھوج رہی تھی۔

کوئی بات نہیں! جب میرے خود کے بابا کو ہی مجھ پر بھروسہ نہیں ہے تو"
دوسروں سے کیا امید لگانا!! اولاد سب سے زیادہ بھروسہ اپنے والدین پر کرتی
ہے۔اور اگر والدین کو ہی اولاد پر بھروسہ نا ہوں تو دوسروں سے کیا توقع رکھنا۔
جب والدین ہی اولاد کو غلط سمجھے گے ان پر بھروسہ نہیں کریں گے تو پھر کیا فائدہ؟
جب وہ اتنے قریب ہو کر بھی ہمیں نا سمجھ سکے تو پھر دوسروں سے کیا غلہ؟"اس
کے لہجے میں دکھ تھا۔مان ٹوٹ جانے کا دکھ۔

www.novelsclubb.com

"!میں سمجھ سکتا ہوں تمھارا دکھ ایمان"

نہیں آپ نہیں سمجھ سکتے بلکہ کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔کیونکہ جس پر گزرتی ہے"
بس وہی جانتا ہے کہ اس پر کیا گزر رہی ہے"صارم نے اثبات میں سر ہلایا۔

صارم جی سچ میں ! میں جان بوجھ کر اندر نہیں گئی تھی مجھ۔مجھے ماما نے ہی بھیجا تھا"
"وہ ایک دم اس کی طرف پلٹی اور اسے یقین دلانے لگی۔

لیکن وہ اسے یقین کیوں دلا رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

ہاں میں جانتا ہوں ایمان مجھے تم پر یقین ہے "دل سے کہا گیا۔ کچھ پل گزرنے" کے بعد صارم کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔

اچھا اب میں چلتا ہوں اور تم بھی سو جانا رونامت ٹھیک ہے "وہ کسی بچے کی طرح" تاکید کر رہا تھا۔ ایمان پھیکا سا مسکرائی۔

صارم کمرے سے نکل کر زائیدہ بیگم سے بات کرنے کے غرض سے ان کے پورشن کی طرف بڑھا۔

ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔آج کے ڈرامے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

وہ جو کمرے میں جا رہا تھا کچن میں سے آتی آوازوں نے اس کے پیروں میں زنجیر ڈال دیں۔

www.novelsclubb.com

ماما آج تو آپ نے کمال ہی کر دیا مطلب ایک تیر سے دو نشان کیے آپ نے۔ایک" تو وہ رشتے والے چلے گئے اور دوسرا ایمان بابا کی نظروں میں اور گر گئی۔"سانیہ چہک کر بولی۔باہر کھڑے صارم کے ماتھے پر بل پڑے۔

ویسے آپ نے بھیجا کیسے اسے اندر؟"سانیہ نے کہا۔صارم کی غصے سے گردن کی رگیں اُبھری۔

بس میں نے اسے بولا یہ چائے تم اندر لے کر جاؤ۔اس بیچاری نے تو بولا بھی کہ بابا نے منع کیا تھا کہ اندر کوئی نہ آئے۔آئی بڑی بابا کی چمچی!دو آنکھیں دیکھائی تو خود ہی ڈر کر چلی گئی۔"ساتھ ہی دونوں ماں بیٹی زور سے ہنسی۔

www.novelsclubb.com

ویسے ماما آج اس کی زبان بہت چل رہی تھی۔دیکھا نہیں تھا کیسے اپنی ماں کی" طرف داری کر رہی تھی۔"سانیہ ناک منہ چڑا کر بولی۔

ہاں میں نے دیکھا! لیکن بیٹا تمھاری ماں نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہے" تمھارے باپ کو اتنا پکا کر چکی ہوں کہ وہ چاہ کر بھی یقین نہیں کرے گا۔جب اس نے اپنی خود کی بیوی کو کبھی بیوی نہیں مانا تو بیٹی تو بہت دور کی بات ہے"زائیدہ مکاری سے بولی۔

www.novelsclubb.com

باہر کھڑے صارم نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے۔

مطلب یہ سب زائیدہ چچی کا کیا دھرا تھا۔اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔

وہ جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا آیا۔

----☆☆☆☆----

www.novelsclubb.com

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔اسے دور کہی کسی کی پکار سنائی دیں رہی تھی۔کوئی اسے مسلسل پکار رہا تھا وہ اسی سمت بڑھنے لگا جہاں سے اسے آوازیں آرہی تھی۔

دور اسے ایک بڑا سا درخت دیکھائی دیا۔اس کے سائے میں ایک لڑکی درخت سے بندھی ہوئی تھی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچا۔آج بھی اندھیرا اتنا تھا کہ وہ اس کا چہرا دیکھ نہیں سکا۔

www.novelsclubb.com

"پلیز میری مدد کروں یہ رسیاں کھول دو ورنہ وہ لوگ مجھے مار دیں گے مجھے بنا گناہ کی سزا دے رہے ہے وہ لوگ۔بس تم ہی ہوں جو مجھے بچا سکتے ہوں" وہ لڑکی التجائی انداز میں بولی۔

کون ہے وہ لوگ؟اور کیوں مارے گے تمھیں"بولنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کی" رسیاں بھی کھول رہی تھی۔

آپ بس کھول دیں پلیز!"صارم ہاتھ کی رسیوں کو کھولنے لگا تو ایک پل کے لیے" اس کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔وہی تل سامنے کھڑی لڑکی کی کلائی پر موجود تھا۔

کون ہوں تم"بے تاصر لہجہ۔"

بتایا تو تھا تم میرے مسیحا ہوں۔ میں اب جب بھی مشکل میں ہوں گی تم ہی میری" مدد کرو گے۔ ہر بار میری ڈھال بن کر میرے سامنے کھڑے ہوں گے!" وہی مسکراتی آواز۔

لیکن ایسا کیوں ہو گا؟" الجھن بڑھنے لگی۔"

آہستہ آہستہ تمھیں سب سمجھ اجائے گا" رسیاں ڈھیلی محسوس کرتی وہ اپنے آپ" کو رسیوں سے آزاد کروا کر دوسری سمت بھاگنے لگی۔

بجلی کے کڑکنے سے اس کی آنکھ کھولی۔

اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کھڑکی سے باہر نظر ڈالی تو بارش بہت تیز برس رہی تھی۔

یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اور یہ خواب جو اس کو پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا تھے۔ اس نے ایک گہری سانس اندر کھینچی اور سائڈ ڈرار سے سگریٹ نکال کر پھونکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

-----☆☆☆☆-----

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

باہر بارش زور و شور سے جاری تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ سوچ کر وہ کھڑی ہوئی اور اپنی الماری کی جانب بڑھی۔

اندر سامنے ہی سفید رنگ کی مخمل کی ڈائری رکھی تھی۔

اس نے اسے اٹھایا اور لان میں کھلنے والی کھڑکی کے سامنے آکر کرسی پر بیٹھ گئی اور ڈائری کو سامنے میز پر رکھا۔

ایک گہری سانس اندر کھینچی اور ڈائری پر نرمی سے ہاتھ پھیرا۔

کتاب کو کھولا اور آہستہ آہستہ صفحے پلٹنے لگی ہر صفحے پر کچھ نہ کچھ لکھا تھا۔چند صفحات کے بعد خالی صفحہ آیا۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا۔

کبھی کبھی انسان اتنا مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنے حق میں بھی کچھ نہیں بول پاتا۔۔"

کبھی کبھی دنیا کے لوگ اسے اتنا مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنے حق میں آواز بھی نہیں اٹھا پاتا۔

پتا نہیں کیوں؟

لوگوں کو ایسا کر کے کیا ملتا ہے۔کیا لوگ بھول جاتے ہے کہ مکافات عمل بھی کچھ ہے۔کیوں بھول جاتے ہیں کہ جیسا بوئو گے وہی پاؤ گے۔انسان حسد جلن اور بدلے کی آگ میں بھول جاتا ہے کہ ایک خدا ہے جو اوپر سے بیٹھ کر سب کو دیکھ رہا ہے۔۔اور ہم جیسا کرئیں گے آگے وہ ہی ہمارے آگے آئے گا۔۔۔

کیسے بھول جاتے ہے لوگ؟

انسان مٹی کا ایک پتلا ہے۔یہ بات کیسے بھول جاتے ہیں۔

دنیا میں ہر کام اس پاک ذات کے حکم سے ہوتا ہے۔

انسان دنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر بھول جاتا ہے کہ ایک پاک ذات ہے جو ہمیں دیکھ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

انسان غلط کام کرتا ہے غلط راستوں پر چلتا ہے اور اسے لگتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔

نہیں۔۔ایسا نہیں ہوتا وہ صحیح نہیں ہوتا بلکہ خدا نے اس کی رسی ڈھیلی رکھی ہوئی ہوتی ہے۔اور جب اللہ اس کی رسی کھینچتا ہے۔اس کی پکڑ ہوتی ہے تو پھر دنیا میں رہنے والے انسان کو یاد آتا ہے کہ ہاں ایک خدا بھی ہے۔جو ہمیں دیکھ رہا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا جس کے حکم سے یہ دنیا چل رہی ہے۔

پھر وہ اپنی معافی میں لگ جاتا ہے اور ہمارا خدا بھی تو کتنا پیارا ہے کہ انسان کے سچے دل سے معافی مانگنے سے اسے معاف کر دیتا ہے اور ایک دنیا کہ لوگ ہے جن سے ہزار دفعہ بھی معافی مانگ لو اپنی غلطی کی۔پھر بھی وہ ہر بار وہی غلطی یاد دلا دلا کر اسے شرمندہ کرتا ہے۔

اور کبھی کبھی انسان اتنا اندھا ہو جاتا ہے حسد جلن اور بدلے میں کہ مرے ہوئے انسان کو بھی نہیں بخشتا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہائے یہ انسان بھول جاتا ہے کہ وہ خود خطا کا پتلا ہے۔

ایمان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔

------☆☆☆☆------

www.novelsclubb.com

کل رات مسلسل بارش کے بعد موسم میں کھنکی بڑھ گئی تھی۔ سردیوں کی بھی آمد آمد تھی۔

سب لوگ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے چپ چاپ ناشتہ کرنے میں مشغول تھے۔

وہ ڈائینگ روم میں داخل ہوا اور سب کو سلام کرتا ہوا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جس کا جواب بس چند نے دیا۔ صارم نے ارد گرد نظریں دوڑائیں تو اسے وہ کہی نہیں دیکھی۔ ناشتے کی پلیٹ کو کھسکا کر وہ کرسی دھکیل کر کھڑا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ سب نے اپنی اپنی پلیٹوں میں سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

------☆☆☆------

وہ جو کھڑی کے پاس کھڑی لان کا منظر دیکھ رہی تھی اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔اس نے جلدی سے اپنے دوپٹے کو درس کیا اور دروازے کھولنے بڑھی ۔دروازہ کھولتے ہی سامنے صارم کو کھڑا دیکھ کر آنکھوں میں حیرانی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

جی آپ؟" لہجے میں حیرانی تھی۔"

ہاں میں اور تم ابھی تک ناشتے کی میز پر کیوں نہیں آئی۔" صارم آبرو آچکا کر بولا" ۔وہ جو سب کی نظروں سے بچنے کے لیے صبح ہی کچن میں جا کر ناشتہ وغیرہ کا کام

دیکھ آئی تھی تاکہ کسی کا اس سے سامنہ نہ ہو خاص کر صارم سے کیونکہ کل رات جو کچھ بھی ہوا پھر اس کے سامنے رونا اور اپنے صحیح ہونے کی گواہی دینا اس سب کے بعد اس میں صارم کا سامنہ کرنے کی ہمت نہیں تھی۔وہ بہت مضبوط تھی ایسے ہی سب کو اپنے دکھ نہیں بتاتی تھی۔وہ اپنے دکھ اپنے اندر رکھنے والی لڑکی تھی۔

وہ میرا دل نہیں ہے ناشتے کا میں بعد میں کرلوں گی "صاف جھوٹ بولا گیا۔"

ہمیں کیا پتا تم بعد میں کھاتی ہوں یا نہیں ابھی چلو میرے ساتھ اور ہم سب کے" ساتھ مل کر کھاؤ" صارم کو بعد میں کھانے والی بات اچھی نہیں لگی۔

نہ۔۔ نہیں میں کھاتی ہوں اور میرا ابھی بلکل بھی دل نہیں ہے کھانے کا سچی "ان" تک کسی نے اس سے نہیں پوچھا تھا کہ تم ہمارے جانے کے بعد کھانا کھاتی ہوں کہ نہیں۔اور اب جب کچھ دن پہلے آیا ہوا انسان اس سے پوچھ رہا تھا تو اسے اپنے دل پر آنسوں گرتے ہوئے محسوس ہوئے۔

www.novelsclubb.com

نہیں ابھی میرے ساتھ چلو تم اور جتنی بھوک ہو اتنا کھا لینا۔اور اگر نہیں چلی تو" تمھارا ناشتہ یہی لے آؤ گا یا تمھارا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاؤ گا۔اب فیصلہ تمھارا ہے سیدھے سیدھے چل رہی ہوں یا پھر۔" بات ادھوری چھوڑ دی گئی۔صارم اب ضد پر اتر آیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب وہ آرام سے خود ہی چل لے گی۔

! آخر وہ صارم تھا صارم یزدانی خان بات منوانا آتا تھا اسے

ایمان کو چار و ناچار جانا ہی پڑا۔وہ دونوں ڈائینگ روم میں ایک ساتھ داخل ہوئے صارم آگے آگے اور ایمان پیچھے پیچھے۔وہ کافی کنفیوز دیکھ رہی تھی۔

ایمان کو کافی گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو برابر چٹخا رہی تھی۔

صارم نے اپنے برابر والی کرسی اس کے لیے کھسکائی۔ایمان نے غلطی سے بھی ایک دفعہ بھی سر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔

ٹیبل پر بیٹھے سب نفوس کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات اتر آئے اور زائیدہ اور سانیہ کے چہرے پر ناگواری کے تاصرات ابھرے۔

www.novelsclubb.com

یزدانی اور ان کی بیگم نے صارم کو فخریہ نظروں سے دیکھا۔اور سیفی تو ہونق بنا اپنے بڑے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو خود سے کسی کے مصلوں میں نہیں پڑتا تھا لیکن کل جو ہوا اور آج اسے یہ ہضم نہیں ہو رہا تھا اور یہی حال پلورشہ کا تھا۔

ایمان گود میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔صارم بھی اپنی جگہ سنبھال چکا تھا۔

ذولقرنین صاحب کا ایمان کو دیکھ کر پھر خون خولنے لگا انھیں کل کے اپنے کئے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کھانا دیکھنے کے لیے نہیں کھانے کے لیے ہوتا ہے کھاؤ" جب کافی دیر تک "
ایمان کھانے کو دیکھتی رہی تو صارم بول پڑا۔

اس کی بات پر ایمان کو شرمندگی نے آگھیرا وہ پہلے ہی کنفیوز بیٹھی تھی اسے پتا تھا کوئی بھی اس کے یہاں بیٹھنے سے خوش نہیں ہے کیونکہ وہ کبھی ان کے ساتھ بیٹھی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

سامنے رکھا جوس کا گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگا کر آہستہ آہستہ پینے لگی۔

آہستہ آہستہ سب اٹھ کر جانے لگے۔۔

اب بس ٹیبل پر ایمان صارم سیفی اور پلورشہ رہ گئے تھے۔

ایمان آپی آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں ہے بس کب سے جوس ہی پی رہی ہے کیا" جوس زیادہ اچھا لگ رہا ہے؟"پلورشہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

صارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔

اچھا اب میں چلتا ہوں ویسے ہی لیٹ ہو گیا ہوں" کہی کر صارم باہر کی جانب بڑھا"

۔

سیفی کی نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا۔

-----☆☆☆-----

www.novelsclubb.com

!!ایک ہفتے بعد

اس بات کو ایک ہفتے گزر گیا تھا۔اس کے بعد صارم آفس میں اتنا بزی رہنے لگا کہ اسے کچھ ہوش ہی نا رہا رات دیر سے گھر آتا اور صبح جلدی ہی نکل جاتا۔اس دن کے بعد صارم اور ایمان کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہوا۔

اسلام آباد کے شہر میں سردی کی زور و شور سے آمد تھی۔وہ جو اپنی آفس کی کوئی امپورٹنٹ فائل لینے گھر آیا تھا۔گاڑی کی طرف جاتے ہوئے ایمان اسے لان کے وسط میں بیٹھی نظر آئی۔گاڑی کی طرف جاتے قدم خود بخود اس کے جانب اٹھے۔

کیا کر رہی ہوں ایمان؟"اب وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔"

ایمان جو آنکھیں موندے بیٹھی تھی اچانک اس کی آواز پر آنکھیں کھولی اور سامنے اسے کھڑا دیکھ کر وہ بوکھلائی۔

آپ یہاں "جھجک کر پوچھا گیا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں کوئی پرو بلم۔" کہتے ساتھ وہ اس کی سامنے والی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر" بیٹھ گیا۔اسے سامنے بیٹھتا دیکھ کر وہ بے اختیار خود میں سمٹی۔

نہیں کوئی پرو بلم نہیں ہے لیکن اس وقت تو آپ آفس میں ہوتے ہے نا" اسے سامنے بیٹھا دیکھ وہ تھوڑا گھبرائی۔

ہاں لیکن آج آفس میں کوئی اہم میٹنگ نہیں تھی تو آ گیا" صاف جھوٹ بولا گیا۔"

www.novelsclubb.com

ویسے کیا کر رہی تھی تم یہاں بیٹھی" کچھ پل کی خاموشی کے بعد صارم بولا۔"

"کچھ نہیں بس ایسے ہی بیٹھی تھی۔"

اس وقت آسمان پر ہلکے ہلکے بادلوں کا راج تھا۔

ویسے تمھارا کوئی دوست نہیں ہے کیا" صارم نے یہ سوال کیوں کیا تھا اسے خود پتا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

ہے نا! میرا سب سے اچھا دوست میرا اللہ ہے۔ جو مجھے بنا مطلب کہ سنتا ہے اور" سمجھتا ہے" کھویا کھویا سا لہجہ اور ہونٹوں پر مسکان۔

صارم کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر کر غائب ہوئی۔

"ایمان جو یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن کوئی یونی وغیرہ کا کوئی دوست نہیں ہیں؟" کب سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی ایک جھٹکے کے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کیا اسے نہیں پتا تھا کہ وہ یونی نہیں جاتی ہے؟

www.novelsclubb.com

""نہیں میرا اور کوئی دوست نہیں ہے اور ویسے بھی میں یونیورسٹی نہیں جاتی"" سپاٹ لہجہ۔

کیوں؟"صارم جوٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔"

میرا مطلب باقی سب تو جاتے ہے تو پھر تم کیوں نہیں جاتی"اپنی جلد بازی کو" محسوس کر کے دل میں خود کو سو گالیوں سے نوازا اور سمبھل کر بولا۔

www.novelsclubb.com

جب میرا ٹائم آیا تھا تو بابا نے بولا کہ لڑکیاں یونیورسٹی نہیں جاتی گھر میں رہتی ہے" اور گھر کے کام سیکھتی ہے۔لیکن شاید بابا یہ بات سانیہ کی دفعہ بھول گئے تھے"اس

کی بات سن کر صارم کے ماتھے پر ان گنت بل پڑے۔اس نے غور سے ایمان کا چہرا دیکھا جہاں دکھ اور تکلیف کے تاثرات تھے۔

ویسے تمھاری خواہش ہے آگے پڑھنے کی؟"کچھ سوچ کر سوال کیا گیا۔"

www.novelsclubb.com

آگے پڑھنا میری خواہش نہیں میرا خواب ہے۔میں چاہتی ہوں میں پڑھ لکھ کر" ڈاکٹر بنوں اور لوگوں کی خدمت کروں۔اور ایک فری کا اسپتال کھولو جہاں میں مریضوں کا مفت میں علاج کرو۔میں نہیں چاہتی پھر کوئی علیزہ بن بتائے تکلیف سہتے سہتے اس دنیا سے چلی جائے"آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

کیا مطلب علیزہ انٹی کو کیا ہوا تھا؟" صارم بات سمجھنے سے قاصر تھا۔ تھوڑا آگے کو" جھک کر پوچھا گیا۔ ماتھے پر موجود بلوں میں کمی آئی۔

اس کے پوچھنے پر ایمان کچھ دیر تک اسے دیکھتی رہی۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔ اب وہ بول رہی تھی اور صارم سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میری ماما کو برین ٹیومر تھا۔ جب انھیں پتا چلا تھا تو ان کو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ابھی" آپ کا ٹیومر بگڑا نہیں ہے آپ اچھے سے علاج کروائی گی تو انشاءاللہ ٹھیک ہو جائی

گی۔ لیکن ماما نے دیہان ہی نہیں دیا اور ان کا برین ٹیومر بگڑ گیا اور وہ اس دنیا میں مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔ یہ بات کسی کو نہیں پتا !

میرے بابا تک کو نہیں ! میری ماما نے ایک دو دفعہ بتانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن بابا نے ان کی سنی ہی نہیں۔ کاش ! بس ایک بار بس ایک بار بابا سن لیتے تو ماما شاید آج زندہ ہوتی۔ لیکن ان کی آنکھوں پر توزائیدہ ماما کی پٹی بندھی ہوئی تھی" بتاتے بتاتے اس کی آواز بھاری ہونے لگی تھی۔ ہلک میں آنسوں پھس گئے تھے۔ وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جو باہر آنے کو بے تاب تھے

۔

www.novelsclubb.com

صارم تو چند لمحے تک صدمے کی کیفیت میں بیٹھا رہ گیا تھا۔اتنی بڑھی بات! اتنا بڑا بوجھ وہ اپنے دل میں دبائے بیٹھی تھی!

پھر تمھیں یہ سب کیسے پتا چلا۔"صدمے کی وجہ سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔لفظ" جیسے دم توڑ گئے تھے۔اب وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔جس کی آنکھیں پانی سے لبریز تھی۔

www.novelsclubb.com

میری ماما کے مرنے سے ایک دن پہلے"!

وہ مجھے ساتھ لے کر سو رہی تھی۔انھیں لگا میں۔۔میں سو رہی ہوں۔یہ سمجھ کر وہ اپنا دل ہلکا کرنے لگی۔لیکن میں اس وقت سو نہیں رہی تھی۔انھوں نے وہ سب کچھ بولا جو وہ اتنے سالوں سے اپنے دل میں دبائے بیٹھی تھی۔میں نے سب سن لیا تھا ورنہ اگر اس دن میں غلطی سے سو جاتی تو میری ماں تو اس بوجھ کو لے کر اس دنیا سے ہی رخصت ہو جاتی اور کسی کو بھنک بھی نہیں پڑتی۔"

لہجے میں دکھ تھا!تکلیف تھی !

www.novelsclubb.com

"آپ۔۔آپ کو پتا ہے جب میں صبح اٹھی تو میری ماما برف کی بنی ہوئی تھی!میں نے اپنے آپ کو بڑی مشکل سے آزاد کروایا تھا۔میں نے انھیں بہت آوازیں دیں

بہت پکارا لیکن وہ اٹھی ہی نہیں۔انھوں نے میری ایک نہیں سنی وہ مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی !انھوں نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ ان کے بغیر میرا کیا ہو گا۔کاش !ان کی جگہ موت مجھے آجاتی "

'صارم جو اس ہی دیکھ رہا تھا۔آخری جملے پر بے اختیار بول اٹھا۔'اللہ نہ کریں

ایسا نہیں بولتے ایمان۔ تمھاری ماما کو برا لگ رہا ہو گا انھیں تکلیف ہو رہی ہو گی"'

صارم نرم لہجے میں گویا ہوا۔

ایمان نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔

ویسے تمھیں پڑھنے کا شوق ہے؟" صارم نے کچھ سوچتے ہوئے بات کا رخ بدلا۔"

ہاں بہت زیادہ" بھیگی آواز میں کہتے ہوئے اس نے اس کی طرف دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

اور اگر تمھیں کوئی آگے پڑھنے کی آفر دیں کہ اپنی پڑھائی کو مکمل کر لو تو کرو"
گی؟" کچھ آگے کی طرف جھک کر پوچھا گیا تھا۔

ہاں بلکل کر لو نگی لیکن ایسا ہو گا نہیں۔ بابا نہیں مانیں گے "کچھ فکر مندی سے" کہتے ہوئے وہ اسے بہت معصوم لگی تھی۔

وہ سب میں دیکھ لو نگا۔اب بس تم آگے پڑھنے کی تیاری کروں اور ایک بہترین" ڈاکٹر بن کر دیکھاؤ "لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔ایمان نے کچھ نا سمجھ سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن کیسے۔۔ بابا! میرا مطلب ہے آپ یہ سب کیسے کریں گے "لفظ ٹوٹ پھوٹ" کرادا ہو رہے تھے۔ایک انجانی سی خوشی نے ایک دم اسے اپنے گھیرے میں لیا تھا۔

بس وہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو! میں تمھیں ایڈمیشن فورم لا کر دوں گا وہ تم فل کر" "دینا۔ تمھارا ایڈمیشن ہو جائے گا سمجھو۔

www.novelsclubb.com

سچ میں ایسا ہو سکتا ہے میں۔۔ مطلب میں اب میں آگے پڑھ سکتی ہوں "اس کا" دل جھوم اٹھا تھا۔خوشی اتنی تھی کہ لفظ بھی ساتھ نہیں دیں رہے تھے۔

ہاں بلکل !اور کل میں کچھ شوپنگ بھی کرنے جاؤگا تمھاری۔تم چلو گی؟"وہ اب کرسی سے کھڑا ہو رہا تھا۔

لیکن شوپنگ کیوں؟میرے پاس سب کچھ ہے"حیران و پریشاں ہی تو ہوئی تھی" وہ یہ سن کر۔

www.novelsclubb.com

نہیں بلکل نہیں مجھے پتا ہے تمھارے پاس سب کچھ ہیں لیکن تمھیں پھر بھی کچھ " چیزوں کی ضرورت ہے "اس کی نظریں اس کے کپڑوں پر تھی۔ جامنی رنگ کا سادہ سا سوٹ تھا وہ۔

نہیں مجھے نہیں ضرورت۔ آپ نے لائیے گا میں نہیں لونگی "دوٹوک لہجے میں " کہتی وہ اسے ضدی سی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن میں تم سے پوچھ نہیں بتا رہا ہوں کہ میں لاؤ گا اور تمھیں لینا بھی پڑے گا"""

وہی ضدی لہجہ۔

!! آخر وہ صارم تھا صارم یزدانی خان بات منوانا آتا تھا اسے

www.novelsclubb.com

لیکن میں نہیں لونگی" دونوں ہی ضدی شاید آج ایک دوسرے سے ٹکا گئے تھی۔"

لیکن ایمان ضدی تو نہیں تھی پھر کیوں وہ اس سے ضد کر رہی تھی۔

یہ تو کل ہی دیکھیں گے۔" وہ مسکرایا تھا۔ مسکراہٹ کا مطلب تھا کہ اسے پتا ہے "
کہ اس کی ہی بات مانی جائے گے۔ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا اور پیچھے وہ
کتنی ہی دیر تک اپنے آپ کو یقین دلاتی رہی کہ سب وہ بھی آگے پڑھے گی۔

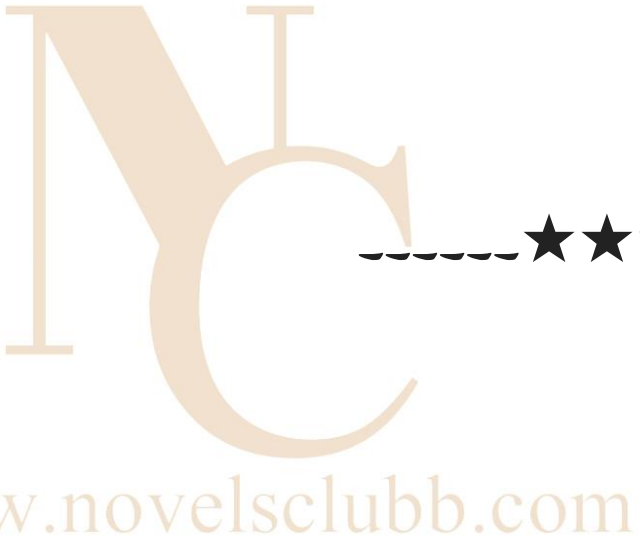

------★★★------

! اسلام آباد میں اترنے والی صبح کافی خوش گوار تھی

وہ اپنے آفس میں بیٹھا لیٹ ٹوپ پر جھکا مصروف دیکھائی دیں رہا تھا۔

کچھ ہی پل گزرنے کے بعد اس کے آفس کا دروازہ کھولتا سیفی اندر آیا تھا۔

ہائے برو!" دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے اب وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ صارم"
نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ کرسی دھکیل کر آرام دہ ہو کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں بولیں بھائی۔ آپ نے بلایا تھا مجھے؟ کوئی ضروری کام ہے کیا؟" سیفی نے"
صارم کو دیکھا جو ابھی بھی ہنوز لیپ ٹوپ پر مصروف تھا۔

ہاں بتاتا ہوں ایک منٹ رو کو!"لیپ ٹوپ پر نظریں جمائے اس نے کہا تھا۔اب"
سیفی آفس روم کے ارد گرد نظریں گھما رہا تھا۔پھر کچھ یاد آنے پر بولا۔

ویسے بھائی یہ آج کل کیا چل رہا ہے گھر میں؟"کچھ نا سمجھیں سے پوچھا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

کیا مطلب کیا چل رہا ہے میں کچھ سمجھا نہیں؟"صارم نے لیپ ٹوپ پر سے"
نظریں ہٹا کر سیفی پر جمائی۔پیشانی پر ہلکے ہلکے بل بھی نمایاں ہوئے تھے۔

یہی کہ پورے گھر میں ایمان کے یونیورسٹی جانے کی خبر پھیلی ہے اور یہ بھی کہ "
اجازت لینے والا کوئی اور نہیں آپ ہے "گھر میں کوئی بھی اس فیصلے سے خوش نہیں
تھا۔ لیکن ذولقرنین صاحب کی وجہ سے سب چپ تھے کیونکہ انھوں نے اجازت
دیں دی تھی۔ صارم نے کل ہی ذولقرنین صاحب سے بات کی تھی پہل پہل تو
انھوں نے صاف انکار کر دیا تھا لیکن صارم نے انھیں منا کر ہی دم لیا! لیکن کیسے وہ
ایک الگ کہانی ہے۔

www.novelsclubb.com

صارم نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہی)
(ایمان کو لے کر جاؤ گا اور میں ہی لے کر آؤ گا۔ یہ میری زمیداری ہو گی۔

ہاں تو اس میں بڑی بات کیا ہے۔اس کو پڑھنے کا شوق ہے۔اس کی خواہش ہے" پڑھنا تو بس میں نے اس کی خواہش ہی پوری کی ہے!" کندھے آچکا کر نورمل لہجے میں کہا گیا تھا۔

بھائی سب ٹھیک تو ہے نا؟ جہاں تک مجھے پتا ہے آپ خود کسی کے معاملات میں" مداخلت نہیں کرتے تو پھر اب کیوں؟ کہی آپ کو ایمان سے۔۔۔" بات کو بیچ میں ہی چھوڑ کر اب وہ اس کے تاثرات جانچ رہا تھا۔البتہ انداز تفتیش والا تھا۔

"شٹ اپ سیفی ! یہ کیا کہے جا رہے ہوں تم ؟ ایسا کچھ نہیں ہے اور میں تمھیں پہلی اور آخری بار بتا رہا ہوں کہ میرے اور اس کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے۔ میرے اور اس کے درمیان ایسا کوئی تعلق ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ تم بھول گئے ہوں کیا میں لڑکیوں سے زیادہ بات تک نہیں کرتا ہوں ! ہاں میرے اور اس کے درمیان صرف ایک تعلق ہے اور وہ ہے ہمدردی کا۔ ڈیٹس اٹ ! اس کے علاوہ کچھ نہیں "

اس نے اپنے آپ کو چیخنے سے باز رکھا تھا۔ شاید وہ سیفی کو نہیں خود کو یقین دلا رہا تھا ! ۔ اسے سیفی کی بات بری لگی تھی

ٹھیک ہے میں مان لیتا ہوں لیکن بھائی آپ پہلے جیسے بلکل نہیں رہے ہے اب۔"
جیسے آپ جرمنی میں تھے آپ اب بلکل ویسے نہیں رہے ہے اور پہلے تو آپ یوں
کسی سے بھی ہمدردی کا رشتہ قائم نہیں کرتے تھے۔" ماتھے پر بل ڈالے وہ کہہ رہا
تھا۔ کھلا طنز کیا تھا۔ شاید آج اس نے ٹھان لیا تھا کہ صارم کو آئینہ دیکھا کر ہی دم
لے گا۔

یہ تمھاری سوچ ہے سیفی! میں جیسا پہلے تھا اب بھی ویسا ہی ہوں۔" کہتے ساتھ"
ہی اس نے سامنے رکھے لیپ ٹوپ کو بند کیا اور کرسی دھکیل کر کھڑا ہو گیا۔ کرسی
کی پشت پر سے اپنا کوٹ اٹھایا اور پہنا۔ اب وہ سیفی کی طرف مڑا تھا۔

میں ایک کام سے جا رہا ہوں تم جب تک یہی رہنا میں دو تین گھنٹوں میں آ جاؤ گا""" سیفی ٹھٹکا۔

آپ کہا جا رہے ہے؟میرا مطلب آفس کے کام سے کیا؟"خود کو نورمل رکھتے" ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں آفس کا کام تو نہیں ہے میرا پرسنل کام ہے "مگن سے انداز میں کہتے ہوئے" اب وہ اپنے موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا۔ سیفی کی آنکھیں باہر کو آنے کو تھی۔صارم

اور وہ بھی آفس ٹائم میں آفس کا کام چھوڑ کر باہر جا رہا تھا۔ہے نا حیرانی کی بات؟بس یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

کون سا پرسنل کام آپ مجھے نہیں بتائیں گے۔مجھے بول دیں میں کر دیتا ہوں""" معصوم بنے کی کوشش کی گئی تاکہ سامنے والا اپنا منہ کھول دیں۔سیفی کو اب جاننا تھا کہ ایسا کون سا پرسنل کام تھا بھئی؟

www.novelsclubb.com

ہاں وہ۔۔مجھے شوپنگ پر جانا ہے"بولتے ہوئے اس نے اپنی پیشانی کو رگڑا تھا۔"

سیفی کو اب صحیح معنوں میں دھچکا لگ تھا۔ کیونکہ صارم کبھی بھی آفس ٹائم میں یا عام دن میں شوپنگ پر بہت کم جاتا تھا۔ زیادہ تر وہ ویکینڈز پر ہی جاتا تھا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے" ٹیبل پر رکھی گاڑی کی چابی والٹ اور سن گلاسس اٹھاتا وہ باہر کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے کس کے لیے کرنے جا رہے ہے؟" کسی خیال کے تحت اس نے یہ سوال کیا تھا۔ باہر جاتے صارم کے قدم ایک پل کے لیے ٹھہرے تھے۔

ایمان۔۔۔"ایک لفظی جواب دیتا وہ باہر نکلا تھا۔ پیچھے سیفی کو حیران و پریشاں"
چھوڑ کر 'بھائی اور وہ بھی لڑکی کی شوپنگ؟ کچھ تو گڑ بڑ ہے سیفی پتا لگا!' سیفی بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

-------★★★-------

جب سے اسے پتا چلا تھا کہ اب وہ بھی یونیورسٹی میں پڑھنے جائے گی اپنا خواب پورا کریں گی ڈاکٹر بنے گی۔اس کے بابا نے اسے پڑھنے کے اجازت دیں دی تھی تو اس کی خوشی کا تو ٹھکانا ہی نہیں تھا۔

وہ کچن میں کھڑی اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔آہٹ محسوس کر کے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو سانیہ کو خود کو گھورتا پایا۔

ارے سانیہ کچھ چاہیے تھا کیا تمھیں "ایمان نرمی سے گویا ہوئی۔اور برتنوں کو" ادھر اُدھر کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

میں نے سنا ہے تم اب یونیورسٹی میں پڑھو گی "دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے وہ" اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ایمان کے چلتے ہاتھ تھمے تھے۔

ہاں انشاءاللہ ! "خوش دلی سے بولتی ہوئی اب وہ اسے دیکھ رہی تھی۔"

تمھیں زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی "لہجا اخڑا اخڑا سا تھا۔"

www.novelsclubb.com

ایسے کیوں بول رہی ہوں سانیہ تم؟"ایمان نے نا سمجھی سے کہا تھا۔اسے واقعی" سمجھ نہیں آئی تھی اس کی بات۔

ایسا کیوں بول رہی ہوں میں یہ تم پوچھ رہی ہوں۔میں تمھیں خوب سمجھتی ہوں" ۔تمھیں کیا لگتا ہے مجھ سے اچھے نمبر لا کر تم میری جگہ لے لو گی؟نہیں! یہ تمھاری سوچ ہے بس! تم ہم سب کے لیے گھر کی ایک ملازمہ ہو سمجھیں تم؟اپنی اوقات میں ہی رہوں اوقات سے بڑھ کر مل رہا ہے تو زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں " جلد ہی تم سے یہ سب لے لیا جائے گا

سانیہ کے لہجے میں نفرت تھی جو ایمان واضح طور پر محسوس کر سکتی تھی۔اس کے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

ایسا کچھ نہیں ہے سانیہ تم غلط سمجھ رہی ہوں ایسا کچھ بھی نہیں ہے "آگے بڑھ کر" ایمان نے اسکا ایک ہاتھ تھامہ جیسے سانیہ نے بری طرح جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے! اپنی حد میں رہوں" کہہ کر وہ تن فن" کرتی کچھ سے باہر چلی گئی۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اس کے دل و دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

سانیہ کے زہر جیسے لفظوں کو اپنے اندر اتار کر وہ واپس کان میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

-----★★★-----

گھڑی کی سوئیاں نو کا وقت بتا رہی تھی۔ سب اپنے اپنے آفس سے اچکے تھے اور اپنے اپنے کمروں میں فریش ہونے کے غرض سے چلے گئے تھے۔

وہ بھی کچن کا سارا کا سمیٹ کر لان کے پیچھے والے حصے میں چلی آئی۔وہ اکثر اس حصے میں آیا کرتی تھی۔اس کے علاوہ کوئی اور یہاں زیادہ نہیں آتا تھا۔لیکن اسے یہاں سکون ملتا تھا کیونکہ بچپن میں زیادہ تر وہ اپنی ماما کے ساتھ بیٹھتی تھی۔

آج بھی وہ یہاں اپنا من ہلکا کرنے ائی تھی۔سانیہ کی باتوں سے وہ بری طرح الجھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

صارم جو پورے گھر میں اسے ڈھونڈتا ڈھونڈتا یہاں آیا تھا اسے سامنے بیٹھا دیکھ کر ایک لمبی سی سانس خارج کی تھی۔اب وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تم یہاں بیٹھی ہوں اور میں تمھیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں "اب وہ بلکل "
اس کے مد مقابل اکھڑ ہوا تھا۔ہلک کی گلٹی دھیرے سے نمایاہوئی تھی۔ایمان نے
چونک کر اسے دیکھا۔

مجھے لیکن کیوں؟"نا سمجھی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ اس سے پوچھ "
رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیوں مطلب تمھارا یونیورسٹی کا فارم لایا ہوں اسے فل کروں اور کل کر مجھے دیں" دینا" ہاتھ میں پکڑی فائنل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

یونیورسٹی کا فارم؟" چہرے پر حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہوئے" تھے۔

www.novelsclubb.com

جی ہاں!" صارم اس کے چہرے پر واضح خوشی دیکھ سکتا تھا۔ پتا نہیں کیوں پر دل" کو سکون سا ملا تھا۔

ٹھیک ہے میں کل تک آپ کو یہ دیں دونگی "اب وہ فائل کھولے فارم کو بغور دیکھ رہے تھی۔

اور یہ لو۔۔"صارم نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی شوپنگ بیگز اس کی جانب بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

یہ؟یہ کیا ہے؟"ایک نظر شوپنگ بیگز کو دیکھا اور پھر صارم کو۔"

یہ کچھ سوٹ ہے تمھارے لیے اور کچھ ضروری سامان! مجھے لڑکیوں کی چیزوں" کے بارے میں زیادہ کچھ خاص پتا نہیں تھا تو جو ہاتھ آیا لے آیا ہوں" وہ اتنی آرام سے کہہ رہا تھا جیسے یہ تو نورمل بات ہے۔

آپ یہ کیوں لائے؟ میں نہیں لونگی یہ اور ویسے بھی میں نے آپ کو منع کر دیا تھا" کہ میں کچھ نہیں لونگی" ایمان نے اسے کل والی بات یاد دلائی تھی۔اس کے مطابق وہ شاید بھول گیا تھا۔

اور میں نے بھی کہا تھا کہ میں لے کر آؤ گا اور تمھیں لینا بھی پڑے گا۔۔اب پلیز" لے لو!" وہی ضد۔

نہیں صارم جی میں یہ نہیں لے سکتی! میں اماں بابا اور گھر میں سب کو کیا بولوں گی" ۔وہ غلط سمجھیں گے مجھے" ہاتھ میں پکڑی فائل کو اس نے سامنے رکھی میز پر ٹیبل پر رکھا تھا۔صارم نے ایک لمبی سانس کو ہوا کے سپرد کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر شوپنگ بیگز کو فائل کے ساتھ ٹیبل پر رکھا۔ہاتھ میں پکڑے کوٹ کو کرسی کی پشت پر ڈالا اور ایمان کے دائیں طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

اس گھر میں کوئی نئے ڈریسسز پہنتا ہے تو کیا سب اس سے پوچھتے ہے کہ تم نے" کیوں نیا سوٹ پہنا ہے یا وغیرہ وغیرہ۔۔"اس کی بات پر ایمان نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔کیونکہ یہاں سب اپنی مرضی کے مالک تھی سوائے اس کے !

تو پھر تم سے کوئی کیوں پوچھے گا؟اور ہاں اگر پوچھے تو کہہ دینا صارم جی لائے تھے" بس"صارم نے جی پر زور دیتے ہوئے مسکراہٹ کو لبوں پر آنے سے روکا تھا۔کچھ پل وہ اسے دیکھا رہا۔وہ چہرے سے خاصی پریشان لگ رہی تھی۔بہت معصوم تھی وہ جو اتنی اتنی سی باتوں پر پریشان ہو جایا کرتی تھی۔

دیکھوں ایمان! میں تمھیں بس یہ کہوں گا کہ اپنے لیے لڑو اپنے حق کے لیے" آواز اٹھاؤ پھر چاہے اگے کچھ بھی ہو لیکن اگر تم غلط نہیں ہو تو بتاؤ سب کو کہ تم غلط نہیں ہو! چپ چاپ نا رہنا کہ اتنے میں کوئی اور آئے اور تمھیں غلط ٹھہرا جائے۔

اس دنیا میں اگر تم اپنے حق کے لیے نہیں بولو گی تو یہ دنیا تمھیں نہیں چھوڑے گی ایمان۔اور اگر تم سچی ہوں تو پر یقین رہوں گھبراؤ نہیں۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سامنے والا تمھاری گھبراہٹ دیکھ کر تمھیں صحیح سمجھنے کے بجائے غلط سمجھے۔" وہ کہہ کر چپ ہوا تھا اور اسے ایک نظر دیکھا جو شاید بڑے غور سے اس کی باتوں کو سن رہی تھی۔

ٹھیک ہے کچھ سمجھ آیا؟"صارم نے تصدیق چاہی تھی۔"

جی آگیا کوشش کروں گی اب"وہ کوشش کرنے کا کہہ رہی تھی مطلب وہ عمل" کرلے گی۔صارم کے دل میں سکوں سا اترا تھا۔ایمان پھیکا سا مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اگر پھر بھی کوئی جواب نا بنے تو کہہ دینا میرے دوست صارم جی نے دیا ہے""" وہ بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا تھا۔کیا وہ صارم تھا جو ہر وقت سنجیدہ رہتا تھا؟

ہاں وہ صارم ہی تھا۔

"مانتی ہوں نا مجھے دوست ؟ مجھے بناؤ گی نا اپنا پہلا دوست ؟ اور میں یقین دلاتا ہوں یہ دوست کبھی تمھارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا رہے گا۔"

لہجے میں ایک آس تھی ! یقین تھا !

ایمان کچھ پل تو خاموش سے بس اسے دیکھتی رہی پھر ہلکا سا مسکرائی اور اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

سوناؤوی آر فرینڈز!"اس کی ہاں پر صارم نے اپنا سیدھا ہاتھ آگے کیا تھا۔جیسے" ایمان نے 'یس' کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور اسے ہلکا سا ہلایا۔

کچھ ہی دور پلر کی اوٹ میں کھڑے سیفی نے بھی یہ منظر اپنی حیران آنکھوں سے دیکھا تھا۔وہ بھونچا ہی تو رہ گیا تھا۔

مطلب اس کا بھائی اور وہ بھی کسی کے آگے دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا تھا۔اور وہ بھی لڑکا نہیں لڑکی کے! یہ سب اس سے ہضم ہی تو نہیں ہو رہا تھا۔

اس نے اپنی آنکھوں کو بار بار رگڑا کہ کہی وہ کچھ غلط تو نہیں دیکھ رہا تھا لیکن ہر بار یہ ہی منظر اسے کہی زیادہ صاف دیکھائی دینے لگا۔

کیونکہ صارم تو کبھی خود سے کسی کے آگے دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھاتا تھا۔اور لڑکی کے آگے تو بلکل نہیں۔وہ بہت محتاط رہنے والا بندہ تھا۔جرمنی میں صرف ایک ہی لڑکی دوست تھی لیلی اور وہ بھی لیلی کے دم سے ہی تھی ورنہ صارم کو کوئی شوق نہیں تھا اس سے دوستی کا۔

www.novelsclubb.com

سیفی جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔اور جس کام سے آیا تھا وہ بھی بھول گیا تھا شاید وہ ایمان کو بلانے آیا تھا۔

ٹھیک ہے اب میں فریش ہونے جا رہا ہوں اور تم یہ فارم فل کر دینا کل تک "کہتے" ساتھ ہی وہ کھڑا ہوا اور کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ کو ہاتھ میں لیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان اس کی پشت کو جب تک دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نا ہو گیا۔

کچھ پل بعد وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی ٹیبل پر سے شوپنگ بیگز اور فائل لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

-------★★★-------

www.novelsclubb.com

وہ بینچ نما کرسی پر بیٹھا چاند کو تک رہا تھا۔

چار و سو ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔

وہ کتنی ہی دیر سے خاموش بیٹھا تھا نا چاند کو دیکھ رہا تھا۔اس کا یہاں بیٹھنے کا کوئی مطلب نا تھا وہ بے مطلب بیٹھا تھا۔شاید کسی کی راہ دیکھ رہا تھا۔

کچھ پل گزرنے کے بعد اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے برابر میں آکر بیٹھا ہے۔لیکن اس نے پھر بھی اپنی نظریں چاند سے نہیں ہٹائی۔اسے دیکھا نہیں یا شاید !اسے پتا تھا کہ برابر میں کون بیٹھا ہے

www.novelsclubb.com

میری راہ دیکھ رہے تھے؟"کچھ پل کی خاموشی کے بعد برابر میں بیٹھا وجود بولا تھا"

!۔وہی میٹھا اور نرم سا لہجہ

اب کے صارم نے اس کی طرف گردن موڑ کر دیکھا تھا۔چاند کو مسلسل دیکھنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ آج بھی اس پری پیکر کا چہرا دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک بات پوچھوں؟تم جب جب مجھ سے ملتی ہو مجھے تمھارا چہرا نہیں دیکھتا۔دیکھنا"

بھی چاہوں تو سب دھندلا دھندلا سا دیکھتا ہے۔کیوں آج تک میں تمھیں دیکھ

نہیں پایا ہوں۔بس تمھیں تمھارے لمس اور خوشبو سے پہچان جاتا ہوں!ایسا کیوں

ہوتا ہے کہ میں تمھیں دیکھ نہیں پاتا؟"اب اس نے واپس اپنی نظریں اس سے ہٹا کر چاند پر مرکوز کی تھی۔

آئے گا وہ دن بھی جب تم میرا چہرہ دیکھ پاؤ گے۔بس صحیح وقت کا انتظار کرو!""" صارم نے پھر سے اس کی طرف دیکھا۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسکرا رہی ہوں۔صارم نے اپنی گردن کو ہلکی سی ہلائی تھی۔کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

بس تم میرا ساتھ کبھی مت چھوڑنا!اگر تم مجھے چھوڑ دوں گے تو تمھارے پاس" کچھ نہیں بچے گا۔"اس پری پیکر نے اپنے نازک ہاتھ کو صارم کے ہاتھوں پر رکھا تھا

۔صارم نے اب نظریں اس کے ہاتھ پر جمائی تھی۔چاند کی چمکتی روشنی اس کے ہاتھ میں موجود سیاہ نشان پر ٹھہر سی گئی تھی۔یہ نشان آج بھی اس سے پوشیدہ نارہ سکا تھا۔

اچھا اب مجھے چلنا چاہیے "اس پری پیکر نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کروائے تھے۔اب وہ کھڑی ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا تھوڑی دیر اور نہیں ٹھہر سکتی تم "بے اختیار اس کے منہ سے پھسلا تھا۔پری پیکر ہلکا سا بلکل ہلکا سا مسکرائی تھی !!

نہیں پھر کبھی ملے گے ابھی مجھے جانا ہو گا "اب وہ اس سے دور جا رہی تھی۔اور "
اسے اپنا دل خالی ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

آہستہ آہستہ وہ نیند سے بے دار ہو رہا تھا۔دور سے کہی اس کی سماعتوں سے آذان کی
آواز ٹکرائی تھی اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔ایک دم سے اسے
گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی۔وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

!اللہ ہو اکبر اللہ

کانوں میں اذان کی صدائیں گونجنے لگی تھی۔اس نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور منہ پر ہاتھ پھیرتا اٹھ کھڑا ہوا۔اب وہ الماری کے سامنے کھڑا سفید کرتا شلوار کا سوٹ نکال رہا تھا الماری کے دونوں پٹ بند کیے اور واش روم کی جانب بڑھا۔

وہ نماز بہت کم کم پڑھتا تھا لیکن اب وہ اس زور زور کے خواب سے پریشان ہو گیا تھا ۔اسے بس ایک ہی ہل دیکھا تھا وہ تھا خدا کے حضور پیش ہونا۔

www.novelsclubb.com

واش روم سے نکلا تو سفید شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئے تھا۔منہ اور بالوں سے پانی کی ننھی ننھی بوندیں ٹپک رہی تھی۔کرتے کی آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کرتا وہ ڈریسنگ ٹیبل تک آیا۔ہاتھ سے ہی بالو کو ٹھیک کیا اور باہر کی جانب بڑھا۔

----★★★-----

وہ نماز پڑھ کر لان میں تازہ ہوا کے غرض سے چلی آئی اور چہل قدمی کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ سورج پوری طرح نکل کر ہر طرف اپنی کرنیں بکھیر رہا تھا۔ اندھیرے کے بعد اب ہر جگہ روشنی ہی روشنی تھی۔ ہوا میں بھی خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ پل بعد اس کی نظر اچانک گھر کے دروازے کے جانب اٹھی تھی

۔سامنے سے وہ سفید کرتا شلوار پہنے آستینوں کو کہنیوں تک موڑے۔کالے سیاہ بال بے ترتیب سے ماتھے پر بکھیرے پڑے تھے۔

اس نے غور کیا وہ شاید اسی کی طرف آرہا تھا۔

پتا نہیں کیوں مگر ایمان کو اپنی نظریں اس سے ہٹانا دشوار لگ رہا تھا۔چند پل وہ بس اسے دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

وہ آج پہلی بار اسے کرتے شلوار میں دیکھ رہی تھی ورنہ تو وہ ہمیشہ سوٹ بوٹ سانکھ سکھ سا تیار رہتا تھا۔بلاشبہ وہ وجیہا مرد تھا۔

زندگی میں شاید پہلی بار اس کو کرتا شلوار میں کوئی اتنا اچھا لگا تھا۔

تم جاگ رہی ہو؟"اب وہ اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔"

ایمان ایک دم گڑبڑائی پھر خود کو سنبھالتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

جی میں زور اسی وقت اٹھ جاتی ہو"اسے جلدی جلدی میں جو سمجھ آیا وہ بول دیا۔"

ہنہہ !اچھا اگر تم برا نا مانو تو ایک کپ کافی مل سکتی ہے۔دراصل آج مجھے آفس" جلدی جانا ہے بہت ایم میٹنگ ہے "اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ گویا ہوا تھا۔

جی بلکل ابھی۔۔ابھی لاتی ہوں میں "گھبراہٹ واضح اس کے لہجے میں جھلک رہی" تھی۔ لیکن وہ اتنا کیوں گھبرا رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

اوکے میرے روم میں لے آنا۔میں روم میں ہوں "کہہ کر وہ پلٹا اور لان سے" نکل کر اوپر کی جانب بڑھا۔

اس کے جاتے ہی ایمان نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور ایک لمبی سی سانس لی۔

یہ مجھے کیا ہو رہا تھا؟ اپنے آپ سے ہی بول کر وہ کچن کی طرف بڑھی تھی۔

------★★★------

www.novelsclubb.com

اس نے دروازے کو ہلکا سا نوک کیا۔ اندر سے اجازت ملتے ہی وہ کافی کا کپ پیرچ لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔

سامنے وہ چیئر پر بیٹھا فائلوں میں سر دیے ہوئے تھا۔اب وہ صبح والے کرتے شلوار کی جگہ بلورنگ کے آفس سوٹ نے لے لی تھی۔بے ترتیب بالوں کی جگہ اب جیل سے سیٹ ہوئے بالوں نے لے لی تھی۔

صارم نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔وہ کپ پیرچ لیے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی کافی!"اب وہ اس کی طرف بڑھی تھی۔اور کپ پیرچ کو اس کی جانب بڑھایا تھا۔

شکریہ بہت بہت مجھے اس کی بہت ضرورت تھی!" کہہ کر اس نے ایمان سے" کپ تھما تھا۔ کافی کے کپ کو لبوں تک لے جا کر ایک گھونٹ لیا تھا۔ گھونٹ ہلک سے اترا تو اس نے ایمان کو بے یقینی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تم نے بنائی یہ کیا ایمان؟" کپ کو منہ سے دور کیا تھا۔"

جی۔۔جی کیوں اچھی نہیں بنی کیا؟" ایمان نا سمجھی سے گویا ہوئی تھی۔"

اچھی نہیں ایمان بہت اچھی بنی ہے یار! مطلب تمھارے ہاتھوں میں تو جادو ہے" کمال!۔ کیا ٹیسٹ ہے کافی کا اب میں بس تم سے ہی بنواؤ گا اپنے لیے کافی!" لبوں پر مسکان سجائے وہ بولا تھا۔ کافی واقعی اچھی بنی تھی۔

اس کی تعریف پر ایمان ہلکا سا مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

سچی میں آپ کو اتنی پسند آئی ہے" وہ اب بھی تھوڑی تھوڑی بے یقین تھی۔"

ارے ہاں مجھے بہت پسند آئی ہے۔لگ رہا ہے جو بھی ٹینشن تھی وہ کہی بھاگ گئی" ہے "اب مسکان کی جگہ گہری مسکراہٹ نے لے لی تھی۔

شکریہ "وہ بھی جواب میں مسکرائی تھی۔"

www.novelsclubb.com

صارم واپس کافی پینے میں مشغول ہو گیا اور فائل کو پھر سے دیکھنے لگا۔اس کو مصروف دیکھ کر وہ واپسی کے لیے پلٹی۔

اچھا ایمان سنو!" کچھ یاد آنے پر صارم بولا تھا۔"

جی" وہ ایڑیوں کے بل پلٹی تھی۔"

تمھارا دو دن بعد یونیورسٹی میں پہلا دن ہے تیار رہنا ٹھیک ہے" ایک نظر اسے" دیکھا پھر فائل کو۔

www.novelsclubb.com

سچی میں!!" وہ بے اختیار بول پڑی تھی۔ لہجے میں بے یقینی اور چہرے پر معصومیت تھی۔

جی بلکل سچی میں! اس لیے پر سو تیار رہنا آفس جانے سے پہلے میں تمھیں چھوڑتا ہوا جاؤ گا" اس کے چہرے کی معصومیت اسے بہت بھلی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن آپ؟ آپ کیوں؟" وہ نا سمجھی سے بولی۔ وہ کیوں اس کو چھوڑنے جائے گا" بھلا۔

کیوں میں نہیں چھوڑ سکتا کیا؟"صارم نے آبرو آچکائی۔ماتھے پر ہلکے ہلکے بل نمایا" ہوئے تھے۔جیسے اسے اسکی بات اچھی نہیں لگی تھی۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا! مطلب بابا غصہ تو نہیں کریں گے نا آپ کے ساتھ" جانے میں "وہ اپنی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔یہ اس کی نشانی تھی کہ جب وہ ڈرتی تھی یا گھبراتی تھی تو انگلیوں کو مڑوڑنے لگ جاتی تھی۔

نہیں بلکل نہیں کریں گے کیونکہ انھوں نے میرے اوپر ہی آپ کی ذمے داری" دی ہے تو میں ہی آپ کو چھوڑ کر آؤ گا اور لے کر بھی۔" نظریں ہنوز اسی پر تھی جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ عجیب بندا تھا وہ کبھی آپ اور کبھی تم سے مخاطب کرتا تھا۔

بابا نے میری مطلب میری" وہ بات پوری بھی نا کر پائی تھی۔ عجیب ہی بے یقینی" تھی اس کے لہجے میں۔

جی بلکل آپ کی" اس نے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے بات مکمل کی تھی۔"

www.novelsclubb.com

اور پر سو تیار رہنا تم۔" وہ اس کی حالت سمجھ سکتا تھا لیکن اب وہ اسے کیا بتاتا کہ " اس نے خود زبردستی اس کی ذمے داری لی ہے اس کے بابا نے نہیں دی۔

جی ٹھیک ہے" کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔"

www.novelsclubb.com

پیچھے وہ کتنی ہی دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا پھر سر جھٹک کر کام کی طرف متوجہ ہوا۔

-----★★★-----

آج کی صبح کافی حسین تھی ہر طرف بادلوں کا راج تھا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہر طرف رقص کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج اس کی یونیورسٹی کا پہلا دن تھا وہ کچن کے کاموں میں مصروف تھی۔

اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر گھر کے سب افراد موجود تھے۔

ایمان تم تیار نہیں ہوئی؟" صارم نے ایمان کو گھر والے حلیے میں دیکھا تو بول اٹھا"
۔ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تمام لوگوں نے نظریں اٹھا کر ایمان کو دیکھا تھا۔

نہیں بس جا ہی رہی ہوں۔" ایمان سب کی نظروں سے کنفیوز ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

ہوں! چلی جانا ایسا کرو پہلے ناشتہ کر لو۔" اسے پتا تھا ایمان نے ناشتہ نہیں کیا ہو گا"
۔

جی میں کھالو نگی آپ لوگ کھائیں "سب اپنا اپنا ناشتہ چھوڑ کر اب ان دونوں کی" گفتگو سن رہے تھے سوائے ذولقرنین صاحب کے جو پر سکوں ہو کر اپنا ناشتہ کر رہے تھے۔

بعد میں نہیں ابھی کھاؤ "وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔ایمان کو چار و ناچار بیٹھنا ہی پڑا تھا" ۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے بعد صارم نے پیلٹ دور کھسکائی اور نیپکن سے اپنا منہ صاف کیا۔

ایمان تم جلدی تیار ہو کر باہر آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں" کہہ کر وہ کھڑا ہوا۔"
ایمان نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

صارم باہر کی طرف بڑھا تھا اس کے پیچھے پیچھے ایمان بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آکر وہ جلدی جلدی تیار ہوئی۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ مکمل تیار تھی۔
ایک نظر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا اور بابا کو بتانے کے غرض سے ان کے کمرے کی جانب بڑھی۔

کمرے میں زائیدہ بیٹھی آرام سے چائے پی رہی تھی ایمان کو بریڈ نیو سوٹ میں دیکھا تو انھیں صحیح کا دھچکا لگا تھا۔اسے کمرے میں ذولقرنین صاحب کہی نہیں دیکھ رہے تھے۔

امی بابا کہاہے؟"وہ زائیدہ بیگم کو کمرے میں دیکھ کر گھبرائی تھی۔زائیدہ بیگم قدم" قدم چلتی ہوئی اب اس تک آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تمھیں اس سے کیا؟اور یہ بتاؤ یہ برینڈ نیو سوٹ تمھارے پاس کہاں سے آیا؟"اس" کی کمیز کو ہاتھ سے پکڑ کر ہلا ہلا کر بولی تھی وہ۔ایمان ان کے اس سوال پر اور زیادہ گھبرائی۔

اسے کہی دور سے ایک آواز سنادی تھی۔

" اگر کوئی پوچھے تو بول دینا صارم جی لے کر آئے ہے"

www.novelsclubb.com

دیکھوں ایمان ہمت کرو اور اپنے حق میں بولو جب تک تم اپنے حق میں کچھ نہیں" بولو گی تو لوگ تمھارے ساتھ ایسا ہی کریں گے !" یہ صارم کی آواز تھی۔ہاں یہ صارم کی ہی تھی۔

صارم جی لے کر آئے تھے "دنیا جہاں کی ساری ہمت جماع کرتے ہوئے وہ بولی" تھی۔

زائیدہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑے اور چہرے پر ناگواری کے تاصرات ابھرے۔ ابھی وہ کچھ بولتی کہ واش روم کا دروازہ کھلا اور ذولقرنین صاحب باہر نکلے۔ایک نظر انھوں نے ایمان کو دیکھا پھر ایسے ظاہر کیا کہ جیسے کمرے میں ان کے اور زائیدہ کے علاوہ کوئی اور ہے ہی نہیں۔

بابا میں پڑھنے جا رہی ہوں!" ایمان ایک انجانی سی خوشی چہرے پر سجائے بولی تھی۔

تو جاؤ" فقط چند لفظ کہہ کر وہ چپ ہوئے تھے۔ لہجہ اتنا سخت تھا کہ ایمان آگے کچھ بول ہی نا پائی اور باہر نکل آئی۔ اب وہ پورش کی طرف بڑھ رہی تھی۔ دل اداس تھا لیکن اسے اس بات کی بھی خوشی تھی کہ اس کے بابا نے ہی اسے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

www.novelsclubb.com

صارم جو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا اسی کا انتظام کر رہا تھا۔ سامنے سے اسے آتا دیکھ کر ٹھٹکا۔

آنکھوں پر سے سن گلاسز ہٹائے اور اسے غور سے دیکھا۔ کچھ پل تو صارم اپنی نظریں ہٹانے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بلیک رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھی۔ سفید دوپٹے کو سر پر اچھی طرح رکھا ہوا تھا اور شانوں پر اچھی طرح شال پھیلائی ہوئی تھی ایک کندھے پر بیگ لٹکائے، چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے وہ بہت معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔ بلاشبہ وہ

سادگی میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی۔صارم کی نظریں مسلسل اسی پر ٹکی ہوئی تھی۔

چلے؟"اب وہ اس کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھی۔صارم ابھی تک ویسا ہی کھڑا" تھا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی!"اس کو ٹس سے مس نا ہوتا دیکھ اس بار ایمان تھوڑا تیز بولی۔"

ہاں۔۔کیا؟"وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔اسے اپنے بلکل سامنے کھڑا دیکھ کر وہ" گڑ بڑایا۔اور ارد گرد نظریں دوڑانے لگا۔

"! چلے دیر ہو رہی ہے"

ہاں بلکل چلو"صارم نے اسے دیکھا جو معصومیت سے اسے کی دیکھ رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

لاہو ولا قوت اللہ بلا یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟اور اتنی معصومیت کس میں ہوتی ہے یار" "صارم ارد گرد نظریں دوڑاتا خود سے بڑبڑایا۔

جی آپ نے کچھ کہا؟"ایمان اس کی بڑبڑاہٹ پر بولی۔"

نہیں کچھ نہیں چلو گاڑی میں بیٹھو"اپنی سوچ کی مسلسل نفی کرتا ہوا وہ بولا اور اس"
کی طرف کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

ایمان کے بیٹھنے کے بعد وہ اپنی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا تھا۔

سیٹ بیلٹ باندھنے کے بعد اس نے پھر سے ایمان کو دیکھا جو ایسے ہی بیٹھی تھی۔

ایمان سیٹ بیلٹ لگالو" ایمان نے ایک نظر صارم کو دیکھا اور پھر سیٹ بیلٹ کو۔"

لیکن مجھے یہ باندھنا نہیں آتا ہے ایسے ہی ٹھیک ہے" وہ بے چاری سی صورت بنا" کر بولی تھی۔ وہ جب جب بیٹھی تھی گاڑی میں اسے یہ بلا کبھی بھی سمجھ نہیں آئی تھی عجیب دم سا گھٹتا تھا لگا کر۔

www.novelsclubb.com

صارم جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی بے چاری سی صورت دیکھ کر اسے ہنسی آنے لگی لیکن وہ اپنی ہنسی کو نچلا لب دانتوں میں دبا کر روک کیا تھا۔

اچھا لیکن یہ بہت آسان ہے۔یہ بیلٹ ادھر کرو میری طرف "ایمان اس کے کہے کے مطابق بیلٹ کو اس تک لائی۔

صارم نے بیلٹ پکڑ کر اسے فکس کیا اور بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

دیکھوں کتنا سمپل تھا"ہنسی اسے ابھی بھی آ رہی تھی۔"

لیکن اس میں میرا دم گھٹ رہا ہے "معصو سے بولتی ہوئی اسے وہ بہت معصوم لگی" تھی۔ صارم نے اپنا منہ ونڈو کی طرف کیا اور اپنی پیشانی کو انگلیوں کے پوروں سے مسلا۔

www.novelsclubb.com

اف یہ معصومیت!" ونڈو کے اس پار دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑایا تھا۔"

کیا ہوا" اسے ونڈو کی طرف منہ کر کے کچھ بڑبڑاتا ہوا دیکھ کر بولی۔"

کچھ نہیں اور اسے تم لگا کر رکھو تھوڑی دیر کی بات ہے پھر صحیح ہو جائے گا" صارم" اب گردن موڑے اسے دیکھ رہا تھا۔ایمان نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

آج پتا نہیں نظروں کو کیا ہو رہا تھا نظریں بار بار بھٹک کر اس کا طوائف کر رہی تھی

۔

www.novelsclubb.com

صارم نے ایک لمبی سانس لی اور اپنی پوری توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی۔

گاڑی اپنے راستے پر رواں دواں تھی گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔صارم کا پورا دیہان ڈرائیونگ پر تھا اور ایمان ونڈو سے باہر گزرتے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ پل کی خاموشی کے بعد صارم نے خاموشی کو توڑا۔

ایمان!"صارم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

جی۔"ایمان بھی اس کی طرف پلٹی تھی"

دیکھوں آج تمھارا پہلا دن ہے مجھے پتا ہے تم اپنا اچھا برا جانتی ہوں لیکن تھوڑا" دیہان سے رہنا کیونکہ یونیورسٹی میں آنے والے ہر جونیئر کے ساتھ سینیئر ریگنگ کرتے ہے تو تم سنبھل کر رہنا اور ان کے سامنے گھبرانا بلکل بھی نہیں کونفیڈینڈ رہنا "۔اور دیکھ سنبھل کر دوست بنا۔۔

ٹھیک ہے ؟" صارم نے اپنا ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر کے تصدیق چاہی۔جواب" میں ایمان نے ہاں میں گردن ہلائی۔گاڑی یونیورسٹی کے سامنے روکی تھی۔جلدی جلدی لوگ یونیورسٹی میں داخل ہو رہے تھے اس وقت رش کافی تھا طالبہ کا۔

ایمان کی جیسے ہی یونیورسٹی پر نظر پڑی اس کی آنکھوں میں بے یقینی اور خوشی ابھری ۔یہ اسلام آباد کی مشہور یونیورسٹی میں سے ایک کی۔اس کی سوچ کے مطابق اسے لگ رہا تھا کے اس کا داخلہ کسی چھوٹی موٹی یونیورسٹی میں ہوا ہے جس میں وہ خوش بھی تھی۔لیکن یہاں اس کی سوچ سے بڑھ کر تھی۔

ایمان اگر تم بولو تو میں تمھیں اندر کلاس تک چھوڑ آتا ہوں!"اسے ہنوز ایسے ہی" بیٹھے دیکھ کر صارم کو یہی لگا کہ شاید وہ اکیلے جانے میں گھبرا رہی ہے۔ایمان اس کی آواز میں جیسے ہوش میں آئی۔

نہیں! میں چلی جاؤ گی" گردن اس کے جانب گھمائی۔ گود میں رکھے پرس کو اپنے" کندھے پر ڈالا۔

جب چھٹی ہو جائے گی تو میں لینے آ جاؤ گا" نظریں اس کے چہرے پر ہی ٹکی تھی" جس پر بلا کی معصومیت تھی۔

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے! اللہ حافظ "ایک نظر اس کو دیکھا جو آج بھی کوٹ پینٹ میں ملبوس" تھا۔اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اپنے قدم یونیورسٹی کی جانب بڑھائے۔

صارم کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

یونیورسٹی کے دروازے پر پہنچ کر ایک آخری بار مڑ کر اسے دیکھا اور اپنے ہاتھ کو ہوا میں بلند کر کے ہلائے۔ صارم نے بھی اس کے جواب میں ہلائے۔ صارم اسے جب تک دیکھتا رہا جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوئی۔ اس کے جاتے ہی وہ بھی اپنے آفس کے لئے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

----☆☆☆----

یونیورسٹی میں قدم رکھتے ہی اس کی ساری ہمت جواب دیں گئی۔یونیورسٹی کی چہل پہل سے اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔لوگوں کے قہقہے ہنسی آوازیں اس کی گھبراہٹ میں اضافہ کر گئے۔

وہ سب کی آوازوں سے بچنے کے لیئے تھوڑے فاصلے پر آکر کھڑی ہو گئی۔اب اس کی دل میں شدت سے ایک خیال جاگا تھا کہ کاش وہ صارم کو اندر لے آتی۔اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اس کی کلاس ہے کہا؟

www.novelsclubb.com

ایکسکیوز می!"ابھی کچھ ہی پل گزرے تھے کے اسے اپنے پیچھے سے بے حد" قریب میٹھی سے آواز سنائی دیں۔

ایمان اس کی طرف مڑی۔سامنے اسی کے ہی ناپ کی پیاری سی لڑی کھڑی تھی۔ جس نے گلابی رنگ کی ٹوپ کے نیچے سفید رنگ کی جینس پہنے ہوئے تھی سر پر سفید ہی رنگ کا حجاب باندھے چہرے پر خوبصورت مسکان سجائے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی؟"ایمان کی گھبراہٹ مزید بڑھنے لگی۔ہاتھوں کی گرفت پرس پر مضبوط" ہوئی۔

آپ نیو ایڈمیشن ہے؟" چہرے پر اب بھی مسکراہٹ برقرار تھی۔"

جی!" پہلے تو ایمان نے سوچا کے منع کر دیں لیکن اسے سامنے کھڑی لڑکی ریگنگ" کرنے والی معلوم نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اوو رئیلی!" سامنے کھڑی لڑکی ایک دم خوشی کے مارے اچھلی۔ایمان نے اسے" کچھ نا سمجھی سے دیکھا۔

آپ کو پتا ہے میں بھی نیو ہوں!"ویسے کون سا ڈیپارٹمنٹ؟"ایک اور سوال" دغا۔

میڈیکل!"ایمان کو اب بھی کچھ سمجھ نہ ایا چہرے پر اب بھی نا سمجھی کے" تاصرات تھے۔

www.novelsclubb.com

سیریسلی!!"اب سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے پر حیرت کے تاصرات تھے۔"

جی!"ایک لفظی جواب۔"

او تمھیں پتا ہے میں بھی میڈیکل کی ہوں! مطلب اپن دونوں ایک ہی کلاس کے" ہے"یہ سن کر ایمان واقعی خوش ہوئی۔ مطلب اب اسے کوئی مل گیا تھا جس کے ساتھ وہ کلاس تک جاسکتی تھی اور دوست بھی بنا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ تو اچھی بات ہے"ایمان نے اس کی چہرے پر دیکھا جہاں خوشی کے تاصرات" تھے۔

"!ہاں واقعی یہ بہت اچھی بات ہے اب مجھے دوست مل گئی ہے بھئی"

ویسے آپ کا نام کیا ہے؟"ایمان اس کی دوست کہنے پر خوش ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

"میرا نام شافیہ ابراہیم ہے !اور تمھارا؟"

میرا نام ایمان ذوالقرنین ہے"۔سر پر دوپٹے کو اچھی طرح ٹھیک کیا۔"

واؤ نائس نیم "شافیہ ارد گرد نظریں گھما کر بولی۔"

کیا کلاس میں چلے اپن؟"اس کو یہی کھڑا دیکھ ایمان بولی۔اب آس پاس رش بڑھ رہا تھا اور موسم میں بھی ٹھنڈ بھڑتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں چلتے ہے بس میرا بڑا بھائی آجائے" شافیہ ارد گرد نظریں مستقل گھما رہی تھی"

۔

آپ کا بھائی؟" لہجے میں نا سمجھی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ہاں میرا بھائی میرے ساتھ ہی پڑھتا ہے" اس کے جواب پر ایمان نے بھی اپنی نظریں ارد گرد گھمانا شروع کر دی۔

ارے آ گئے !"ایمان نے گردن گھما کر شافیہ کے تعاقب میں دیکھا۔سامنے بلیک" جینس اور بلیک ہی کالر والی شرٹ پہنے، چہرے پر ایک الگ ہی کشش لئے وہ سامنے سے آ رہا تھا۔

" تم نے اتنی دیر کر دی یار آنے میں"

شافیہ سامنے کھڑے خضر کو دیکھتے ہوئے بولی جو اپنے سامنے نئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔خضر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں شافیہ کو ایمان کی طرف اشارہ کیا۔اشارہ سمجھتے ہی شافیہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی یہ میری نئی دوست ایمان! اور ایمان یہ میرا بھائی۔"

شافیہ نے دونوں کی طرف باری باری اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ صحیح ہے آتے ہی دوست مان گیا برو تمھیں"

دونوں نے ایک دوسرے کو ہائے فائے دی۔

"کلاس کا پتا چلا؟"

شافیہ نے خضر کو دیکھا جواب میں اس نے ہاں میں گردن ہلائی۔ایمان اس سب میں خاموشی کھڑی تھی۔اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اگر وہ شافیہ کا بڑا بھائی ہے تو لگ کیوں نہیں رہا تھا وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

www.novelsclubb.com

" یہ آپ کے بڑے بھائی ہے؟ "

جب ایمان سے رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھی۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔پھر فضا میں زوردار قہقہہ گونجا۔ان کے ہنسنے پر ایمان سٹپٹائی۔

اس نے کچھ غلط پوچھ لیا تھا کیا؟

ہاں ایک منٹ "شافیہ ایک منٹ کو روکی جواب دیا اور پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

ایک منٹ "ایمان اپنے اندر ہی اندر بڑبڑائی اور ان دونوں کو نا سمجھی سے دیکھا۔"

ارے بدھو تمھیں اب بھی سمجھ نہیں آیا۔"مطلب یہ مجھ سے ایک منٹ بڑھا" ہے۔ویسے میں پہلے انے والی تھی لیکن یہ ٹپک پڑا اور پوری زندگی کا یہ رونا ہو گیا کہ یہ مجھ سے ایک منٹ۔۔۔بس ایک منٹ بڑھا ہے۔"شافیہ اپنی انگلی کی مدد سے بنانے لگی اس کا الگ ہی دکھ تھا!

ایمان ابھی بھی الجھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب ہم ٹوئنز ہے ایمان۔میں اس محترمہ سے پورے ایک منٹ بڑھا ہوں"

اپنی بہن کی اوور ایکٹنگ کو ختم نا ہوتا دیکھ وہ سیدھے لفظوں میں بولا۔ایمان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔

یہ ایک منٹ میرے لیئے بہت ہے۔اس ایک منٹ کی وجہ سے مجھے تمھیں بھائی" کہنا پڑتا ہے تمہیں عزت دینی پڑتی ہے جس کی حق دار آج میں ہوتی اگر تم مجھے پہلے "آنے دیتے۔

www.novelsclubb.com

شافیہ کی اداکاری اپنے عروج پر تھی۔ خضر نے اپنی بہن کی اوور ایکٹنگ پر ایک ٹھنڈی سانس باہر خارج کی۔ ایمان نے اپنی ابھرنے والی مسکراہٹ کو روکنے کے لئے نچلے لب کو دانتوں میں دبایا۔

www.novelsclubb.com

ہو گیا ہو تو چلے اب؟" ماتھے پر بل پڑے۔"

ہاں چلو اب کیا کر سکتے ہے ہم دکھ کے علاوہ" شافیہ نے اپنے نا دیکھنے والے آنسو" پونچھے اور ایمان کا ہاتھ پکڑ کر خضر کے پیچھے چلنے لگی جو ان سے آگے نکل گیا تھا۔

کیسی لگی تمھیں میری ایکٹنگ؟"شافیہ ایمان کے کان کے پاس آتے ہوئے بولی۔"
چہرا پر جوش تھا۔

ہاں بہت اچھی تھی"ایمان بس اتنا بولی اور ہنس دی۔اس کی بات پر شافیہ دل"
کھول کر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

مطلب مجھے ایکٹنگ میں کام مل سکتا ہے نا؟"ایک اور سوال اور وہی چہرے پر"
پر جوش تاصرات۔

ہاں مل سکتی ہے بابا" ایمان نے اس کا دل توڑنا نہ چاہا یہ بول کر کہ تمھاری ایکٹنگ" دیکھ کر بس لوگ پاگلوں کی طرح ہنس ہی سکتے ہے۔ پھر وہ تینوں اپنی کلاس کی طرف بڑھے۔ یہ یونیورسٹی ایمان کی سوچ سے بھی زیادہ بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

____☆☆☆____

کلاس سے نکلتے ہوئے اس کا مونڈ کافی حد تک خوشگوار تھا۔اس کی سوچ کے مطابق اسے لگ رہا تھا کہ آج کا دن اس کا اچھا نہیں جائے گا۔ لیکن آج یونیورسٹی میں پہلا دن اس کی سوچ سے بھی زیادہ اچھا گزرا تھا۔کچھ شافیہ کا بھی کمال تھا۔آج اس نے یونیورسٹی کے پیریڈز کے علاوہ بھی ایکسٹرا پیریڈ لیئے تھے۔

وہ جلدی جلدی اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔ساتھ چلتی شافیہ بار بار اس کے ساتھ آنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے بہن اتنی جلدی چلنے کی کیا ضرورت ہے کوئی جن ون پیچھے لگ گیا ہے کیا؟ یا" کسی کی پہلے ہی دن بک چوری کر کے بھاگ رہی ہو" شافیہ اب بھی اس کے ساتھ چلنے کی کوشش کر رہی تھی ایمان کے چلتے قدموں میں آہستگی آئی۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے دراصل میرے کزن کب سے میرا انتظار کر رہے ہونگے" اور آج پہلے ہی دن میں نے ایکسٹرا کلاسس بھی لے لی ہے نا جانے وہ کب سے کھڑے ہوں گے" لہجے میں فکر مندی جھلک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لو تو تم ان کو ایک فون کر دیتی "اب وہ لوگ یونیورسٹی سے باہر نکل رہی تھی" ۔ایمان کو تھوڑے فاصلے پر سائڈ میں ہی وہ نظر آیا۔آنکھوں پر بلیک گلاسس لگائے ۔دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے پر باندھے گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔البتہ چہرے پر بے ظاریت کے تاصرات چھائے تھے جو اس کے کب سے کھڑے ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔

اچھا اللہ حافظ شافیہ کل ملتے ہے میرے کزن آ گئے ہے "ایمان نے صارم کو دیکھ کر کہا جو ابھی بھی ارد گرد نظریں گھما رہا تھا۔

شاید اس نے اب تک اسے نہیں دیکھا تھا۔ شافیہ بھی خدا حافظ کہتی اپنے بھائی کی گاڑی کی جانب بڑھ گئی جو وہ اسی کی طرف لا رہا تھا۔

ایمان کے دل میں ڈر پیدا ہونے لگا کہ اب صارم اس پر غصہ کرے گا۔ کلاس سے نکلتے وقت جو خوشگوار مونڈ تھا اب وہ کہی جا سویا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم!" صارم کو اپنے پیچھے سے بہت ہی ہلکی آواز سنا دی۔ وہ ایڑیوں کے بل" گھوما۔ اس کے سامنے وہ سر جھکائے کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی۔ وہی پر کشش چہرا صارم کی بے ظاریت کہی دور جا سوئی۔ اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نے جگہ لے لی۔

ایمان کیسی لگی تمھیں اپنی یونیورسٹی؟"اس سوال پر ایمان نے جھٹکے سے سر اٹھا" کر اسے دیکھا۔اسے لگ رہا تھا کہ وہ ڈانٹے گا لیٹ آنے پر۔اس کے چہرے پر اب اسے ڈھونڈنے سے بھی بے ظاریت نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ کچھ ریلکس ہوئی۔

ہاں بہت بہت اچھی لگی!"صارم اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔او چلو گاڑی میں بیٹھو باقی باتیں گاڑی میں کر لے گے"

۔"صارم نے اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔ایمان کے بیٹھنے کے بعد صارم گھوم کر ڈرائیونگ والی سیٹ کی طرف بڑھا اور بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھا۔

ایمان بھی اس کو دیکھ کر سیٹ بیلٹ باندھنے لگی تھوڑی کوششوں کے بعد بلا آخر وہ لگ ہی گیا۔صارم اس سب میں اس کی ساری کارروائی دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

تمھیں پتا ہے میں کب سے یہاں انتظار کر رہا ہوں تقریباً ایک گھنٹے سے۔ پھر میں" نے سوچا تمھیں فون کر کے پوچھ لو لیکن میرے پاس تمھارا نمبر نہیں تھا تو یہی تمھارا انتظار کرنے لگا" ایمان کو یک دم شرمندگی نے آگھیرا۔

دراصل آج میں نے ایکسٹرا کلاس لی تھی اور آپ کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ" میرے پاس بتانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ سوری میری وجہ سے آپ کو اتنا انتظار کرنا پڑا۔" ایمان اپنے لبوں کو بے دردی سے کچلنے لگی چہرے پر واضح شرمندگی کے تاصرات تھے۔

اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاصرات دیکھ کر وہ گویا ہوا البتہ نظریں اس کے لبوں پر آر کی جنھیں وہ بے دردی سے کچل رہی تھی۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔مجھے کوئی مسلہ نہیں ہوا تم ایکسکیوز نہ کرو۔"

www.novelsclubb.com

ویسے تمھارے پاس کیا موبائل نہیں ہے؟" بات بدلی گئی۔"

نہیں مجھے کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔نا کبھی ایسا کوئی کام پڑا جس کے لئے" موبائل ضروری ہوں،نا کبھی کالج میں ضرورت پڑی۔" چہرے پر کوئی ایسا تاصر نہیں تھا جس سے پتا لگے کے اسے اس بات کا دکھ ہے۔

لیکن اب تمھیں ضرورت ہے۔اب تمھیں بہت ضرورت پیش آئے گی" صارم" کی بات پر ایمان نے ہاں میں گردن ہلائی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اسے اب موبائل کی ضرورت تھی۔آج جو بھی کچھ ہوا وہ یہ سب دوبارہ نہیں چاہتی تھی۔

صارم نے ایک نظر اسے دیکھ کر گاڑی کی چابی گھمائی۔

میں تم سے رات کو پوچھوں گا کہ آج کا تمھارا دن کیسا گزرا اور کوئی دوست بنایا" نہیں۔مجھے ابھی ایک بہت امپورٹنٹ میٹنگ میں جانا ہے اس لیے ورنہ ابھی پوچھ لیتا۔"لبوں پر خوبصورت مسکان سجائے وہ گویا ہوا۔ایمان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

اسے گھر چھوڑ کر گاڑی کو آفس کے راستے پر ڈالا۔

www.novelsclubb.com

----☆☆☆----

شام میں وہ جلدی گھر آ گیا تھا سیدھا اوپر اپنے پورشن میں گیا فریش ہوا اور نیچے والے پورشن میں آ گیا۔ جب تک گھر کے سبھی چچا تایا آ چکے تھے وہ بھی فریش ہونے چلے گئے تھے۔

وہ سیدھا کچن میں آیا۔ اس کی سوچ کے مطابق وہ کچن میں ہی تھی کاموں میں مصروف وہی صبح والے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی البتہ بال جوڑے کی شکل میں بندھے تھی۔ کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر شرارت کر رہی تھی۔ وہ کام میں اتنی مصروف تھی کہ اسے صارم کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہوا۔ کچھ پل تو اسے وہ دیکھا رہا۔ ایسے ایمان کی آوارہ لٹ پریشان کر رہی تھی۔ لیکن وہ پریشان ہونے کے سوا کیا کر سکتا تھا؟

اسے کام میں مصروف دیکھ کر وہ خاموشی سے کچن سے باہر آ گیا۔اور سامنے لاونج میں بیٹھ کر موبائل نکل کر ایمیلز چیک کرنے لگا۔

وہ جو کچن سے نکل کر زائیدہ کو کھانے کا بتانے جا رہی تھی اسے سامنے بیٹھا دیکھ کر اس کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

آج آپ جلدی نہیں آ گے ؟"آواز پر صارم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔"

ہاں دراصل آج آفس میں زیادہ کام نہیں تھا۔کیوں تمھیں میرا جلدی آنا اچھا"
نہیں لگا کیا"موبائل سائٹ میں رکھ کر اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا

" ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے۔آپ کو کچھ چاہیے چائے؟یا کافی؟"

نہیں ابھی تو نہیں لیکن کھانے کے بعد طلب ہو گی کافی کی۔کھانے کہ بعد لان"
کے پیچھے والے حصے میں اپنے لیے اور میرے لیے کافی لے آنا ساتھ بیٹھ بھی جائے
گے اور میں تم سے آج کے بارے میں بھی پوچھ لونگا"صارم نے کہنے کے بعد اس
کے تاصرات دیکھے کہ کہی وہ منع نا کر دیں۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے" وہ مسکرائی۔"

اوکے "صارم ہلکا سا مسکرایا اور موبائل اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔ایمان بھی " کچن کی سمت بڑھی۔

www.novelsclubb.com

----☆☆☆----

اسلام آباد میں سردیوں کے دن شروع ہو گئے تھے۔دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہو گئی تھی۔

چاروں طرف ٹھنڈی ہوائیں رکس کر رہی تھی۔وہ اپنی تمام تر توجہ چاند پر لگائے چاند کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا یا یہ کہنا زیادہ بہتر تھا کہ وہ کھو سا گیا تھا۔چودھویں کا چاند ہر طرف زور و شور سے چمک رہا تھا۔اس کی یہ چمک ہی لوگوں کو اس کی طرف کھینچتی تھی۔اور وہ پورے دل سے یہ کہہ سکتا تھا کہ آج تک اس نے چاند جیسا کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔اس جیسی چمک اس نے کہی نہیں دیکھی۔

آہٹ پر اس نے اپنا رخ پیچھے کے جانب کیا۔سامنے ہی اس کا مسکراتا چہرہ تھا جس پر ایک الگ ہی کشش تھی۔

دل نے ایک دم دوہائی دیں کہ ہاں اس نے دیکھا ہے کوئی چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ کوئی ہے جس کی چہرے کہ چمک چاند کی چمک کو بھی ماند کر دے گئی۔

www.novelsclubb.com

چاند کا چکور بننے کا

بھی اپنا مزہ ہوتا ہے۔

یہ عشق و عاشقی نبھانے

!! کا بھی اپنا مزہ ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

نکھرتے چاند کے خاطر تو

سورج بھی ڈوب جاتا ہے۔

محبوب کے آگے سر جھکانے

! کا بھی اپنا مزہ ہوتا ہے

ویسے تو آداب وادب نہ سہی

مجھ میں پر جب وہ کہے۔

سنو! ہم کہی جی ایسے آداب

www.novelsclubb.com

! نبھانے کا بھی اپنا مزہ ہوتا ہے

رنگوں سے بیر سہی

مجھے پر ساقی ! عشق کے

رنگ کی چادر اوڑھنے کا

!! بھی اپنا مزہ ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

آپ کی کافی "ایمان نے ایک کپ اس کے آگے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے میز پر"
۔وہ جیسے ہوش میں آیا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ "ٹیبل پر رکھا کپ اپنے ہاتھوں میں پکڑا اور گرمائی محسوس کرنے لگا۔"

کیسی لگی؟"کافی دیر خاموشی کے بعد ایمان دھیمی آواز میں گویا ہوئی۔"

ہاں بہت بہت اچھی ہے جب جب تمھارے ہاتھ کی کافی پیتا ہوں تو اس کا ذائقہ ہر" بار کی طرح دوبالا ہو جاتا ہے۔اس کو پی کر میری ساری تھکن کہی دور چلی جاتی ہے"کافی کا ایک گھونٹ بھر کر وہ مسکرا کر گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

جواباً وہ بھی ہلکا سا مسکرائی۔

اور تم بتاو آج تمھارا یونیورسٹی میں پہلا دن کیسا رہا؟یونیورسٹی اچھی لگی تمھیں اپنی" ؟اور کوئی دوست وغیرہ بنے؟اور کیسی نے کوئی شرارت وغیرہ تو نہیں کی نا؟"ایک ساتھ سوالوں کی بوچھاڑ کی گئی۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور کافی کے کپ کو میز پر رکھ کر اس کے کنارے پر انگلی پھیرنے لگا۔

آج میرا یونیورسٹی میں بہت بہت اچھا دن گزرا۔اور یونیورسٹی بھی مجھے بہت پسند" آئی۔اور رہی بات جہاں تک کسی کے تنگ کرنے کی تو اس کی نوبت ہی نہیں آئی شافیہ اور خضر جی نے میری بہت مدد کی" وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی

جبکہ صارم تو 'خضر جی' پر ہی اٹک گیا تھا۔ کپ کے کنارے پر چلتی انگلی ایک ہی پل میں رک گئی۔

خضر جی؟ وہ بڑبڑایا

کون ہے یہ خضر؟ "ایمان کو بولتے بولتے بریک لگا مطلب وہ اتنی دیر سے یہی تو بتا رہی تھیں کیا وہ سن نہیں رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

ارے ابھی تو بتایا ہے میرے نئے دوست بنے ہے آج یونیورسٹی میں شافیہ اور" خضر۔ آپ کو پتا ہے دونوں ٹوئنز ہے۔ پہل پہل تو میں یقین ہی نہیں کر پائی کہ

خضر شافیہ کا بھائی ہے۔آپ کو پتا ہے خضر جی اتنے ہینڈسم اور چارمنگ ہے اور شافیہ بھی بہت سوئیٹ ہیں" پھر صارم کی سوئی اٹک گئی ہینڈسم اور چارمنگ پر۔

کتنا ہینڈسم ہے؟"کپ میں رکھی کافی اب ٹھنڈی ہو چکی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

بہت زیادہ"ایمان نے کافی کا آخری گھونٹ بھر کر کپ کو میز پر رکھ دیا۔ہوا میں" کھنکی بھرتی جا رہی تھی۔

کیا مجھ سے بھی زیادہ ہینڈسم ہے؟"لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔مطلب وہ اس سے بھی" زیادہ ہینڈسم تھا۔

صارم کو برداشت نہیں ہو رہا تھا ایمان کا یوں کسی اور کی اتنی تعریف کرنا۔اس کے سوال پر ایمان نے اسے دیکھا۔اس کی نظروں میں کچھ عجیب تھا۔وہ اسے ہی بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں آپ سے زیادہ تو نہیں۔بس میں تو ایسے ہی بول رہی تھی۔"اس نے بات کو" گول کرنا چاہا۔صارم نے سمجھنے والے انداز میں گردن ہلائی۔بے چین دل میں تھوڑا سکون اترا تھا۔

اچھا تو پہلے ہی دن یونیورسٹی میں تمھارے دو دوست بن گئے!"کافی کا کپ اٹھا کر" ٹھنڈی کوفی کا گھونٹ بھرا۔

www.novelsclubb.com

" جی بلکل"

"پھر کیا ہوا؟"

پھر وہ کتنی ہی دیر اسے اپنے گزرے دن کا حال سناتی رہی اور وہ اسے سنتا گیا بڑے سکون سے۔ جیسے اسے سنے سے زیادہ اس کے پاس کوئی اور ضرورت کام ہے ہی نہیں!

www.novelsclubb.com

____☆☆☆____

وہ مسلسل اپنے آپ کو کام میں مصروف کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہر بار اس کا دیہان بھٹک رہا تھا۔ کمرے میں مکمل اندھیرا تھا بس ایک لیپ کی روشنی ہلکی سی جل رہی تھی۔ سامنے رکھے لیپ ٹاپ کی اسکرین بھی روشن تھی۔ پر وہ کسی سوچ میں گم تھا۔

چند پل بعد لیپ ٹاپ کو بند کیا اور ٹیرس کی جانب بڑھا۔ جس کے کھلے دروازے میں سے ٹھنڈی ہوائیں کمرے میں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹیرس کی ریلنگ پر اپنے دونوں ہاتھوں کو ٹکا کر کھڑا ہو گیا۔

کیا تم خضر سے جیلس ہو رہے تھے؟ کیا تمھیں اس سے جیلسی فیل ہو رہی تھیں""
اسے اپنے اندر سے آتی ہوئی آواز محسوس ہوئی۔

شاید وہ دل کی آواز تھی۔ شاید نہیں یقیناً وہ دل کی ہی آواز تھی۔

نہیں بھلا میں کیوں اس سے جیلس ہونے لگا۔ میں صارم یزدانی خان کبھی بھی"
کسی سی جیلس نہیں ہوا تو بھلا میں اس شخص سے کیسے جیلس ہو سکتا ہوں جیسے میں
نے دیکھا بھی نہیں ہے!" وہ اپنے آپ میں بڑبڑایا۔ وہ اپنی دل کی آواز کو جھٹلا رہا تھا
۔

بھلا میں کیوں کسی سے جیلس ہوں گا میں تو کبھی کسی سے جیلس نہیں ہوا۔یہ" سب میرا وہم ہے "اس بار کی بڑبڑاہٹ تیز تھی۔اپنے ماتھے کو انگلیوں سے رگڑتے ہوئے وہ خود سے ہی بول رہا تھا۔

وہ واپس اپنے کمرے میں آیا اور ٹیرس کا دروازہ بند کیا۔دور چاند اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

_____☆☆☆_____

اسلام آباد میں اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے۔ صبح کے وقت ٹھنڈ بھی بہت تھی۔

وہ ٹیریک سوٹ میں ملبوس گردن پر سفید تولیا ڈالے ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے خانس ویلا میں داخل ہوا۔

گیراج سے گزرتے ہوئے وہ اپنے پورشن کی جانب قدم بڑھانے لگا کہ اسے وہ لان میں کھڑی نظر آئی۔

نظر اس پر پڑی تو کچھ پل ٹھہر سی گئی۔

www.novelsclubb.com

جامنی رنگ کی کمیز کے ساتھ ہم رنگ ہی شلوار پہنے، بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے کی شکل میں قید کیا ہوا تھا۔ سورج کی پڑتی روشنی اسے اور پر کشش بنا رہی تھی۔

ایک الگ چیز جو اس کو اور خوبصورت بنا رہی تھی وہ تھا سفید رنگ کا چھوٹا سا خوبصورت گلاب۔ جو اس نے اپنے کان کے پیچھے لگایا ہوا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا اس تک ایا۔ آہٹ پر ایمان نے اپنا روخ موڑ کر اسے دیکھا جو شاید صبح صبح جوگنگ کرنے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم پر یہ سفید گلاب بہت اچھا لگ رہا ہے" وہ اپنی دل کی بات کو لبوں پر لے آیا تھا۔"
صارم کی بات پر بے اختیار ایمان کا ہاتھ گلاب پر گیا۔ چند پل بعد وہ بات سمجھ کر ہلکا سا مسکرائی۔

شکریہ "ہوا کا تیز جھونکا دونوں کے چہرے چھو کر گزرا۔ ہوا سے ایمان کی آوارہ" لٹے شرارت کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تمھیں سفید گلاب پسند ہیں؟"دل میں آیا سوال اس نے کر ڈالا۔"

"جی مجھے بہت پسند ہیں سفید گلاب۔ان کی خوشبو سے مجھے بے انتہا محبت ہے! مجھے اتنی محبت گلاب کے پھولوں سے نہیں جتنی مجھے سفید پھولوں سے ہے۔ان میں کچھ الگ ہی بات ہے جو مجھے ہر بار اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔"

دنیا میں لاکھوں لڑکیاں گلاب کے پھول پر دل ہار جاتی ہے۔بس ان میں سے چند ہوتی ہیں جو گلاب سے زیادہ کسی اور پھول کو فوقیت دیتی تھی اور وہ ان چند میں سے ایک تھی۔

وہ سب سے منفرد تھی سب سے الگ۔ وہ سفید پھولوں سے محبت کرنے والی"
لڑکی خود بھی سفید پھولوں کی طرح خوبصورت اور نازک تھی۔ بلکل انھیں کی
طرح نازک دل والی کہ اگر کوئی اس کو زیادہ سختی سے ہاتھ بھی لگائے تو وہ ٹوٹ جاتی
" تھی بکھر جاتی تھی۔ منفرد ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی پسند بھی بلکل الگ تھی۔

صارم کے دل نے اس بات کی گواہی دی تھی کہ ہاں وہ ایسی ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ویسے گھر میں ابھی کوئی اٹھا نہیں ہے؟" صارم ارد گرد"
نظریں ڈوڑا کر گویا ہوا۔

کسی کا تو پتا نہیں لیکن میں اٹھ گیا ہوں بھائی" اپنے پیچھے سے سیفی کی آواز پر وہ پلٹا۔"
ایمان اور صارم دونوں اسے دیکھ رہے تھے اور وہ ان دونوں کو۔

واہ بھی کیا بات ہے سیفی یزدانی اور وہ بھی اتنی صبح؟ آج سورج کہاں سے نکلا ہے"
ویسے۔" سیفی کا منہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

بھائی یار کیا ہے ایک تو میں جلدی اٹھا ہوں تا کہ آپ کے ساتھ آج اوفس جا سکو"
اور آپ ہے کہ میرا مزاق بنا رہے ہے" وہ کسی روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرح بولا
۔ سیفی کی بات پر صارم کی آنکھوں کے ڈیلے باہر آنے کو ہوئے۔

کیا؟ کیا پھر سے بولو۔ میں نے غلط سن لیا ہے" صارم اپنے کان میں انگلی کو رگڑنے"
لگا۔اس کے انداز پر ایمان کی ہنسی چھوٹی۔ سیفی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھا
اور صارم کو گھورنے لگا۔

www.novelsclubb.com

بھائی کیا ہے۔میں بول رہا ہوں کہ یہ بندہ ناچیز آج اوفس چلے گا۔"وہی روٹھی" ہوئی محبوبہ والا انداز۔اس بار آواز تھوڑی تیز تھی۔

ایمان میں صحیح سن رہا ہوں نہ کہ یہ آج سے آفس جائے گا؟"صارم نے اپنی" گردن کو بائیں طرف موڑ کر ایمان سے تصدیق چاہی۔جواب میں ایمان نے زور زور سے اپنی گردن کو اوپر نیچے ہلایا۔سیفی اپنے بڑے بھائی کو آنکھیں کھولیں دیکھتا ہی رہ گیا مطلب اس کے بھائی کو اس پر یقین ہی نہیں تھا۔

بھائی میں اب آپ سے بات نہیں کر رہا۔"وہ منہ پھولا کر اوپر کی جانب بڑھا۔"

اس کے انداز پر صارم اور ایمان دونوں زور زور سے ہنسنے لگے۔

صارم نے اسے دیکھا جو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھی۔زور زور سے ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

آج اس نے پہلی بار ایمان کو یوں دل سے مسکراتا دیکھا تھا۔آج اس نے پہلی بار اس کی ہنسی دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی ہنسی اور ہنسنے کا انداز بہت پیارا تھا کسی کو بھی اپنا اسیر کر سکتا تھا۔

----☆☆☆----

اس دوران دو ہفتے پر لگا کر کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا۔

ان دو ہفتوں میں ایمان اور صارم کا یہ روز کا معمول بن گیا تھا۔ صارم اسے صبح یونیورسٹی چھوڑتا اور پھر لینے بھی جاتا۔ کھانے کہ بعد دونوں دیر رات تک لان کے پیچھے والے حصے میں بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے۔ ایمان اسے اپنے دن کا حال سناتی اور صارم بڑی توجہ کے ساتھ سنتا جاتا۔

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ اب دونوں کو ہی ایک دوسرے سے بات کرنے کی عادت ہو رہی تھی ۔دونوں ہی ایک دوسرے سے بات کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔

کہتے ہے نہ کسی کی عادت ہو جانا محبت ہو جانے سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

بس ان دونوں کو بھی ایک دوسرے کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔ جس سے وہ بلکل انجان تھے۔ایمان کو اپنے دل کی بات اس سے کہے بغیر اس کو اپنے دن کا حال سنائے بغیر چین نہیں آتا تھا اور صارم کو ایمان کو سنے بغیر۔

www.novelsclubb.com

بھائی کیا کر رہے ہے؟" سیفی صارم کے آفس روم میں داخل ہوا۔ وہ اپنے لیپ "
ٹاپ پر جھکے ہوئے تیزی سے کیبوڈ پر اپنی انگلیاں چلا رہا تھا۔ سیفی کی پکار پر سر اٹھا کر
اسے دیکھا۔ سیفی اب تک اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے تمہیں یہاں اوفس میں دیکھ کر!" وہ مدھم سا مسکرایا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں بھائی اب آنا تو تھا ہی نہ کب تک گھر میں بیٹھا رہتا؟"

اس لیئے سوچا آفس ہی چلتے ہے اب بوس" سامنے پڑے قلم کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے گھومانے لگا۔

اچھا کیا میرے بھائی!" وہ سچ مچ اس کے لیے بہت خوش تھا۔"

www.novelsclubb.com

ویسے بھائی اب آپ کب اظہار کر رہے ہے اپنی محبت کا" سیفی کا لہجہ بلکل عام سا" تھا۔ کیبوڈ پر چلتی انگلیاں کچھ پل کو تھمی۔

کیا مطلب کون سی محبت اور کس سے اظہار؟"لہجہ پور پور حیرانی میں ڈوبہ ہوا تھا،" سبزہ چمکتی آنکھوں میں بھی حیرانی واضح جھلک رہی تھی۔

کیا مطلب آپ سب جان کر بھی لاتعلق کیوں بن رہے ہے۔اگر مجھ سے چھپانا" چاہتے ہے تو مت چھپائے مجھے پتا چل گیا ہے کہ آپ کو محبت ہو گئی ہے۔" لہجے میں اطمینان تھا۔وہ آج صارم کے منہ سے اگلوانا چاہتا تھا۔وہ،وہ سب سامنے لانا چاہتا تھا جیسے صارم سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

واٹ ربش سیفی ! یہ کیا اول فول بولے جا رہے ہوں۔ میں کیوں لا تعلق بنو گا اور "
یہ تم کون سی محبت کی بات کر رہے ہوں "اس کی آواز دھیمی تھی مگر لہجے میں سختی
در آئی تھی۔

بھائی اول فول میں نہیں بول رہا اور آپ بن تو رہے ہے لا تعلق۔ آپ کب تک "
چھپاتے رہے گے۔ کہ آپ کو ایمان سے محبت ہو گئی ہے۔ "اس کی آواز تھوڑی تیز
ہوئی۔

www.novelsclubb.com

واٹ !"صدمے سے چور آواز۔اسے اپنی ہی آواز کہی کھائی سے آتی ہوئی "
!محسوس ہوئی۔یہ کیا بول رہا تھا سیفی

اس نے تو کبھی ایسا نہ سوچا تھا۔اس نے تو کبھی ایسا نہ چاہا تھا۔پھر یہ سیفی کیا بول رہا تھا
!

نہیں سیفی تمھیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بھلا مجھ۔۔مجھے ایمان سے محبت" کیسے ہو سکتی ہے۔ان فیکٹ مجھے کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔تمھیں تو پتا ہے نہ مجھے یہ محبت اور عشق وغیرہ بلکل بھی نہیں پسند میری نظر میں یہ سب چوچلے بازی ہے !"وہ پتا نہیں سیفی کو یقین دلا رہا تھا یا اپنے آپ کو۔

غلط فہمی ؟" وہ استہزاء ہنسا۔"

مطلب ابھی آپ کو خود نہیں پتا چلا ہے کہ آپ کو ایمان سے محبت ہو گئی ہے""" لبوں پر ابھی بھی مسکراہٹ برقرار تھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں ایسا نہیں ہے جیسا۔۔" ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ بیچ میں ہی سیفی اس کی" بات کاٹ کر بولا۔

تو کیسا ہے بھائی ہاں۔بتائے تو کیسا ہے۔وہ سب کیا تھا پھر۔جو آپ بات بات پر" اس کی فکر کرتے ہے اس کے حق میں کھڑے ہوتے ہے اس کے آگے خود دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہے رات دیر رات تک اس سے باتیں کرتے ہے یا میں یو کہوں کہ بات کم اور اسے سنتے زیادہ ہے۔اگر آپ کو محبت نہیں تو یہ سب کیا ہے ہاں بتائے مجھے "اس کی آواز بلند ہوئی۔صارم کا چہرا لٹے کی مانند سفید پڑا۔کافی دیر خاموشی کے بعد صارم کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔

www.novelsclubb.com

نہیں سیفی تم اس سب کا غلط مطلب لے رہے ہوں ایسا۔" وہ اپنی بات مکمل کرتا" کہ پھر سیفی نے اسے بیچ میں روکا۔

نہیں بھائی میں غلط مطلب نہیں لے رہا ہوں میں وہی بتا رہا ہوں جو آپ دیکھنا" نہیں چاہتے۔ آپ کی یہ بات میں مان لیتا اگر میں آپ کو جانتا نہ ہوتا لیکن میں آپ کو جانتا ہوں بھائی۔ آپ کبھی خود سے کسی سے بات نہیں کرتے۔ یہ میں نے بچپن سے دیکھا ہے۔ اور آپ ایمان سے خود بات کرتے ہے بھانے ڈھونڈتے ہے بات کرنے کہ۔

www.novelsclubb.com

آپ کبھی بھی کسی سے بات کرتے ہوئے اتنا ہنستے مسکراتے نہیں تھے آپ خاموش طبیعت کے مالک تھے ہر وقت آپ کے چھرے پر سنجیدہ تاصرات رہتے تھے ۔ لیکن آپ جب بھی اس کے ساتھ ہوتے ہے آپ کہ چہرے پر کبھی بھی میں نے

سنجیدہ تاصرات نہیں دیکھے۔آپ کو جب جب اس کے ساتھ دیکھا آپ تب تب

"مسکرا رہے ہوتے ہے کیا یہ محبت نہیں ہے؟

اس کے چہرے اور سبزہ آنکھوں میں بے یقینی ہی بے

یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

نہ۔ نہیں سیفی تم اب بھی غلط سمجھ رہے ہوں۔ یہ محبت نہیں ہمدردی ہے۔اور یہ" بات میں تمھیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میرے اور اس کے بیچ بس ہمدردی کا رشتہ ہے۔"سیفی نے نفی میں گردن ہلائی۔

بھائی آپ کو کیا ہو گیا ہے یہ ہمدردی نہیں ہے۔اور اگر آپ کی نظر میں یہ" ہمدردی ہے تو یہ ہر اس بندے سے کیوں نہیں ہوتی جو مجبور ہے۔ یہ ہر اس انسان سے کیوں نہیں ہوتی جو باہر روڈ پر بیٹھ کر مانگ رہے ہے۔

www.novelsclubb.com

کیا آپ ہمدردی میں ان کے ساتھ بھی رات دیر تک باتیں کرتے ہے؟ کیا آپ نے ہمدردی میں آکر کسی کو یونیورسٹی میں داخلہ دلوایا ہے؟ کیا آپ ہمدردی میں روز اپنا

آفس چھوڑ کر اسے چھوڑنے اور لینے جاتے ہے؟ کیا آپ ہمدردی میں ان کے لیے اپنے آفس کو چھوڑ کر خریداری کرنے جاتے ہے؟ کیا آپ ان کے لیے ہمدردی میں مسکراتے رہتے ہیں؟ ہاں بتائے "آج اس نے ٹھان لی تھی کہ صارم کی ایٹ سے ایٹ بجا کر رہے گا۔

صارم نے لب بھینچے۔آج سیفی کو کیا ہوا تھا وہ کیا صابت کرنا چاہتا تھا۔

لیکن وہ بھی صارم یزدانی خان تھا کچھ بھی ہو جاتا لیکن سیفی کو کبھی صحیح ثابت ہونے نہیں دینا چاہتا تھا۔

تو تمھیں اس سب سے لگتا ہے کہ مجھے ایمان سے محبت ہے۔" وہ استہزاء ہنسا۔"

تو ٹھیک ہے اگر تمھیں لگتا ہے کہ میں اسے یونیورسٹی چھوڑنے اور لینے جاتا ہوں" رات میں باتیں کرتا ہوں اس کے سامنے ہمیشہ مسکراتا رہتا ہوں۔ تو اب ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے مسٹر سیفی! مجھے اس سے محبت نہیں یہ میں آپ کو ثابت کر کے رہوں گا۔ اب سے میں اس کے معاملات میں نہیں پڑو گا۔ اب میں بلکل پہلے والا صارم بن کر دیکھاؤ گا تمہیں جیسے اپنے کام سے زیادہ کچھ عزیز نہیں" چہرے پر درد کے تاصرات ابھرے۔ جیسے وہ مہارت سے چھپا گیا۔

اوتواب آپ مجھے غلط ثابت کرنے کے لیے اس کو اگنور کریں گے۔"طنزیہ انداز۔'

ٹھیک ہے یہ بھی کر کے دیکھ لے آپ لیکن میں بتادوں یہ سب آپ زیادہ دن" تک نہیں کر پائے گے "انداز چیلنجنگ تھا۔صارم نے لب بھیچ لیے۔

ایک انداز سے ہاتھ میں پکڑے قلم کو رکھتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا البتہ چہرے پر آنے والی جیت کی مسکراہٹ ابھی سے رکس کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

کیا تم کر پاؤ گے ایسا؟ کیا تم اسے اگنور کر پاؤ گے جو گھر میں صرف تم پر بھروسہ" کرتی ہے؟ کیا تم اسے ہرٹ کر پاؤ گے جو تمھیں اپنے دل کی ہر ایک ایک بات بتاتی ہے؟" یہ اس کے دل کی آواز تھی۔اس نے ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں بلند کی۔

اب آگے کیا ہونے والا تھا؟ کون جیتنے والا تھا اور کون منہ کے بل گرنے والا تھا؟

www.novelsclubb.com

____☆☆☆____

وہ اسلام آباد کی سنہری سڑکوں پر جتنی تیزی سے بھاگ سکتا تھا بھاگ رہا تھا۔ شاید وہ سچ سے بھاگ رہا تھا یا خود سے۔ ہاتھ میں پہنی گھڑی صبح کے ساڑھے چھ بجا رہی تھی۔ ٹریک سوٹ میں ملبوس گردن پر سفید تولیہ ڈالے کالے رنگ کے جوگرز سمیت بھاگ رہا تھا۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک جھٹکے سے رکا۔ اور اپنے دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے وہ زور زور سے سانس لینے لگا۔ دوسرے دنوں کے مقابلے میں آج ٹھنڈ تھوڑی زیادہ تھی۔ سانس لیتے ہوئے اس کے منغھ سے دھواں نکلتا اور ہوا میں ہی کہی گم ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

کیا آپ ہمدردی میں اس کے ساتھ بھی دیر رات تک باتیں کرتے ہیں؟ کیا آپ" ہمدردی میں روز اپنا آفس چھوڑ کر اسے چھوڑنے اور لینے جاتے ہیں؟" اس کے کانوں میں سیفی کے سوالات پھر سے گونجنے لگے۔ وہ سوالات جن سے وہ بھاگنا

چاہتا تھا لیکن بھاگ نہیں پا رہا تھا۔ جن سوالات کے جواب اس کے پاس خود نہیں تھے۔

کافی دیر دل و دماغ کی جنگ میں دماغ جیت گیا۔ دماغ میں کچھ ٹھان کر وہ آگے بڑھا۔ اب بس اسے عمل کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

----☆☆☆☆----

صبح کہ گیارہ بج چکے تھے۔وہ اپنے ہینڈ کیری میں سلیقے سے اپنے کپڑے رکھ رہا تھا۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے لیکن اسے جو ٹھیک لگ رہا تھا وہ کر رہا تھا۔

کمرے کی خاموشی کو فون کی آواز نے توڑا۔

ہیلو صارم اسپیکنگ ! "فون کان سے لگائے وہ جلدی جلدی اپنے ہاتھ بھی چلا رہا" تھا۔

www.novelsclubb.com

جی جی "سامنے سے کچھ ایسا بولا گیا کہ اس نے ہامی بھری۔"

جی میں نے ہی بک کروائے ہے جی صارم یزدانی کے نام سے۔اوکے ٹھیک ایک" گھنٹے بعد اوکے۔" بات مکمل کر کے فون کو سائڈ پر رکھا۔

اتنے میں اس کے کمرے میں دستک ہوئی۔بنا دیکھے اس نے باہر کھڑے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی۔اجازت ملتے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

صارم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔چلتے ہاتھ چند پل کے لیے تھمے۔سامنے وہ ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔بامشکل اس سے نظریں ہٹا کر وہ واپس اپنے آپ کو مصروف ظاہر کرنے لگا۔

"تم یہاں؟"

جی آپ کی کافی لائی تھی" دھیما لہجہ۔"

www.novelsclubb.com

اچھا یہاں رکھ دوں میز پر۔"اس نے اپنے بائیں طرف رکھی میز کی طرف اشارہ" کیا۔اس نے فوراً اس کپ کو میز پر رکھ دیا۔

تم یونیورسٹی نہیں گئی" بے اختیار منہ سے پھسلا۔"

نہیں آج تو اتوار ہے نا" اس کے جواب پر صارم کے ہونٹ اوپر کے جانب اٹھے۔"

اب وہ اپنی وارڈروب میں کچھ کھنگال رہا تھا۔

آپ کہی جا رہے ہے؟" بیڈ پر کپڑوں کا بیگ دیکھ کر وہ بولی۔ اس کے سوال پر"

صارم کے ہاتھ رکے۔ وہ کیا جواب دے اسے کہ وہ اس سے بھاگ رہا ہے یا خود

سے۔

www.novelsclubb.com

صارم تمھیں تھوڑا سخت ہونا پڑے گا ورنہ سیفی صحیح ثابت ہو جائے گا" دماغ کی" آواز پر اس نے لبیک کہی۔

ہاں جا رہا ہوں۔ لیکن اس سے تمھیں کیا" لہجے میں سختی تھی۔ ایمان کی طرف" اس کی پیٹ تھی۔ شاید وہ سامنے سے اس سے ایسے بات نہیں کر سکتا تھا اس لیے پیٹ کر کے کھڑا تھا۔ ایمان بوکھلائی۔

www.novelsclubb.com

نہ۔ نہیں میں نے بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔ ویسے آپ کہا جا رہے ہے؟" اس کے" لہجے کو اگنور کرتی ہوئی وہ پھر گویا ہوئی۔

لاہور "ایک لفظی جواب۔"

"کتنے دن کے لیے؟"

"ایک سے دو ہفتوں کے لیے"

www.novelsclubb.com

آپ دو ہفتوں کے لیے جا رہے ہے تو پھر میرا کیا ہو گا۔۔میرا مطلب ہے کہ میں" یونیورسٹی کیسے جاؤ گئی؟"ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ زور سے بولا۔

تو میں کیا کروں!اب تمھاری وجہ سے اپنا بزنس چھوڑ دو۔میں نے تمھارا کوئی" ٹھیکا نہیں لے رکھا ایمان۔گھر میں اور بھی لوگ ہیں تم ان کے ساتھ جا سکتی ہوں۔ میرے پاس تم سے زیادہ بھی اور اہم کام ہے۔میں نے تمھیں دوست بنایا لیکن میں دوستوں کو سر پر بٹھا کر نہیں رکھتا۔"وہ برہم ہوا۔

خدا کے واسطے پلیز تم چلی جاؤ یہاں سے میں ویسے ہی بہت پریشان ہوں۔"التجا" کرنے والے لہجے میں وہ گویا ہوا۔وہ کتنا پریشان تھا یہ اس کے چہرے اور لہجے سے پتا چل رہا تھا۔

ایمان ایک دم سے ڈر کر پیچھے ہوئی۔بے بسی سے آنکھوں میں موٹے موٹے موتی پیدا ہونے لگے۔

صارم نے لب بھینچے۔اس کے آنسوں اسے تکلیف دے رہے تھے۔

سو۔۔سوری آئندہ خیال رکھو گئی۔"کہتے ساتھ اس نے ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر چلی گئی۔

پیچھے وہ اپنی بیڈ پر بیٹھتا ہی چلا گیا۔اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے بالوں کو بے دردی سے نوچنے لگا۔

"میں تمھیں رولانا نہیں چاہتا تھا ایمان۔بس یہ چاہتا تھا کہ تم خود مجھ سے دور ہو جاو"

"وہ زیر لب بڑبڑایا۔

----☆☆☆☆----

اس نے گاڑی کو سنگنل پر روکا۔اتنے میں ڈیش بورڈ پر رکھا اس کا فون بجا۔نام دیکھ کر اس نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو جی بھائی بولیں۔"

سیفی تم کہاہوں اس وقت۔"دوسری طرف سے صارم کی آواز ابھری۔اس نے"
ایک نظر ہاتھ میں پہنے گھڑی کو دیکھا جو شام کے چار بجا رہی تھی۔

بھائی میں باہر ہوں کیوں سب خیریت؟"سنگنل پر ہری رنگ کی روشنی ابھری تو"
اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے تمھیں یہ بتانا تھا کہ میں لاہور پہنچ چکا ہوں"

سیفی کی پیشانی پر بل پڑے۔

لاہور لیکن کیوں؟"وہ ابھی بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔بیک مرر میں دیکھتے ہوئے"
اس نے سیدھے ہاتھ پر گاڑی موڑی۔

میٹنگ کے سلسلے میں بابا کو لاہور آنا تھا تو ان کے بدلے میں آیا ہوں۔"سیفی نے"
سمجھنے والے انداز میں گردن ہلائی۔

"اور واپسی کب تک کے ہے؟"

www.novelsclubb.com

" ایک دو ہفتوں تک انشاءاللہ "

ٹھیک ہے میں سمجھ گیا "گاڑی کے باہر موسم آج کافی اچھا ہو رہا تھا۔"

میں نے تمھیں اس لیے فون کیا ہے کہ کل سے تم ہی ایمان اور پلورشہ کو "
یونیورسٹی پک اینڈ ڈراپ کرو گے. یہ کام کسی اور پر مت ڈالنا میں نے تمھیں دیا ہے
تو تم ہی کرنا" سیفی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

www.novelsclubb.com

اوتو صاری بھائی آپ بھاگ رہے ہے ایمان سے۔اور آپ لاہور جا کر مجھے یہ دیکھنا" چاہتے ہے کہ آپ کو ایمان سے کوئی محبت نہیں" صارم نے لب بھینچے۔

"ہاں یہی سمجھ لو"

لیکن آپ بھول گئے ہے اس سب کے باوجود آپ اسکی فکر کر رہے ہے۔"سیفی" نے گاڑی کو کنارے پر روکا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نہیں کر رہا ہوں"

آپ کر رہے ہے بھائی آپ نے مجھے اس کو چھوڑنے اور لانے کی ذمے داری"

کیوں کہ آپ کو پتا ہے میں آپ کی بات کو ضرور مانو گا اور اسے وقت پر چھوڑ اور لا

سکو گا کیونکہ آپ کو کسی پر اتنا بھروسہ نہیں جتنا مجھ پر ہے۔اگر آپ اس کی فکر نہیں

کر رہے تو یہ کام آپ کسی اور کو دے دیتے۔بلکہ اسی کے بھائی کو دیتے نا۔" صارم

کچھ نہ بولا۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ کو لگتا ہے یہ سب کرنے سے میں یہ سمجھ لونگا کہ آپ کو اس سے محبت" نہیں تو کر لے یہ بھی آزما کر دیکھ لے۔خدا حافظ !"کال کٹ چکی تھی۔

نہیں میں نہیں کرتا ہوں اس سے محبت دیکھنا یہاں دو ہفتے رہ کر میں اسے مکمل" بھول جاؤ گا"اس نے زور سے اپنا مکا دیوار پر مارا۔

www.novelsclubb.com

----☆☆☆☆----

ایمان آپی آپ تیار ہے یونیورسٹی کے لیے؟"ایمان جو جلدی جلدی میز سے "
ناشتے کے برتن اٹھا رہی تھی۔اس کی بات پر روکی۔

آپ لے کر چلے گے؟"اسے لگ رہا تھا کہ جب تک صارم نہیں آئے گا وہ"
یونیورسٹی نہیں جا سکے گی۔اور اسے یہی پریشانی کھائے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی۔صارم بھائی نے بولا تھا جب تک وہ نہیں آجاتے میں ہی آپ کو یونیورسٹی میں "
چھوڑ اور لے کر اوو"ایمان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"جی بس میں آتی ہوں تیار ہو کر"

اوئے جب تک پلورشہ تم بھی تیار ہو جاو۔تم دونوں کو ایک ہی یونیورسٹی میں تو" جانا ہے۔" سیفی ہاتھ میں مسلسل گاڑی کی چابی گھما رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب پلورشہ بھی میرے ساتھ پڑے گئی۔" آنکھوں میں حیرت اور خوشی" کے تاصرات لیے بولی۔پلورشہ نے بھی زور زور سے گردن ہلائی۔

جی۔دراصل بھائی اس کا داخلہ آپ کے ساتھ ہی کروادیتے لیکن ڈاکومینٹس کا" کوئی مسلہ ہورہا تھا تو۔لیکن اب وہ مسلہ ختم اب پلورشہ آپ کے ساتھ ہی پڑے گی۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ دونوں کا ڈیپارٹمنٹ بھی ایک ہی ہے۔اب مل کر مستی کریئے گا۔"سیفی شریر مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔

ارے یہ تو بہت اچھی بات ہے"ایمان واقعی خوش تھی۔"

www.novelsclubb.com

جی اب اپن دونوں مل کر مستی کریں گے ڈن؟" کہتے ساتھ پلورشہ نے ایک ہاتھ "
اس کے سامنے کیا۔ جیسے ایمان نے جلدی سے تھما۔

ڈن" وہ مسکرائی۔"

www.novelsclubb.com

اچھا اب یہ دوستیاں بعد میں کر لینا پہلے جا کر آپ دونوں تیار ہو کر آئے میں گاڑی "
میں انتظار کر رہا ہوں" جواب میں دونوں نے ہاں میں گردن ہلائی اور اپنے اپنے
کمروں میں چلی گئی۔

-----☆☆☆☆☆-----

گاڑی اپنی منزل پر رواد وا تھی جب سیفی کا موبائل بجا۔دیش بورڈ پر پڑا فون اٹھایا تو اسکرین پر صارم کا نام دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگی۔

www.novelsclubb.com

جی بھائی بولیں خیریت "پلورشہ اور ایمان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔"

تم دونوں کو یونیورسٹی لے کر جا رہے ہوں نا؟" دوسری طرف سے اس کی خمار" الوداع آواز گونجی۔

صاری بھائی آپ کی آواز سے تو لگ رہا ہے کہ آپ ابھی ابھی سو کر اٹھے ہے تو" آپ کو ان دونوں کے یونیورسٹی جانے کی اتنی ٹینشن۔ سب ٹھیک تو ہے نا" سیفی باز آنے والوں میں نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

شٹ اپ سیفی۔ جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ" وہ لفظ چبا چبا کر بولا۔ سیفی کی ہنسی چھوٹی۔"

"جی بھائی انھیں ہی ڈروپ کرنے جارہا ہوں"

بھائی میری بھی بات کرائیں نا مجھے بھائی سے پوچھنا ہے کہ وہ مجھے بتا کر کیوں نہیں گئے؟"دوسری جانب سے پلورشہ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ رینگی۔

www.novelsclubb.com

لو میری ماں تم ہی بات کرلو"سیفی نے فون کو اسپیکر پر ڈالا۔"

ہیلو بھائی آپ کیا کر رہے ہے اور مجھے بتا کر بھی نہیں گئے ؟ میں آپ سے ناراض"
ہوں "پلورشہ نے ایسے بچوں جیسا منہ بنایا جیسے وہ سامنے ہوں۔

نہیں میرا چندا تو مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتا۔چندا مجھے جلد بازی میں آنا پڑا"
"ورنہ میں آپ کو ضرور بتا کر آتا۔اور میں کچھ نہیں کر رہا سو کر اٹھا ہوں ابھی

www.novelsclubb.com

ایک ساتھ اس نے سارے سوالوں کے جواب دیے۔

مجھے لگتا ہے آپ کسی کو بتا کر نہیں گئے ہے بھائی۔ صبح میں نے ایمان آپی سے" پوچھا تھا تو ان کو بھی نہیں پتا تھا آپ کے جانے کا" سیفی نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ بیک وقت دونوں کی نظریں ملی۔ ایمان نے فوراً نظریں چرا لی۔ دوسری جانب صارم نے سختی سے اپنے لب بھینچے۔

ایمان تم بات کروں گی بھائی سے" پلوشہ نے موبائل اس کی جانب بڑھایا۔"

www.novelsclubb.com

نہ۔ نہیں مجھے نہیں کرنی آپ کرو" فوراً ہی جواب آیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی" نظریں ونڈو پر مرکوز کر لی۔

سیفی نے بغور اسے دیکھا۔اور اسے ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کے ان کے بیچ کچھ ہوا ہے۔مطلب بھائی اب اس کو ہرٹ کریں گے !دوسری جانب صارم نے ایمان کے انکار پر سختی سے آنکھیں میچی اور اپنے بالوں کو سختی سے مٹھی میں جکڑا۔

"!پلورشہ میں بعد میں بات کروگا مجھے ابھی کچھ کام ہے خدا حافظ"

www.novelsclubb.com

اوکے بائے بھائی "دوسری جانب سے کال کٹ چکی تھی۔"

اس نے پھر سے اپنی نظریں ونڈو سے باہر دوڑتے مناظر پر مرکوز کر لی۔

-----☆☆☆☆-----

"!!بھوں"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جو ابھی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی۔کسی کے ایک دم ڈرانے پر دونوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔سامنے وہ لبوں پر مسکان سجائے ایک کندھے پر بیگ لٹکائے انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔

ارے تم بھی کیا ہمارے پیچھے پیچھے آ رہی تھی کیا؟"خوش گوار حیرت سے سوال" پوچھا تھا۔

ہاں میں تمھارا پیچھا کر رہی تھی "شافیہ اپنے چہرے کو تھوڑا آگے لا کر سنجیدگی" سے بولی تھی اس کے انداز پر ایمان کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

شافیہ کیا پیچھے رہنے والی تھی وہ بھی اس کے ساتھ ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ کون ہے؟"شافیہ نے پلورشہ کی طرف اشارہ کیا جو انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔"

یہ!!یہ میری کزن ہے پلورشہ!میرے تایا کی بیٹی۔اب یہ بھی میرے ساتھ ہی" یونیورسٹی میں پڑھے گی اور خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ بھی اسی ڈیپارٹمنٹ میں ہے جس میں ہم ہے"ایمان نے پلورشہ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے مطلب میری ایک اور دوست آ گئی ہے! ویسے ہائے"
پلورشہ میں شافیہ ابراہیم "شافیہ نے اس کے جانب ہاتھ بڑھایا تھا جیسے پلورشہ نے مسکرا کر تھاما تھا۔

تمھارے بھائی نہیں آئے کیا" ایمان نے ارد گرد دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

بھائی؟" شافیہ نے بھی اپنی نظریں ارد گرد ڈورائی تھی۔"

ارے وہ دیکھو وہ رہے!"شافیہ کی نظر سامنے سے آتے خضر پر پڑی تھی۔وہ اپنی پر وقار شخصیت لیئے ان ہی کی جانب آرہا تھا۔

ہیلو لیڈیز!"اب وہ ان کے سامنے تھا۔ابھی اس کی نظریں پلورشہ پر نہیں پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا لیڈیز؟ہم کہاں سے آپ کو لیڈیز لگتے ہے؟"شافیہ فل لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ ٹکا کر آبرو آچکا کر بولی تھی۔

اُوپس غلطی ہو گئی لیڈیز نہیں بلکہ ہیلو خوبصورت سی حسین سی بچیاں! اب یہ " ٹھیک ہے؟" شافیہ نے بچیاں پر منہ بنایا۔ خضر کی نظر پلورشہ پر پڑی تو کچھ لمحے ٹھہر سی گئی تھی۔

وہ نارنجی رنگ کی گھٹنو تک آتی ٹاپ پہنے ساتھ بلو رنگ کی جینز کے ساتھ نارنجی رنگ کا دوپٹا گلے میں ڈالے۔ اونچی پونی بنائے خضر کو دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پلورشہ نے سامنے کھڑے شخص کی نظریں خود پر محسوس کی تو بے اختیار پہلو بدلا۔

خضر کا سکوت ٹوٹا تھا۔

بھائی یہ ایمان کی کزن پلورشہ اور ہمارے ہی ڈیپارٹمنٹ کی ہے اور پلورشہ یہ مجھ" سے صرف ایک منٹ بڑا بھائی خضر! یہ بھی اپن کے کی ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔" شافیہ پہلے خضر سے پھر پلورشہ سے گویا ہوئی۔

بے اختیار دونوں کی آپس میں نظریں ملی تھی۔ پھر دونوں نے ہی ارد گرد دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلو کلاس میں چلتے ہے کہی لیکچر شروع نا ہو جائے "ایمان کے کہنے پر وہ سب اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھے تھے۔

-----★★★-----

www.novelsclubb.com

آج صارم کو گئے دوسرا دن تھا۔ سیفی ان دونوں کو یونی چھوڑنے کے بعد آفس چلا آیا تھا۔ لیکن کچھ ہی دیر گزرنے کے بعد پلورشہ اور ایمان کی یونیورسٹی سے کال آئی تھی اسے ارجنٹ بلایا گیا تھا۔ شاید پلورشہ کے ڈاکومینٹس میں کچھ مسلہ تھا۔

اپنے کوٹ کے بٹن کو کھولتا وہ کھڑا ہوا اور پارکنگ کی طرف بڑھا تھا۔ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی یونی کی راستے پر ڈالی تھی۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ یونی کے سامنے کھڑا تھا۔

گاڑی سے نکلا اور یونی میں داخل ہوا۔ چلتے چلتے اس نے ہاتھ میں پہنی اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھا تھا جو صبح کے گیارہ بجا رہی تھی۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا اور اس میں مصروف ہو گیا۔ اب وہ بڑے سے گراؤنڈ سے گزر رہا تھا۔ کہ اچانک وہ کسی سے ٹکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

آہہ!! وہ کسی سی بہت زور سے ٹکرائی تھی۔اچانک پیر مڑا اور وہ زمین بوس ہوئی۔ سیفی اتنا نازک نہیں تھا کہ ایک جھٹکے سے گر جاتا اب وہ سامنے گری لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

آر یو او کے؟"اس نے تھوڑا جھک کر کہا تھا۔"

شافیہ جو اپنے پیر کو دیکھنے میں لگی تھی اس کے 'ار یو او کے' پر جل بھن گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا تم اندھے ہو؟ دیکھ کر نہیں چل سکتے! اتنی بڑی یونی میں بس یہی چلنا تھا تمھیں"

"وہ ابھی بھی زمین پر بیٹھی تھی۔البتہ پیر کا درد اور سر میں آتے چکر کہی دور جا سوئے تھے۔سامنے والے کی پیشانی پر ان گنت بل ابھرے تھے۔ سیفی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

ایکسکیوز می! اگر میں اندھا تھا تو آپ تو دیکھ کر چل سکتی تھی نا۔اور میں کیوں سائڈ" میں ہو کر چلو تم چل لیتی نا اور یقین جانو سائڈ میں چلنے سے تم گھس نہیں جاتی "ایک ہاتھ میں گلاسس پکڑے دوسرے کو گھٹنے پر ٹکائے بلیک ڈنر سوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا۔

میں کیوں سائڈ میں ہو کر چلو ہاں؟ کیا یہ تمھارے باپ دادا کی زمین ہے جس پر" صرف تمھارا حکم چلے گا۔ میرے پیر میری مرضی میں کہی بھی چلوں" غصے سے ہر لفظ کو چبا چبا کر بولا گیا تھا۔ وہ سر میں اٹھتے مسلسل درد کی وجہ سے کلاس سے نکل آئی تھی۔ لیکن اب وہ درد کو تو بلکل ہی فراموش کر گئی تھی۔

تو پھر میرے بھی پیر میری مرضی! میں تمھاری مرضی کا غلام نہیں ہوں ملکہ" عالیا!" چہرے پر واضح جھنجھلاہٹ لیے وہ کہہ رہا تھا۔

تو پھر تم ان کو لگام دو ورنہ وہ وقت دور نہیں جب یہ تم سے بغاوت پر اتر آئے گے"

!اور پھر کہے گے سردار میرے پیر میری مرضی" وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجا کر

بولی تھی۔ عجیب ہی لڑکی تھی اور عجیب ہی باتیں کر رہی تھی۔ سیفی نے اپنی مٹھیا یا

بھینچی۔

دیکھوں مجھ سے پنگا مت لو تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہوں میں کون ہوں!" "سیفی"

دانت کچکچا کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم جیسے بد دماغ سے پنگا لینے کا اور رہی بات جانتی نہیں" ہوں تو سچ میں۔ میں تمھیں نہیں جانتی کیونکہ تمھیں صرف بد دماغ لوگ جانتے ہوں گے ہم جیسے دماغ والے نہیں ہنہہ!" واہ کیا انداز تھا۔ سیفی کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے بیٹھی لڑکی کا سر پھاڑ دیں۔

دیکھوں میرا دماغ مت گھماؤ!" کہتے ساتھ ہی وہ کھڑا ہوا۔ اس بار وہ تحمل سے بولا" تھا البتہ لفظوں کو چبا چبا کر ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلی بار کسی دماغ والے سے پالا پڑا ہے نا تمھارا! اس لیے تمھارا دماغ گھوم رہا ہے۔"
نارمل بات ہے ایسا ہوتا رہتا ہے!" شافیہ نے تھوڑی سی گردن اونچی کر کے اسے دیکھا۔ سورج کی روشنی سیفی سے ہوتی اس کی آنکھوں پر پڑی۔ جس نے اسے آنکھیں چندھیانے پر مجبور کر دیا تھا۔

اس کو اب تک بیٹھا دیکھ سیفی کے دماغ میں کچھ جھماکا سا ہوا تھا۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر جیب سے والٹ نکالا تھا اور اس میں سے سو کا نوٹ نکال کر اس کے سامنے کیا۔

یہ لو!" چہرے پر سنجیدگی تھی البتہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔"

یہ۔۔یہ کیوں دے رہے ہوں مجھے ؟"کچھ نا سمجھی سے کہا گیا تھا۔"

وہ تم کب سے زمین پر بیٹھی ہو نا تو میں نے سوچا تمھیں کچھ دے دوں تا کہ تم" کھڑی ہو جاؤ"چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم کتنے بد تمیز ہوں!"وہ غصے سے کہتے ہوئے ایک دم اٹھی تھی مگر شاید پیر میں" موچ آچکی تھی جس کی وجہ سے وہ دوبار بیٹھتی چلی گئی تھی۔

والٹ کو واپس جیب میں رکھ کر اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تھا۔

مجھے تمھاری مدد کی ضرورت نہیں ہے!"اس نے ایک نظر سیفی کو دیکھا پھر اپنے" پیر کو دیکھنے لگی۔ہاتھ ابھی بھی مسلسل ہوا میں ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

دیکھوں میں نے کیا نا مجھے تمھاری مدد کی ضرورت نہیں ہے اپنا ہاتھ دور کرو۔"""
اس بار وہ تھوڑا اونچا بولی تھی۔جب کے اسے پتا تھا پیر میں درد اتنا تھا کہ وہ بغیر سہارے کہ کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔لیکن یہ انا بیچ میں آ رہی تھی

دیکھوں بعد میں لڑ لینا ابھی تمھارا پیر مڑا ہے اور تم بغیر کسی سہارے کہ کھڑی" نہیں ہو سکتی ہوں۔اور ابھی آس پاس تو مجھے کوئی دیکھ بھی نہیں رہا ہے جو تمھاری مدد کریں!" سیفی نے ارد گرد نظریں دوڑائی تھی۔شافیہ نے بھی بے اختیار ادھر اُدھر دیکھا تھا۔آس پاس لوگ نا ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

مجھے تمھاری مدد لینے کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن صرف اس لیے لے رہی ہوں" کیونکہ تم بہت اصرار کر رہے ہوں۔" کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ سیفی کے ہاتھ پر رکھا تھا۔سیفی نے طنزیہ گردن ہلائی تھی جیسے کہہ رہا ہوں ابھی مزہ چکھاتا ہوں۔

وہ جو ابھی پوری کھڑی بھی نہیں ہوئی تھی سیفی نے اپنے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی کی اور وہ واپس زمین بوس ہوئی۔درد کی ایک لہر پیر میں اٹھی تھی۔

آہہہہ! یہ کیا کیا تم نے بد تمیز انسان "وہ غصے اور درد کی ملی جھلی کیفیت سے چیخی" تھی۔

www.novelsclubb.com

اوسوری! وہ کیا ہے نا اس بد دماغ اور بد تمیز کو پتا نہیں تھا کہ تمھیں پورا اٹھانا ہے"
۔اب میرے پاس اتنا دماغ تھوڑی ہے۔ تمھارے بقول میں تو بد دماغ ہوں نا!"
چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے وہ معصومیت سے گویا ہوا تھا۔

اوکے بائے بائے دماغ والی عورت۔" کہتے ساتھ ہی اس نے آگے کے جانب"
قدم بڑھائے تھے اور ہاتھ میں پکڑے گلاسس کو آنکھوں پر لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

عورت اس نے مجھے عورت کہا کیا؟" شافیہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی۔"

اے تم نے عورت کس کو بولا؟ اگر میں عورت تو۔۔تو تم آدمی۔۔ہاں آدمی" وہ"
اتنی زور سے چلائی تھی کہ اس کی آواز پورے گراؤنڈ میں گونجی تھی۔

سیفی ایک پل کے لیے مڑا تھا اور بچوں کی طرح زبان چڑھا کر آگے بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

------★★★-----

کیا ہوا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ پتا ہے ہم کب سے تمھارا کلاس میں انتظار کر رہے تھے۔" ایمان اس کے کندھے پر ایک ہاتھ ٹکا کر بولی تھی۔ جو غصے میں دیکھ رہی تھی۔

فری پیریڈ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بھی کینٹین چلی آئی تھی شافیہ کو ڈھونڈنے۔

"کچھ نہیں بس کسی بد دماغ والے بندے سے پالا پڑا گیا تھا"

ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے اس نے غصے سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس بد تمیز بد دماغ کا سر پھاڑ دیں۔ وہ کتنی مشکل سے اٹھ کر یہاں تک آئی تھی وہ بس وہی جانتی تھی۔

کیا مطلب کون بد دماغ والا بندہ اور یہ تم اپنا پیر کیوں پکڑ کر بیٹھی ہو؟" پلورشہ " نا سمجھی سے گویا ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے بول تو رہی ہوں کسی بد دماغ والے سے ٹکرا گئی تھی۔ خود کا دماغ تو خراب " تھا میرا اور خراب کر کے چلا گیا ہے " جھنجھلاہٹ اس کے چہرے پر عیاں تھی۔ "اور یہ میرا پیر مڑ گیا ہے کافی درد ہے۔ ابھی خضر کو فون کیا ہے وہ آتا ہی ہو گا۔

مگر تھا کون اور تم نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں!" ایمان بھی نا سمجھی سے بولی تھی۔"

پتا نہیں کون تھا لیکن جو بھی تھا انتہائی بد تمیز اور بد دماغ تھا۔اپنے آپ کو ڈیر" ہوشیار سمجھ رہا تھا۔بس ایک بار بس ایک بار مل جائے وہ بد دماغ پھر بتاؤ گی اسے کہ دماغ والے سے پنگا لینے کا کیا انجام ہوتا ہے" وہ ہر لفظ چبا چبا کر کہہ رہی تھی۔

اتنے میں وہاں خضر بھی آ گیا اور وہ دونوں چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

پتا نہیں کون تھا وہ بد دماغ؟" پلورشہ نے ایمان کو دیکھا تھا جس نے نا سمجھی سے" کندھے آچکائے تھے۔اب پلورشہ کو کون بتاتا کہ وہ بد دماغ اس کا خود کا بھائی ہے۔

" پتا نہیں۔ چلو کلاس میں چلتے ہے ابھی ایک لیکچر باقی ہے"

www.novelsclubb.com

کہہ کر وہ دونوں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی تھی۔

-----★★★-----

گھر میں گہری خاموشی چھائی تھی سب کھانے سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

کچن کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے لیے چائے بنائی اور لان کی پیچھے والے حصے کی طرف بڑھی جہاں وہ اور صارم ساتھ مل کر بیٹھتے تھے۔

لان میں قدم رکھتے ہی سردی نے اسے کپکپانے پر مجبور کر دیا تھا۔

اسلام آباد میں آج کل سردی کا زور کچھ زیادہ تھا۔

اپنے گرد لپیٹی شال کو اس نے اور اچھی طرح اپنے ارد گرد پھیلایا۔

ہاتھ میں پکڑے کپ اور موبائل کو سامنے پڑی میز پر رکھتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

اپنی نظریں چاند پر مرکوز کرلی۔ چودھویں کا چاند اپنے پورے آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا تھا۔

کچھ لمحے بعد اس نے میز پر رکھا چائے کا کپ اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔

چائے پینے کے بعد کپ کے ارد گرد اپنی مخروطی انگلی پھیرنا شروع کر دی۔

چاند سے بھٹکتی ہوئی اس کی نظریں موبائل پر آ ٹکی۔

یہ موبائل صارم نے اسے یونیورسٹی کے دوسرے دن دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ لو" اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا فون ایمان کے جانب بڑھایا۔ وہ جو باہر کے "
مناظر دیکھنے میں گم تھی۔ اس کی آواز پر اسے گردن موڑ کر دیکھا۔

یہ کس لیے؟"وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔"

یہ تمھارے لیے ہے اب تمھیں مسلہ نہیں ہو گا جب بھی تمھیں کوئی پرو بلم ہو یا" کوئی بات کرنی ہو تو مجھے فون کر دینا اس میں میرا نمبر سیو ہے "گاڑی کو سیدھے ہاتھ کی طرف موڑتے ہوئے اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہ بہت مہنگا ہے۔یہ میرے کسی کام کا نہیں "ایک کوشش کی گئی نہ لینے کی۔"

یہ تمھارے بہت کام کا ہے پکڑو۔اور کوئی بھی پریشانی ہو مجھے فون کر دیا" کہہ کر "
اس نے بات ختم کر دی۔

ایمان نے بھی کچھ کہے بغیر لے لیا۔

ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے پاس سے گزرا وہ جیسے ہوش میں آئے۔

www.novelsclubb.com

پتا نہیں کیا وہ بھی ابھی چاند کو دیکھ رہے ہوں گے ؟" وہ خود سے بڑبڑائی۔یہ سوال "
اس کے دل میں اچانک ابھرا۔پھر خود ہی نفی کے وہ کیوں دیکھے گے چاند کو بھلا۔۔

------☆☆☆------

چاند کی چمکتی روشنی اس کے چہرے کو اور چمکا رہی تھی۔ وہ اپنی نظریں چاند پر مرکوز کیے کسی کی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ آج چاند کچھ اپنا اپنا سا لگ رہا تھا۔ شاید وہ بھی چاند کو ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا سچ میں وہ چاند کو دیکھ رہی ہوں گی؟ وہ بڑبڑایا۔ ٹیرس پر رکھی ٹیبل پر رکھے" کپ میں سے ابھی بھی بھاپ نکل رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھا اس کی پشت سے سر ٹکائے چاند کو تک رہا تھا۔

کیا اسے میری یاد آ رہی ہوں گی" سوچ کر وہ خود ہی طنزیہ انداز میں ہنسا۔"

www.novelsclubb.com

کیا پیچھے کوئی قصر چھوڑ کر آیا ہوں جو وہ مجھے یاد کریں گی!" اس نے ایک لمبی" سانس خارج کی اور میز پر رکھا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا۔ ان سب کے باوجود وہ دونوں کافی پینا اور چاند دیکھنا نہ بھولے تھے۔ جو وہ دونوں ایک ساتھ کرتے تھے۔

آج بھی کچھ فرق نہ تھا وہ آج بھی رات میں کافی پی رہے تھے ساتھ چاند کو بھی تک رہے تھے آج بھی چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا فرق تھا تو بس یہ کہ آج وہ ایک دوسرے سے نہیں خود سے باتیں کر رہے تھے۔

---------☆☆☆☆☆-------

www.novelsclubb.com

چمکتے چاند کی روشنی اس کے چہرے پر پڑھ رہی تھی اور وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی بینچ پر بیٹھی تھی۔زمین میں دھستے پیر یہ بتا رہے تھے کہ وہ ریت پر پیر رکھی بیٹھی

ہے۔آس پاس سے اٹھتی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو اسے سکون بخش رہی تھی

۔

کچھ پل گزرنے کے بعد کوئی دور سے اس کی طرف بھاگا بھاگا آرہا تھا۔وہ جو کوئی بھی تھا اب اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ محسوس ہونے کے باوجود کے کوئی اس کے سامنے کھڑا ہے اس نے سر اٹھا کر نہیں دیکھا۔اپنی نظروں کو ہاتھوں کی ہتھیلی پر جمائے وہ گم سم بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں ہوں اور میں نے تمھیں کہا کہا نہیں ڈھونڈا۔ مجھ سے دور کیوں چلی گئی" تھی؟"نوجوان بڑے حق سے سامنے بیٹھی لڑکی سے سوال کر رہا تھا۔

کیوں ڈھونڈ رہے تھے مجھے ؟خود ہی تو مجھے اپنے آپ سے دور کیا تھا" وہ لڑکی "
نظریں ہنوز ہتھیلی پر جمائے سپاٹ لہجے میں بولی۔نوجوان کے ماتھے پر بل پڑے۔

میں نے تمھیں خود سے دور کسی وجہ سے کیا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ "
تم مجھ سے منہ موڑ لوں" حلق کی گلٹی ہلکے سے نمایہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا وجہ تھی جس کی وجہ سے آپ نے مجھے خود سے دور کیا میں یہ نہیں پوچھوں" گی لیکن اب آپ مجھے خود سے دور کر چکے ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ اس دنیا میں صرف آپ ہی ہے جو میرے اپنے ہے لیکن اب آپ بھی میرے کچھ نہیں ہے۔ میں اس دنیا میں اکیلی ہی ہوں بلکل تنہا!" وہ لڑکی دکھ سے بولی۔

نوجوان نے کرب سے آنکھیں میچی۔ اس کی چھوٹی سی غلطی اس کو اس سے دور لے گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسا کچھ نہیں ہے میں اب بھی تمھارا اپنا ہی ہوں۔ تم اس دنیا میں تنہا نہیں ہوں"" کرب سے کیا گیا۔

کچھ بھی ہو لیکن اب آپ مجھے اپنے سے دور کر چکے ہے۔اور آپ کو خود بھی" اندازہ نہیں ہے کہ آپ نے کتنی بڑھی غلطی کی ہے۔" کہہ کر لڑکی کھڑی ہوئی اور اس کے پاس سے گزرتی ہوئی رات کی تاریخی میں کہی گم ہو گئی۔

وہ ایک جھٹکے سے بینچ پر بیٹھا اور سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ نیند سے بے دار ہو رہا تھا۔اب کے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا۔ پہلا خیال ہی اس لڑکی کا آیا تھا جو خواب میں اس کو اس کی غلطی کا بتا رہی تھی۔

میں نے کس کو خود سے دور کیا ہے اور کیا غلطی کر دیں ہے میں نے؟"صارم"

بڑبڑایا تھا۔

اس کو اب یہ خواب اپنے سر پر سوار ہوتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو تھما۔ایک تو پہلے ہی اتنی ٹینشن تھی اوپر سے یہ خواب نے اسے پاگل کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج اسلام آباد میں کچھ دنوں سے زیادہ سردی تھی۔ ہوا میں کھنکی بھرتی جا رہی تھی ۔اسلام آباد کے دفینس کے علاقے میں بنے خانس مینشن میں سب موجود کھانے میں مصروف تھے۔ ہلکی بھلکی گفتگو بھی جا رہی تھی۔ وہ ٹیبل سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی سر جھکائے انگلیوں کو آپس میں مڑوڑ رہی تھی۔

سیفی کے منہ میں جاتا چمچ ایک پل کے لیے ٹھہرا۔ نظریں سامنے کھڑی ایمان پر تھی۔ دل میں ایک دم خیال آیا کے اگر بھائی ابھی یہاں ہوتے تو ایمان کو اب تک ٹیبل پر کھانے کے لیے بیٹھا چکے ہوتے۔

www.novelsclubb.com

ایمان تم بھی آؤ نہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ" سیفی کی آواز پر ایمان نے سیفی" کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آس پاس نظر دوڑائیں تو سب ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

نہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے "فقط چند لفظ ادا کر کے وہ کچن کی طرف بڑھی۔"

بڑا بھائی کم تھا جواب چھوٹا بھائی بھی شروع ہو گیا ہے "زائیدہ بیگم نخوت سے پاس" بیٹھی سانیہ کے کان میں بولی۔

پتا نہیں دونوں بھائیوں کو اس میں کیا دیکھ رہا ہے کہ اس کی فکر میں ہی لگ گئے " ہے "سانیہ بھی نفرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔ آنکھوں اور لہجے سے ایمان کے لیے صاف نفرت دیکھائی دے رہی تھی۔

جب وہ کچن سے باہر آئی تو اب سب کے دوران گفتگو صارم کی چل رہی تھی۔

بھائی میں نے سنا ہے صارم جس پروجیکٹ کے لیے گیا ہے وہ کسی اور کو مل گیا ہے" ۔"مقبول صاحب چمچ کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے گویا ہوئے۔ سیفی نے چونک کر سر اٹھایا۔

کیا پاپا بھائی پروجیکٹ ہار گئے ؟" لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ صارم اور وہ" بھی ہار گیا۔اس کو تو ہارنا پسند ہی نہیں تھا۔ایسی کیا وجہ تھی کہ وہ پروجیکٹ ہار گیا۔

ہاں لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ آپ ٹینشن نہ لیں یہ پروجیکٹ لے کر ہی اسلام آباد آؤ" گا۔وہ خود آواز سے خاصہ پریشان لگ رہا تھا۔" یزدانی صاحب صارم کے بولے گئے لفظ دھرا رہے تھے۔'صارم پریشان ہے'پر سیفی ٹھٹکا پیشانی پر بل پڑے اور کچھ ہی پل بعد ماتھے پر جو بل تھے وہ غائب ہوئے اور چہرے پر اب ایسے تاصرات تھے کہ جیسے اسے بات سمجھ آگئی ہو۔

ایمان ہاں ایمان کی وجہ سے وہ پریشان ہیں اور میری بولی گئی بات کی وجہ سے """
سیفی بڑبڑایا۔ہاں اسے بات سمجھ آگئی تھی کہ وہ ایمان کی وجہ سے پریشان ہے۔

بھائی آپ کچھ بھی کر لے لیکن اس بات کو نہیں جھٹلا سکتے کہ آپ کو محبت ہو گئی"
ہے "وہ پھر دل ہی دل میں بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

_____☆☆☆☆_____

لاہور میں اترنے والی یہ صبح اس کے لیے زیادہ خوشگوار نہ تھی۔پروجیکٹ کینسل ہونے کی وجہ سے وہ خاصہ پریشان تھا۔ہوتا بھی کیوں نا زندگی میں پہلی بار اسے لگ رہا تھا کہ وہ ہار گیا ہے۔اسے کبھی ہارنا نہیں پسند تھا۔چاہے وہ زندگی کا کوئی سا بھی حصہ ہو اور کوئی بھی وجہ کیوں نا ہو۔

وہ اپنے ہر پروجیکٹ پر جی جان لگا دیتا تھا جیتنے کے لیے!اور اب وہ ہار گیا تھا۔ پروجیکٹ ہار گیا تھا اور وہ بھی اس آدمی سے جو اسے ہرانے کے لیے اسی کلائنٹ سے ڈیل کرتا تھا جس سے وہ کرتا تھا۔

ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے پاس سے گزرا تو وہ سوچوں سے باہر نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

ریسٹورنٹ میں اس وقت خاصی چہل قدمی تھی۔وہ ونڈو کے پاس لگی ٹیبل پر بیٹھے ۔دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنائے کہنیوں کو میز پر ٹکائے رف سے حلیے میں ملبوس کسی کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ یہاں اس لیے آیا تھا کہ ایمان سے دور رہے گا تو سکون میں رہے گا اور جو سیفی کو غلط فہمی ہے وہ بھی دور ہو جائے گی۔

لیکن ایمان سے دور رہ کر اسے ایک پل بھی سکون میسر نہیں ہوا تھا۔ ہر وقت سیفی کی باتیں اور ایمان سے آخری ملاقات اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ وہ تو اس لیے ایمان کو سنا کر آیا تھا تاکہ وہ خود اس سے دور ہو جائے اور وہ سکون سے رہ سکے لیکن اس سب کے بعد تو اسے سکون کا ایک پل بھی میسر نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

بس یہی وجہ تھی کہ وہ پروجیکٹ ہار گیا تھا اور ہیری جیت گیا تھا۔

ہائے برو!" وہ جو کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا جانی پہچانی آواز پر گردن گھمائی۔اپنے سامنے مزمل کو دیکھ کر وہ فوراً کھڑا ہوا اور اس سے گلے ملا تھا۔گلے مل کر اب وہ اپنی اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔

مزمل صارم کا بچپن کا دوست تھا۔دونوں کی ملاقات اسکول کے زمانے میں ہوئی تھی۔مزمل لاہور سے پڑھنے جرمنی گیا تھا۔جب ان کی ملاقات ہوئی۔

یہ میں کیا سن رہا ہوں صارم تم اور پروجیکٹ ہار گئے اور وہ بھی ہیری سے" مزمل نے دائیں بائیں گردن ہلائی تھی "(impossible) امپوسیبل

یار یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" صارم نے اپنی پیشانی کو پریشانی سے مسلا۔

چلو کوئی بات نہیں ہے یار ایسا ہو جاتا ہے اور فکر کی بات نہیں ہے اپن دونوں مل" کر کچھ کریں گے اور واپس لے لیں گے اس سے یہ پروجیکٹ! ابھی فائنل نہیں ہوا ہے ویسے بھی۔" صارم کے چہرے پر پریشانی دیکھی تو وہ بولا۔ وہ اپنے بچپن کے دوست کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے بچپن کا ساتھی تھا اس کا جگری یار۔

ہاں انشاءاللہ! ویسے بھی میں پروجیکٹ لیے بغیر واپس اسلام آباد نہیں جاؤ گا!"" اٹل لہجے میں کہا گیا۔

مزمل نے بے اختیار غور سے اسے دیکھا تھا۔

کیا ہوا سب خیریت تو ہے نا اور یہ تم نے کیا حلیہ بنا رکھا ہے اپنا۔ کیا راتوں کو سو" نہیں رہے ہوں؟" گردن کو تھوڑی نیچے کی طرف کرتے ہوئے آبرو آچکا کر پوچھا گیا۔اس کے آنکھوں کے گرد ہلکے ہلکے ہلقے اسے کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے۔ صارم نے تھوڑا چونک کر مزمل کو دیکھا۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے" صارم نے نظریں چرائی۔ حلق کی گلٹی دھیرے" سے نمایا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اب زیادہ ہو رہا ہے صارم تم اپنے بچپن کے دوست سے اپنی پریشانی شیئر نہیں" کروں گے؟ بتاؤ کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہو ایسی کون سی بات ہے جو تمھیں سونے نہیں دیں رہی ہیں۔" صارم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کیا وہ بتادے کہ وہ کیوں بے

چین ہے؟ہاں اسے بتادینا چاہیے وہ اس کا بچپن کا دوست تھا۔ہر دکھ سکھ کا ساتھی۔
ایک ٹھنڈی سانس ہوا میں خارش کی اور تھوڑا آگے ہو کر جھکا۔

دیکھوں مجھے نہیں پتا یہ سب میرے ساتھ کیوں ہو رہا ہے اور نا مجھے جاننا ہے۔""
تہمت باندھی گئی۔اب تو مزمل کو یقین ہو گیا تھا کہ کوئی نا کوئی بات تو ضرور ہے
ورنہ صارم سامنے والے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بغیر کوئی تہمت باندھے
بات کرتا تھا۔ایسے کہ سامنے والا کنفیوز ہو جاتا تھا۔

یار میری ایک کزن ہے !اس کے ساتھ بہت غلط ہو رہا ہے۔اور تمھیں تو پتا ہے نا"
میں غلط کا ساتھ نہیں دیتا۔بس جب بھی کوئی اس کے ساتھ کچھ غلط کرتا ہے تو میں

اسے بچالیتا ہوں تو اس سب وجہ سے سیفی کو لگتا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے اور میں یہ سب محبت میں کر رہا ہوں۔اور میرے نزدیک یہ صرف ایک ہمدردی کا رشتہ ہے اور کچھ نہیں۔اس لیے میں یہاں لاہور آیا ہوں تاکہ سیفی کو جو غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائے اور میرے اندر سے ہمدردی کا جذبہ۔"ساری بات بتا کر اب وہ جواب کا منتظر تھا۔مزمل نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

کیا وہ لڑکی تمھیں پسند کرتی ہے؟"جواب دینے کے بجائے سوال کیا گیا۔"

www.novelsclubb.com

پتا نہیں! لیکن جتنا میں اسے جانتا ہوں بڑے مضبوط ایصاب کی مالک ہے یہ چند" دن میں محبت وغیرہ میں نہیں پر سکتی!"

اور تم؟" وہ جو اپنی ہی دھن میں بتا رہا تھا۔ایک پل کے لیے اس کے چلتے ہاتھ " تھمے۔

میں۔۔میں نہیں میرے دل میں بھی اس کے لیے کوئی ایسا جزبہ نہیں ہے" پھر " نظریں چرائی گئی۔

تو پھر اتنے بے سکون کیوں ہو اس سے دور ہو کر! جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ تم " اس سے اس لیے دور ہوئے ہو کہ تمھارے دل میں یہ جو ہمدردی کا جذبہ ہے وہ دور ہو جائے اور تم یہاں سکون سے رہ سکوں۔" نظریں ہنوز اس کے چہرے پر تھی ۔اتنے میں ویٹر آ کر ان سے اوڈر پوچھنے لگا تو دونوں چپ ہوئے۔ویٹر اب جا چکا تھا۔

تمھاری بات بالکل صحیح ہے اور یہی مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے" میرے ساتھ "وہ چہرے سے خاصہ ڈسٹرب دیکھ رہا تھا۔

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے یہ بتاؤ اب" پروجیکٹ کیسے لینا ہے واپس ہیری سے "مزمل کو وہ خاصہ پریشان لگ رہا تھا وہ اسے حقیقت بتا کر اور پریشان نہیں کر سکتا تھا اس لیے بات کو بدل دیا۔ لیکن اسے سمجھ آ گیا تھا کہ یہ کون سا جذبہ ہے!

www.novelsclubb.com

دور گلاس وال سے سورج اب ڈوبنے کے لیے تیار تھا !

-----☆☆☆☆------

آج وہ پلورشہ اور سیفی کے ساتھ شوپنگ پر آئی تھی۔اس کا دل تو بالکل نہ تھا آنے کا لیکن پلورشہ اور سیفی کے اصرار پر چلی آئی۔اب سیفی صاحب تو پلورشہ کے شوپنگ کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گئے تھے کہ میڈم آج بہت دیر لگائیں گی۔اس لیے وہ ان دونوں کو شوپنگ مال میں چھوڑ کر خود کسی کام سے چلا گیا تھا۔اب ایمان پلورشہ کے پیچھے پیچھے اوکتائی ہوئی پھر رہی تھی۔اسے بالکل ان سب کا شوق نہیں تھا۔اور پلورشہ صاحبہ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ آج ہی پورا شوپنگ مال کا چکر لگالیں گی۔

ارے ایمان تم لوگ!" اپنے پیچھے سے آتی آواز پر دونوں نے بیک وقت گردن" موڑی تو سامنے شافیہ اور خضر کو کھڑا پایا۔

واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز یار!!" شافیہ ان دونوں تک آئی اور ایمان سے گلے ملی" ۔

تم لوگ بھی شوپنگ پر آئے ہو؟" وہ جو کب سے بور ہو رہی تھی شافیہ کو دیکھ کر" بوریت ایک دم دور ہو گئی حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے بولی۔

ہاں یار مجھے کچھ ضروری چیزیں لینے تھیں تو بھائی کو پکڑا اور آ گئی۔ لیکن اب" شوپنگ کرنے میں زیادہ مزہ آئے گا۔" شافیہ پلورشہ سے گلے ملی۔ خضر کی نظر

پلورشہ پر پڑی تو ٹھہر سی گئی۔ جامنی رنگ کی کمیز کے ساتھ ہم رنگ ٹراؤزر پہنے کالے سلکی بالوں کی پونی بنائی ساتھ جامنی ہی دوپٹے کو کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ خضر نے دل سے اقرار کیا تھا کہ وہ جامنی رنگ اس پر بہت جچ رہا تھا یا یوں کہنا زیادہ بہتر تھا کہ بنا ہی اس کے لیے تھا۔

پلورشہ نے بھی اسے دیکھا۔ دونوں کی بیک وقت نظریں ملی پھر دونوں نے ہی نظروں کا تبادلہ کیا۔ فون پر ہوتی بیپ پر وہ ان لوگوں کو شاپنگ کا کہہ کر باہر چلا گیا۔ اب وہ تینوں شاپنگ کے دوران گفتگو بھی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل گزرنے کے بعد شافیہ کی نظر جیسے ہی آئس کریم پر پڑی تو وہ ان دونوں کو دو منٹ کا کہہ کر تھوڑی دور دوسرے فلور پر بنے چھوٹے سے آئس کریم کی شاپ تک آئی۔ اس وقت مال میں رش عام دنوں کے مقابلے میں تھوڑا زیادہ تھا۔

اپنی من پسند آئس کریم لے کر وہ جیسے ہی مڑی اس کی بہت تیز کسی سے ٹکر ہوئی اور آئس کریم زمین بوس ہوئی۔ سد شکر تھا کہ سامنے کھڑے وجود کے کپڑے بچ گئے تھے۔

یہ کیا کیا تم نے میرے ساری آئس۔۔"اپنی من پسند آئس کریم کو زمین پر" گرے دیکھ کر وہ دکھ کے ساتھ بولی۔ نظریں آئس کریم سے ہوتی ہوئی سامنے کھڑے شخص سے ٹکرائی تو چلتے ہوئے لب رکے۔

www.novelsclubb.com

سامنے وہی بد تمیز، بد دماغ اور بد تہزیب کھڑا تھا۔اس نے لبوں کو سختی سے بھیچا۔

یہ کیا کیا تم نے بد تمیز انسان؟"غصے سے کہا گیا۔"

میں نے کیا کیا تمھارے پاس خود کے پاس دماغ نہیں ہے کیا؟"سامنے اسے دیکھ" کر تو سیفی کا ہلک تک کڑوا ہو گیا تھا۔ایک تو میڈم جب ملتی ہے اپنی آنکھوں کو گھر ہی رکھ کر آتی ہے۔

اور اگر یہی سوال میں کروں کہ تمھارے پاس دماغ نہیں ہے کیا؟اوو سوری" تمھارے پاس کیسے دماغ ہو سکتا ہے تم تو بد دماغ ہو نا؟"خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دیا گیا۔چہرے پر زبردستی کے افسوس کے تاثرات لائے گئے۔

بات سنو تم سے زیادہ دماغ ہے میرے پاس مس دماغ سے خالی"انگلی اٹھا کر" جتانے والے انداز میں کہا گیا۔

آہہہہ خوش فہمی تو دیکھوں جناب کی ! ! کہتے ہے نابلی کو خواب میں چھیچھڑے وہی" مثال تم پر اترتی ہے "ایک ہاتھ کو نچانچا کر مزاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

چلو خوش فہمی ہی صحیح ہے لیکن تمھاری طرف اوور اسمارٹ تو نہیں ہوں نا۔" تمھارے پاس دماغ تو ہے بی بی لیکن اس میں آدھے سے زیادہ بھوسہ ہے "واہ کیا انداز تھا شافیہ جل بھن کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

دیکھوں میرے منہ نہ لگو ورنہ میں چھوڑو گی نہیں تمھیں ! "ڈرانے کی کوشش" کی گئی۔ آس پاس سے گزرتے لوگ اب انھیں مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمھارے منہ لگنے کا اور اگر غلطی سے لگ بھی گیا نہ تو یہ" جو تمھارے دانتوں میں بدبو ہے نہ دس دس دن برش نا کرنے کی اس سے میں نے مر ہی جانا ہے!" سیفی ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں گویا ہوا۔ چہرے پر ایک الگ ہی مسکان تھی جو سامنے کھڑی شافیہ کو جلانے کے لیے کافی تھی۔

چلو اب میں چلتا ہوں مس دماغ سے خالی! بعد میں ملاقات ہو گی جب تک آپ" اس آئس کریم کا سوگ منائے" زمین پر گری آئس کریم پر نظر ڈالی جو اب بلکل پانی جیسی ہو گئی تھی۔ ایک بھرپور مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا ہوا وہ آگے بڑھا

۔

شافیہ نے گردن موڑ کر اس بد دماغ کو دیکھا جو شان بے نیازی سے چلتا ہوا اب اس سے کافی دور چلا گیا تھا۔ایک نظر زمین پر گری آئس کریم پر ڈال کر پیر پٹکی ہوئی وہ مال سے نکل گئی۔اس سب کے بعد کیا اس کا شاپنگ کا موڈ ہوتا؟ نہیں نا! مال میں لوگوں کا رش بڑھتا جا رہا تھا۔اور شام کے سائے ڈھلتے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

-------☆☆☆☆--------

کیا لفظوں سے خود کو تول دوں میں "

! اپنی کہانی اوروں پر کھول دوں میں

میں ایسی تو نہیں جیسے پڑھ سکے کوئی۔

! پھر بھی کیا اپنی ذات کے پنوں کو پھاڑ دوں میں

کوئی خوش نہیں ہوتا مجھے خوش دیکھ کر

! تو کیا لوگوں کے خاطر جینا چھوڑ دوں میں

میری آنکھوں میں اذیت کے کئی رنگ ہیں

"! تو کیا اس ڈر سے آنکھیں کھولنا چھوڑ دوں میں

www.novelsclubb.com

دو ہفتے کیسے گزرے پر لگا کر پتا ہی نہیں چلا۔

آج اس کی آسلام آباد روانگی تھی۔ جس پروجیکٹ کی وجہ سے وہ یہاں آیا تھا وہ اسے بھی حاصل کر چکا تھا۔

بس ایک چیز تھی جو اسے ان پورے دو ہفتے میسر نہیں ہوئی تھی اور وہ تھا سکون!! جس وجہ سے وہ یہاں آیا تھا۔ اور یہاں آکر اسے سکون کیوں نہیں ملا اس کا جواب صارم کے پاس بھی نا تھا۔ ایک الگ سی بے چینی سے ہونے لگی تھی اسے جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے کوئی بری خبر اس کے انتظار میں ہے لیکن کیا؟ اس کیا کا جواب تو وہی جا کر ملنا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ان دو ہفتوں میں یہ بات اسے نے اڑتی اڑتی سنی کہ اس کے بڑے بھائی یعنی سمیر کا رشتا پھوپھو کی بیٹی کے لیے گیا ہے جس میں اس کے بھائی کی محبت بھی شامل تھی۔ وہ خوش تھی اسے خوش ہونا چاہیے تھا اس کا بھائی پھوپھو کی بیٹی

لائبہ کو پسند کرتا تھا اور اسے وہ آسانی سے مل بھی جائے گی بس یہی بات اسے پر سکون کر رہی تھی۔

لیکن سکون تو اس کا تب غائب ہوا جب اسنے اڑتی اڑتی خبر سنی کے پھوپھو نے رشتا ماننے کے لیے ایک شرط رکھی ہے اور وہ شرط یہ تھی کہ وہ اپنے بیٹے سعد کے لیے ایمان کا ہاتھ مانگ رہی ہے اور اگر ایمان کا ہاتھ ان کے بیٹے کے ہاتھ میں نا دیا گیا تو وہ اپنی بیٹی کا بھی رشتا نہیں کریں گی۔

اسے نہیں پتا پھوپھو نے اس کا ہاتھ کیوں اور کیسے مانگ لیا۔ وہ تو انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ یا شاید وہ اپنے بیٹے کی فطرت سے واقف تھی کہ وہ کس طرح ہر ایک پر اپنی گندی نظر رکھتا ہے۔

خیر اسے دل میں کہی نہ کہی یہ لگ رہا تھا کہ اس کا باپ ایک دفعہ تو اس سے اس کی مرضی پوچھے گا لیکن سکون تو اس کا تب غائب ہوا جب اس نے سنا کہ اس کے بابا نے اس کا رشتہ اس چھچھورے اور بد تمیز سے پکا کر دیا ہے اور وجہ؟ مطلب انہیں

اپنے بیٹے کی خوشی عزیز تھی اس کی نہیں؟ خیر ذوالقرنین صاحب نے آج تک اس کو اپنی بیٹی نہیں مانا تھا تو اس کی خوشی کی خاک پرواہ تھی انھیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کی خوشیوں کے لیے اسے بالی کا بکرا بنا دیا تھا اور اس سے ایک بار بھی نہیں پوچھا۔ اس کے لبوں پر ایک طنز مسکراہٹ ابھری!

اسے اس وقت شدید سے صارم کی یاد آئی تھی نا جانے کیوں؟

کسی خوشبو کے احساس سے وہ خیالوں سے باہر نکلی سامنے چولے پر دیکھا تو چائے کا کھوا ابل ابل کر پاگل ہو گیا تھا۔ اس نے جلدی سے پاس پڑی دودھ کی دیگچی سے چائے میں دودھ ڈالا اور تھوڑی دیر تک پکا کر اسے کپ میں انڈیلنے لگی۔ چائے کا گرم گرم بھاپ اڑاتا کپ ہاتھوں میں پکڑا اور کچن سے باہر نکل آئی۔

ابھی وہ کچن سے نکلی ہی تھی کہ اس کا کسی سے بہت زور کا ٹکراؤ ہوا اور چائے کے کپ میں سے چائے جھلک کر اس کے ہاتھ پر گری اور چائے کا کپ زمین بوس ہو کر

کرچی کرچی ہو گیا ایک سی کی آواز اس کے منہ سی نکلی! سامنے دیکھا تو اس کی سوتیلی ماں کھڑی تھی۔

اندھی ہو دیکھ کر نہیں چل سکتی! سارا سوٹ خراب کر دیا میرا۔"سامنے کھڑی" اس کی سوتیلی ماں سوٹ پر لگے اندیکھے داغ کو صاف کرنے لگی۔

ماں میں دیکھ کر ہی چل رہی تھی"لفظ مضبوطی سے ادا ہوئے۔زائیدہ بیگم کی" آنکھیں ماتھے پر چڑی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو اب تم مجھ سے زبان چلاؤ گی ویسے جب سے تمھاری بات طے ہوئی ہے میں دیکھ رہی ہوں تمھاری آنکھیں ماتھے پر نہیں چڑھ گئی ہے؟" ناک کو سکیڑ کر کہا گیا ۔لہجے میں سخت نفرت گھلی ہوئی تھی۔

"میری آنکھیں کیوں ماتھے پر چڑھے گی ماں؟" نا سمجھی سے بولتے ہوئے اس نے ماں کو دیکھا۔جو اسے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔

"او!! میں تو بھول گئی تمھاری آنکھیں ماتھے پر کیوں چڑھے گی تمھیں تو بلکہ بہت افسوس ہو رہا ہو گا نا کہ صارم جیسا امیر بندہ تمھارے ہاتھ سے نکل گیا۔ چچ چچ" انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا۔

لیکن تم میری ایک بات کان کھول کر سن لو صارم تمھارا کبھی نہیں ہو سکتا وہ"
صرف میری بیٹی کا ہے۔اس لیے تم اس سے جتنا دور رہ سکتی ہو دور رہو زیادہ اس
سے ہمدردی سمیٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔"پہلی بار اس کے ماتھے پر بل پڑے
تھے۔اس کی ماں سیدھے سیدھے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ صارم کو پھسانے کی
کوشش کر رہی ہے۔پتا نہیں کیوں اسے ان کی یہ بات ناگوار گزری تھی۔

میں کیوں ان سے ہمدردی سمیٹنے لگی اور مجھے افسوس ہونے لگا بھلا مجھے ان سے کیا"
لینا دینا لیکن آپ بھی اس خوش فہمی میں مت رہیے گا کہ صارم آپ کی بیٹی سے
شادی کریں گے ارے وہ تو سارہ کو دیکھتے تک

نہیں ہے۔اس لیے ماں جتنی جلدی ہو سکے سارہ کو اس کے قدم روکنے سے منع
"کر دیں کیونکہ اس کے ہاتھ کچھ نہیں آنے والا۔

زندگی میں پہلی بار ہاں شاید زندگی میں پہلی بار ہی اس نے اپنی سوتیلی ماں کو کچھ تلخ بولا تھا۔اور اسے افسوس نہیں تھا اس نے کچھ غلط بھی نہیں بولا تھا۔اس نے صارم کو کبھی سارہ کی طرف بڑھتے دیکھا تھا !

مقابل کے چہرے پر شدید غصے کی لہر دوڑی۔

تم تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے زبان چلانے کی ابھی بتاتی ہو مجھ سے زبان" چلانے کا انجام "زائیدہ بیگم نے دانت کچکچا کر کہا تھا اور اس سے پہلے ایمان کچھ سمجھتی زائیدہ بیگم کا ہاتھ اس کے گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا۔انھوں نے تھپڑ اتنی شدید سے مارا تھا کہ وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی اور دیوار کا کونا اسکے ماتھے پر لگا اور وہ زمین بوس ہو گئی ہوش سے بے گانہ۔خون اب تیزی سے رس رہا تھا۔

دروازے کے بیچوں بیچ کھڑی صارم کی امی کی چیخ خون دیکھ کر پورے ہال میں گونجی۔ہاتھ میں پکڑی بریانی کی ٹرے بھی زمین بوس ہو گئی۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ زائیدہ بھی سکتے میں جا چکی تھی۔سب سے پہلے صارم کی ماں کو ہوش آیا اور وہ دوڑ کر ایمان کی طرف بھاگی۔

ایمان ایمان! آنکھیں کھولوں کیا ہوا ہے تمھیں۔یہ کیا کیا تم نے زائیدہ ایک بچی" کو بناوجہ کے تھپڑ مار دیا! تم تو ماں ہو ایسا کیسے کر سکتی ہو تم اپنی بچی کے ساتھ۔" پہلے ایمان کی طرف دیکھتے ہوئے اور پھر زائیدہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

میں میں نے کچھ نہیں کیا یہ خود گری ہے "زائیدہ بیگم بھی کچھ پل کے لیے گڑ بڑا" گئی تھی۔

راشید راشید گاڑی نکالوں۔" جیسے تیسے وہ بے ہوش ایمان کو گاڑی تک لائی اور "
ڈرائیور کو اسپتال چلنے کا بولا۔

اب وہ مسلسل سیفی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ مسلسل بیل جا رہی تھی لیکن وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔ پھر انھوں نے یزدانی صاحب کو کیا لیکن بے سود وہ بھی نہیں اٹھا رہے تھے۔ پھر کچھ سوچ کر انھوں نے صارم کو ملایا۔

www.novelsclubb.com

_____☆☆☆☆_____

اس کو اسلام آباد آئے کچھ ہی وقت گزرا تھا گھر جانے کے بجائے وہ سیدھا آفس ہی آگیا تھا کیونکہ آج آفس میں ایک اہم میٹنگ تھی جہاں اس کا ہونا لازمی تھا۔ میٹنگ ہال میں اندھیرا تھا صرف ایک اسپورٹ لائٹ اس پر فکس تھی اور وہ ہال میں موجود لوگوں کو اپنے نئے پروجیکٹ کے بارے میں بڑے پروفیشنل انداز میں بیان کر رہا تھا۔

ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل اچانک روشن ہوا۔ موبائل سائیلنٹ پر تھا تو اس لیے اس کا زیادہ دیہان نہیں گیا۔ اس نے ایک نظر دیکھا اور پھر پروجیکٹ ڈسکس کرنے لگا موبائل بج بج کر بند ہو گیا تھا۔ کچھ دیر بعد موبائل کی اسکرین پھر روشن ہوئی۔ اب کے اس نے پوری توجہ سے موبائل کی طرف دیکھا 'موم کالنگ' لکھا تھا۔ اس نے ایک نظر پورے میٹنگ ہال میں گھمائی اور ایکسکیوز کرتا فون کان سے لگا کر سائڈ پر آگیا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو جی موم بولیں "ابھی آ گے وہ کچھ بولتا کے دوسری طرف سے کچھ ایسا بولا گیا"
کہ ایک پل کے لیے اس کا دل اسے بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

اچھا آپ اسے اسپتال لے کر چلے میں آ رہا ہوں فوراً" جلدی جلدی میں کہہ کر"
اس نے موبائل کو پینٹ کی جیب میں رکھا اور ہال کی ٹیبل تک آیا۔

سوری گائزدی میٹنگ اس اوور" کہہ کر جلدی سے وہ میٹنگ ہال سے باہر کی"
جانب بڑھا۔

پیچھے سب اپنی اپنی چیزیں اٹھا کر باہر کی طرف بڑھے۔

www.novelsclubb.com

یزدانی صاحب اور سیفی نے ایک دوسرے کے جانب دیکھا۔آنکھوں ہی آنکھوں میں یزدانی صاحب نے پوچھا'کیا ہوا'تو سیفی نے کندھے آچکا دیے۔جیسے کہہ رہا ہوں'مجھے کیا پتا'۔

----☆☆☆----

وہ جتنی تیز ڈرائیونگ کر کے یہاں پہنچا تھا یہ بس وہی جانتا تھا اس کی سماعتوں سے بار بار ابھی کچھ دیر قبل کہے ساجدہ بیگم کے لفظ گھوم رہے تھے۔

ایمان بے ہوش ہو گئی ہے اس کے سر سے بہت خون بہہ رہا ہے۔" یہ چند لفظ "
اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔اس کے پاس اپنی ماں سے پوچھنے کے لیے

بہت سے سوالات تھے کہ ایمان کو کیا ہوا ہے؟ وہ بے ہوش کیسے ہو گئی ہے؟ خون کیسے نکل رہا ہے؟ کیا ہوا ہے؟ لیکن جیسے یہ بات سن کر اس کے بولنے کی قوت ہی چلی گئی تھی سارے لفظ دم توڑ گئے تھے۔

وہ بس جلد سے جلد اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اسپتال میں داخل ہوتے ہوئے وہ فوراً ریسیپشن کی طرف بڑھا۔ وہاں سے معلوم کر کے وہ دائیں جانب کی طرف تیز تیز قدموں سے چلتا رہا۔ اسے کچھ فاصلے پر اپنی ماں کھڑی نظر آئی اس کے قدموں میں اور تیزی آئی۔ ساجدہ بیگم بھی اسے دور سے دیکھ چکی تھی۔ کچھ پل بعد وہ اب ان کے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماں کیا ہوا ہے ایمان کو اور یہ سب ہوا کیسے؟" آواز میں بے چینی تھی! اس کے " سوال پر ساجدہ بیگم نے ایک گہری سانس لی۔

بیٹا میں تو نیچے بریانی دینے گئی تھی لیکن پھر "اس کے آگے انھوں نے وہ سب بتایا" جو انھوں نے دیکھا تھا کہ کیسے زائیدہ نے اسے تھپڑ مارا اور کیسے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور اس کا سر دیوار کی نوک سے لگا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

سب سنے کے بعد صارم نے اپنے جبڑے سختی سے بھینچے۔غصے کے مارے اس کے ہاتھوں کی رگیں تک ابھرنے لگی۔وہ غصے کی انتہا پر تھا! وہ برداشت کی انتہا پر تھا! ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی جائے اور زائیدہ چچی کو اچھا خاصہ سنا کر آئے

۔

لیکن ایک منٹ اسے اتنا غصہ کیوں آرہا تھا وہ اس کے لیے اتنا پریشان کیوں ہو رہا تھا ؟کیا یہ سب محبت تھی یا وہ اسے بھی ہمدردی کا جذبہ کہے گا؟اس نے سر جھٹکا جیسے اپنے خیال کو جھٹک رہا تھا کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے!اس پل اسے اپنے آس پاس قہقہے کی آوازیں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔شاید وہ اس کے اندر سے آرہی

تھی ہاں شاید دل اس کی باتوں پر ہنس رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو کب تک جھٹلاؤ گے میاں کے تمھیں اس سے محبت نہیں ہے !

اس نے جلدی سے سر کو جھٹکا اور ساجدہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا تا کہ یہ آوازیں نا آئے۔

سامنے والے روم سے ڈاکٹر نکلا تھا اور اب ان کی طرف ہی قدم بڑھا کر آ رہا تھا۔

کچھ پل بعد اب وہ ان کے سامنے تھا۔

www.novelsclubb.com

دیکھیں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے پیشنٹ کے سر پر کچھ نوکیلا سا لگا تھا جس کی" وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی اور خون نکلنا بھی شروع ہو گیا ہے۔ لیکن اب فکر کی کوئی بات نہیں ہے میں نے انھیں سکون کا انجیکشن لگا ہے پیشنٹ کو ایک دو گھنٹے

میں ہوش آجائے گا تو آپ لوگ انھیں گھر لے جا سکتے ہے "ڈاکٹر ساری صورتحال بتا کر اب خاموش کھڑا تھا۔ صارم نے لمبی سانس ہوا میں خارش کی جیسے اس کی جان میں جان آئی تھی۔

شکریہ ڈاکٹر!" ڈاکٹر نے سر ہلا کر شکریہ وصول کیا اور آگے کی جانب بڑھ گیا۔" اس نے مڑ کر ڈاکٹر کو دیکھا تو اسے سامنے سے سیفی آتا ہوا دیکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

موم کیا ہوا ہے ایمان کو وہ اب ٹھیک تو ہے نا؟ میں نے آپ کو اتنی کال کی لیکن" آپ نے اٹھائی نہیں پھر میں نے گھر فون کیا تو پتا چلا ایمان اسپتال میں ہے اور بھائی آپ مجھے بتا کر نہیں آ سکتے تھے" سیفی پہلے ساجدہ اور پھر صارم سے بولا۔

بیٹا میرا فون گاڑی میں ہی رہ گیا ہے اور ایمان کی فکر مت کرو اب وہ ٹھیک ہے""
ہلکی سی مسکان کے ساتھ ساجدہ بیگم نے اسے ساری تفصیل بتائی۔اور صارم نے
کچھ کہنا مناسب نا سمجھا تھا فقط بس وہ سیفی کو گھورے جا رہا تھا۔

موم آپ تھک گئی ہو گی سیفی تم ماما کو گھر لے جاؤ میں ایمان کو لے کر آتا ہوں""
صارم نے فقط اتنا کہہ کر جیب میں سے موبائل نکالا اور اس میں مصروف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

بھائی میرے خیال سے آپ کو گھر جانا چاہیے آپ تھکے ہوئے ہیں میں ایمان کو"
لے کر آجاؤ گا" سیفی اب صارم کے تاصرات جانچ رہا تھا۔

نہیں میں نہیں تھکا ہوا تم جاؤ میں آ جاؤ گا ایمان کو لے کر تمھیں فکر کرنے کی" ضرورت نہیں!" ماتھے پر بل ڈال کر وہ بڑے تحمل سے بولا تھا۔ سیفی نے ایک نظر صارم کو دیکھا اور پھر ساجدہ بیگم کو۔

موم آپ گاڑی میں جا کر بیٹھے میں آتا ہوں" ساجدہ بیگم سر ہلاتی ہوئی اسپتال کے" داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ سیفی نے ایک نظر جاتی ہوئی ماں کو دیکھا۔ وہ صارم کی جانب موڑا جو اسے ایسے دیکھ رہا تھا یہاں کھڑے ہونے کا مطلب؟

بھائی میں مما کو چھوڑ کر واپس آجاؤ گا ایمان کو لینے کیونکہ مجھے نہیں لگتا ایمان آپ" کے ساتھ آنا چاہے گی؟" صارم نے آئی بروآچکا کر اسے دیکھا۔ماتھے پر بل گہرے ہوئے اور چہرے پر نا سمجھی کے تاصرات ابھرے۔

وہ کیوں میرے ساتھ آنا نہیں چاہئے گی مسٹر سیفی ذرا یہ بھی بتادیں آپ" دونوں" ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔جواب میں سیفی نے لاپرواہی سے کندھے آچکا دیے۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں لگتا وہ آپ کے ساتھ آنا چاہے گی اس لیے کہہ رہا ہوں آپ چلے جائے" میں اسے لے کر آجاؤ گا" اسپتال کے اس حصے میں لوگوں کا رش کافی کم تھا۔

یہ آپ کی غلط فہمی ہے مسٹر سیفی کے وہ میرے ساتھ نہیں آئے گی "پر سکون" لہجے میں کہا گیا۔

دیکھتے ہے بہت جلد آپ کی یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی جب تک میں ماما کو" چھوڑ کر آتا ہوں وہ میرا انتظار کر رہی ہوں گی "لاپرواہ سے انداز میں کہتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھا۔ پیچھے صارم یہ سوچتا رہا کہ وہ اس کے ساتھ کیوں نہیں جائے گی۔ شاید سیفی کو ہی غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ سر جھٹک کر ایمان کے روم کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کا دروازہ ہلکی سی چڑچڑاہٹ کے ساتھ کھولا تھا۔ وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا ۔ایک سکون سا اترا تھا اسے دیکھ کر! پیاس سی بجھی تھی اس کے اندر شاید آنکھوں کی پیاس! دل جو دو ہفتوں سے بے چین تھا اب بے چینی کی جگہ سکون نے لے لی تھی! ۔وہ سکون جسے پا کر انسان پوری زندگی پر سکون زندگی گزارتا ہے

اس کے ماتھے پر سفید رنگ کی پٹی بندھی تھی۔اور گال پر تھپڑ کا نشان تھا۔جہاں اسے دیکھ کر دل میں سکون سا اترا تھا وہی اس کے زخم دیکھ کر دل بے چین ہوا تھا! دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔

اب وہ کچھ دور رکھے صوفے پر بیٹھ کر اسے بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا۔جیسے اس کے علاؤہ اس کے پاس کوئی اہم کام نا ہوں۔اب انتظار تھا تو بس اس کے ہوش میں آنے کا۔

www.novelsclubb.com

دل میں عجیب عجیب سے خیالات آرہے تھے۔

کیا وہ اسے دیکھ کر خوش ہو گی؟

یا وہ اس سے منہ پھیر لے گی؟ یہ خیال آتے ہی اس نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ اس نے اپنے اس خیال کو جھٹکا۔ وہ ضرور خوش ہو گی اسے یہاں دیکھ کر! وہ شاید اپنے دل کو سمجھا رہا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے ہوش آیا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ نیند سے بے دار ہو رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔ ایک انجان سا کمرہ دیکھ کر اس نے اپنے دماغ پر زور دیا کہ وہ یہاں کیسے آئی؟ دماغ پر زور دینے سے ایک دم دماغ میں ٹیس سی اٹھی تھی۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھانا چاہا تاکہ سر کو تھام سکے لیکن ہاتھ میں لگی ڈرپ دیکھ کر رک گئی۔ اسے ایک دم سب یاد آنے لگا زائیدہ بیگم سے بات چیت ان کا تھپڑ پھر اس کا سر کسی چیز سے بہت زور سے ٹکرانا اور اس کے بعد اس کچھ یاد نہیں تھا۔ سر میں ایک اور ٹیس اٹھی تھی جسے وہ برداشت نہیں کر پائی اور منہ سے سی کی آواز نکلی۔

صارم جس کی کچھ پل پہلے ہی تھکن سے آنکھ لگی تھی اس کے کرہانے سے وہ اٹھ بیٹھا۔ سامنے دیکھا تو اسے ہوش آ چکا تھا۔ وہ ایک پل بھی ضائع کئے بغیر اس تک پہنچا۔

ایمان تم ٹھیک ہو؟" اب وہ بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا۔ جانی" پہچانی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو اس روخ موڑ کر دیکھا۔ آنکھوں میں حیرانی کے تاصرات ابھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

آپ؟" وہ بس اتنا کہہ سکی تھی لفظ جیسے دم توڑ گئے تھے۔ اس کی سماعتوں سے" زائیدہ بیگم کی آواز ٹکرائی تھی۔ اسے ایک جھٹکے میں سب کچھ یاد آیا تھا۔ اس نے

سختی سے اپنا روخ دوسری جانب موڑا۔ جیسے ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہو۔ صارم جو اس انتظار میں کھڑا تھا کہ وہ یہ کہے گی کہ 'میں ٹھیک ہوں آپ کب آئے' لیکن یہ کیا وہ تو اس سے بات بھی کرنا نہیں چاہتی تھی۔ اس نے اسے دیکھ کر سختی سے اپنا روخ ہی پھیر لیا تھا۔

ایمان کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا" اس نے اپنے خدشے کو جھٹک کر ایک بار پھر" کوشش کرنی چاہی پر بے سدہ۔ وہ ایسے ہی منہ موڑ کر لیٹی رہی۔

! کیا اسے اس دن کی کہی اس کی بات بری لگی تھی؟' دل میں خیال آیا تھا'

لگنی بھی چاہیے تھی میں نے کتنا غصے میں بولا تھا اسے۔' خود سے کہا تھا اس نے۔'

اب وہ معافی مانگنے کے لیے لفظ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمرے میں جیسے ہر چیز خاموش ہو گئی تھی۔ کچھ پل کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔

"ایمان میں بہت شرمندہ ہوں مجھے تمھیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا لیکن میرا یقین کرو وہ سب میں نے غصے میں انجانے میں بولا تھا۔ میں تم سے معزرت چاہتا ہوں ۔پلیز مجھے معاف کر دو!" سر جھکائے اس نے وہ سب کہہ دیا تھا جو حقیقت تھی۔ اب اسے یقین تھا وہ اسے معاف کر دے گی وہ بہت نرم دل ہے۔

www.novelsclubb.com

"گہری خاموشی کے بعد" آپ پلیز سیفی کو بلا دیں مجھے گھر جانا ہے ان کے ساتھ" اس نے کہا تو فقط بس یہ۔ صارم نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس نے اپنی بات کے جواب میں یہ توقع تو نہیں کی تھی۔ وہ ابھی بھی روخ موڑے لیٹی تھی اور صارم اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

لیکن۔۔"وہ آگے کچھ بولتا کہ سیفی کمرے میں داخل ہوا۔ایمان کی اس پر نظر" پڑی تو اٹھ کر بیٹھنے لگی۔ سر میں پھر ٹیس سی اٹھی تھی۔صارم اور سیفی دونوں ایک ساتھ اس تک لپکے تھے۔ لیکن یہ کیا اس نے صارم کو ہاتھ اٹھا کر روک جانے کا کہا تھا۔صارم کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔ سیفی آگے بڑھا تھا۔اب وہ سہارا دیں کر اسے کھڑے ہونے میں مدد کر رہا تھا۔کچھ پل بعد اب وہ اسپتال کہ اس کمرے میں اکیلا کھڑا رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا اس نے اس سے روخ پھیر لیا تھا؟ کیا اب وہ کبھی اس کی طرف دیکھیں گی بھی نہیں؟ ہاں وہ کیوں دیکھیں گی جو کچھ وہ کہہ کر گیا تھا اس کے بعد تو وہ اس سے بات کرنا کیا دیکھنا بھی پسند نہیں کر رہی تھی۔اور شاید وہ یہی تو چاہتا تھا کہ ایمان خود اس سے دور ہو جائے۔خود اس سے بات نا کریں اب یہ سب ہو رہا تھا تو اس کا دل کر چی

کر چی کیوں ہو رہا تھا بھلا؟اس نے قرب سے آنکھیں میچی تھی اور سر جھٹکتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا۔ایک امید کے ساتھ!

اسے لگ رہا تھا یہ اس کی غلط فہمی ہے ایمان اس سے دور نہیں جا سکتی تھی۔وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔اب وہ پارکنگ ایریا آ چکا تھا۔ سامنے دیکھا تو ایمان اور سیفی گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔اس کے قدموں میں تیزی آئی۔کچھ پل بعد وہ ان تک پہنچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

سیفی!"اس کی پکار پر دونوں نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔"

میں ایمان کو گھر لے جاؤ گا تم آفس چلے جاؤ ویسے بھی میں گھر ہی جا رہا ہوں تھک" گیا ہوں بہت تو میں ایمان کو لے کر گھر چلا جاتا ہوں اور تم آفس چلے جاؤ۔ بابا کو شاید تمھاری ضرورت ہو" ہلک کی گلٹی دھیرے سے نمایا ہو کر غائب ہوئی تھی۔

جواب میں سیفی نے لاپرواہ سے کندھے آچکائے اور ایمان کو دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو مجھے کوئی پرو بلم نہیں ہے۔ صارم نے سکون بھری سانس خارج کی۔ اب اس کا رخ ایمان کی جانب تھا۔

ابھی وہ ایمان کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتا کہ ایمان بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں سیفی بھائی آپ مجھے گھر چھوڑ دیں اور مجھے آپ سے کچھ کام بھی کرنی ہے تو" آپ ہی مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں آپ کو اپنا کام بھی بتا دونگی" وہ گردن موڑے سیفی کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔ آواز میں ہلکی سی لرزش تھی۔ جیسے سیفی نے باخوبی نوٹ

کیا تھا۔قدم قدم چلتے ہوئے وہ سیفی کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔پیچھے صارم کو حیران وپریشاں چھوڑ کر۔

اچھا بھائی اب میں چلتا ہوں رات کو ہی ملاقات ہو گی" کہہ کی سیفی بھی گاڑی کی" جانب بڑھا۔گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو زن سے بھگا لے گیا تھا۔پیچھے صارم حیرانی میں غرق تھا۔کیا وہ اس کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر گئی تھی۔اسے ابھی بھی اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ تو بلا جھجک اس کے ساتھ کہی بھی چلی جاتی تھی بلا جھجک ہر بات شیئر کرتی تھی تو پھر اب وہ کیوں اس سے کترا رہی تھی۔

تم یہی تو چاہتے تھے کہ وہ تم سے دور چلی جائے اب وہ ایسا کر رہی ہے تو تمھیں برا" کیوں لگ رہا ہے صارم یزدانی خان!" اسے اپنے اندر سے دل کی آواز سنائی دیں

! اس نے قرب سے آنکھیں میچی۔ہاں وہ جانے انجانے میں یہی تو چاہتا تھا

دل میں ایک دم درد سا اٹھنے لگا تھا۔

وہ بھاری قدم اٹھاتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا۔

اب اس کا رخ گھر کی جانب تھا۔وہ گھر جہاں ایمان رہتی تھی۔جو جانے انجانے میں اس سے دور ہو گئی تھی !

www.novelsclubb.com

------★★★------

ٹیرس سے آتی سورج کی کرنوں نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اس نے مندی مندی آنکھوں سے ارد گرد دیکھا۔ ٹیرس سے آتی سورج کی کرنوں سے کمرہ روشن ہو گیا تھا۔اسے یاد آیا وہ کل ٹیرس کا دروازہ بند کرنا بھول گیا تھا۔ اس نے ایک نظر گھڑی میں وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اب اس کا رخ وارڈروب کی جانب تھا۔وارڈروب سے کپڑے نکالے اور واش روم میں گھس گیا۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ باہر نکلا تھا۔آج اسے اٹھنے میں دیر ہو گئی تھی۔رات کو دیر سے آنکھ لگنے کی وجہ سے صبح دیر سے کھلی تھی۔کچھ پل بعد اس نے اپنی تیاری پر آخری نگاہ ڈالی اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔اب اس کا رخ ڈائینگ روم کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ ڈائینگ روم میں داخل ہوا۔سب نے اسے ایک نظر دیکھا تھا۔سب کو سلام کرتا وہ اپنی کرسی دھکیل کر بیٹھ گیا۔ایک نظر ارد گرد دوڑائیں تو اسے ایمان کچن میں جاتی ہوئی دیکھائی دی تھی۔اس نے گہری سانس لی تھی۔وہ کبھی نہیں

سمجھ سکتی تھی اسے جتنا بھی سمجھا دو لیکن وہ سب کے ساتھ بیٹھ کر کھاتی ہی نہیں تھی۔پتا نہیں کس بات کا ڈر تھا اسے۔

صارم مبارک ہو جس پروجیکٹ کے لیے تم گئے تھے آخر کار اسے وہ تمھیں ہی" مل گیا"مقبول چچا بولے تھے۔ساتھ ساتھ ذولقرنین صاحب نے بھی سر ہلایا تھا۔

شکریہ چچا۔"ہلکی سی مسکان کے ساتھ کہہ کر وہ ناشتے کی طرف متوجہ ہوا۔"

www.novelsclubb.com

کچھ پل بعد سب آہستہ آہستہ اٹھ کر جانے لگے تھے۔

ایمان اب کچن سے نکلی تھی اور ڈائینگ ٹیبل پر رکھی خالی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ صارم نے ایک نظر دیکھا۔ جو اسے بلکل فراموش کیے اب ناشتہ کر رہی تھی۔ سر پر سفید پٹی بھی بندھی ہوئی تھی۔

پلورشہ اگر تم نے ناشتہ کر لیا ہے تو چلے مجھے آفس کی دیر ہو رہی ہے "ایک نظر" پلورشہ کو دیکھ کر پھر ایمان کو دیکھا تھا۔ جیسے وہ ایمان سے بھی کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جی بھائی میں فارغ ہو چکی ہوں بس چلتے ہے میں اپنا ذرہ بیگ لے آؤ "اس کے" مطابق شاید ایمان اپنی چوٹ کی وجہ سے یونیورسٹی نا جائے اس لیے پلورشہ نے اس سے نہیں پوچھا تھا۔

"پلورشہ اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہو تو چل سکتی ہو دراصل میں خضر اور شافیہ کے ساتھ جاؤ گی شافیہ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ مجھے پک کر لے گی۔وہ بس آتے ہی ہوں گے "ایمان دھیمی آواز میں پلورشہ کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔صارم کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔ہلک کی گلٹی دھیرے سے نمایا ہو کر غائب ہوئی تھی۔

"لیکن ایمان تم کیسے ؟میرا مطلب ہے تمھیں تو چوٹ لگی ہے ناخدانا خواستہ کہی چکر وغیرہ آگیا تو!"پلورشہ نے فکر مندی سے کہا تھا۔ایمان اس کی فکر پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

نہیں میں اب ٹھیک ہوں۔ تم بتاؤ پھر چل رہی ہو نا میرے ساتھ؟"اس نے ایک" نظر بھی صارم کو نہیں دیکھا تھا۔اسے پتا تھا اگر ایک نظر بھی اس نے صارم کو دیکھا تو ہمت ہار جائے گی۔اسے یہ بھی پتا تھا کہ صارم یہ بات سن کر بے یقین ہوا ہے۔

نہیں پھر میں تمھارے ساتھ ہی چلو گی۔بھائی آپ چلے جائے آپ کو دیر ہو رہی" ہے نا میں ایمان کے ساتھ چلی جاؤ گی "پلورشہ نے پہلے ایمان اور پھر صارم سے کہا تھا۔

کیا وہ اس سے اتنی دور چلی گئی تھی کہ اس کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔وہ اس کے ساتھ نہیں کسی غیر کے ساتھ جانے میں مطمئن تھی؟خیر بات کرنا کیا وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔کیا اسے میری بات اتنی بری لگی ہے؟

میں آفس ہی جارہا ہوں تم دونوں کو چھوڑتا ہوا چلا جاؤ گا پتا نہیں تم دونوں کی" دوست کب تک آئے۔اور ویسے بھی ایمان تمھیں آج نہیں جانا چاہیے تمھیں آج ریسٹ کرنا چاہیے تھا۔"اس نے اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لیے ایک اور کوشش کی تھی۔اب کی بار ایمان نے اسے دیکھا تھا۔

بہت شکریہ آپ کا صارم جی لیکن آپ کو میری اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ہے۔میں اپنا اچھا برا خود دیکھ لو نگی۔اور ویسے بھی میری دوست بس آتی ہی ہو گی ہم اس کے ساتھ چلے جائے گے "مضبوط لہجے میں بولتی ہوئی اسے وہ پہلے والی ایمان کہی سے نہیں لگی تھی۔

ایک دم اتنا بدلاؤ؟

اس سے پہلے وہ کچھ جواب دیتا ایمان کا فون بج اٹھا۔

چلو پلور شہ خضر کا فون ہے وہ آ گئے ہے شاید۔ تم اپنا بیگ لے کر باہر آ جاؤ" کہہ کر" وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔ اور صارم کی سوئی ایک بار پھر خضر نامی بلا پر اٹک گئی تھی۔ کیا وہ خضر کے ساتھ جائے گی؟ یہ تو وہی خضر ہے جو اسے مجھ سے زیادہ ہی ہینڈسم لگا تھا۔ وہ اپنے آپ سے بڑبڑایا تھا۔ بنا سوچے سمجھ اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

www.novelsclubb.com

پورش تک آیا تو پلور شہ اور ایمان باہر ہی نکل رہی تھی۔ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا تھا۔

مین گیٹ کو پار کیا تو سامنے کا منظر صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

ایک خوبرو اور ہینڈسم نوجوان سامنے کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک اور لڑکی بھی کھڑی تھی۔جواب ایمان اور پلورشہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ لیکن صارم تو بس ہینڈسم لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔جس کی نظریں اسی جگہ تھی جہاں ایمان کھڑی تھی۔وہ مرد تھا سمجھ سکتا تھا کہ سامنے کھڑا لڑکا کس انداز سے دیکھ رہا ہے۔

وہ چھچھورا تو کہی سے نہیں لگ رہا تھا۔ہاں انداز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ پسند کرتا ہے ۔یہ سوچ آتے ہی غصے کے مارے اس کی گردن کی رگیں اُبھری تھی۔جبڑے کو سختی سے بھینچے وہ غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اگر صارم اس وقت غور سے دیکھتا تو اسے پتا چلتا کہ

خضر ایمان کو نہیں پلورشہ کو دیکھنے میں مگن تھا۔

لیکن تمھیں اتنا برا کیوں لگ رہا صارم۔ تم تو اس سے محبت نہیں کرتے نا۔"

تمھارے اور اس کے بیچ تو بس ایک تعلق تھا اور وہ تھا ہمدردی کا جواب وہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ پھر کیوں تمھیں اتنا غصہ آ رہا ہے "دل کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

لیکن وہ ابھی دل کی بھی سنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اب ان سب کی طرف بڑھ رہا تھا جو گاڑی میں بیٹھنے کی تیاری کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہائے!" اس کی آواز پر سب نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔ ایمان کو وہ کافی ڈسٹرب لگ" رہا تھا۔ لیکن ابھی تو وہ اندر ٹھیک تھا پھر اب ایسا کیا ہوا تھا؟ آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہو رہی تھی۔

یہ میرے بھائی ہے اور بھائی یہ خضر ہے اور یہ شافیہ "اس نے شافیہ اور خضر کی مشکل آسان کی تھی جو نا سمجھی سے صارم کو دیکھ رہے تھے۔

ہائے آپ سے مل کر خوشی ہوئی "خضر نے یہ کہتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ بڑھایا تھا۔ جیسے صارم نے لبوں پر زبردستی مسکراہٹ لاتے ہوئے "مجھے بھی" کہتے ہوئے تھما تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا اب چلتے ہے خضر ورنہ اگر غلطی سے دیر ہو گئی نا تو سر شائد ہمیں کلاس میں" نہیں گھسنے دیں گے۔" ایمان نے شافیہ کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔

اچھا ہم چلتے ہے صارم بھائی ابھی ہمیں دیر ہو رہی ہیں "پلو رشہ بھی کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ خضر بھی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو آگے بڑھا لے گیا تھا۔

کھڑا رہ گیا تھا تو بس وہ! اکیلا اور تنہا۔ ایمان اس سے یوں منہ موڑ لے گی اسے یقین نہیں تھا۔

وہ تھکے تھکے قدموں سے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

!دل اداس تھا! سردیوں کی راتوں کی طرح

www.novelsclubb.com

یہ بے چینیاں یہ بے قراریاں حد سے بڑھ گئی ہے۔"

تیری یہ بے رخی کی ادائیں حد سے بڑھ گئی ہے۔

تو جب خفا ہو جاتی ہے مجھ سے باخدا۔

مجھے لگتا ہے میری زندگی کی خطائیں کچھ بڑھ گئی ہے۔

تجھے منا لینے کا کوئی تو ہنر بتلا مجھ کو اے دلِ جاناں

"تیری جدائی کے دن اب حد سے بڑھ گئے ہے۔

www.novelsclubb.com

-------★★★-------

!یہ منظر ایک سفید محل نما گھر کا تھا۔یہاں کی ہر چیز سفید تھی۔ہر چیز

اگر گھر کہ اندر نظر ڈالی جائے تو سفید رنگ کے صوفے پر ایک نوجوان براجمان !تھا۔آس پاس کی ہر چیز بھی سفید محل نما گھر کی طرح بے داغ تھی۔سفید تھی صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا نوجوان مسلسل اپنے پیروں کو ہلا رہا تھا۔ ہاتھوں کو ماتھے پر رکھے وہ ہلکا ہلکا دبا رہا تھا۔کچھ پل گزرنے کے بعد اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔وہ جو کوئی بھی تھا اسی کی طرف آ رہا تھا۔

چھوٹے صاحب جی آپ کی گاڑی کی چابی۔" کچھ فاصلے پر کھڑی ملازمہ کافی" گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔نوجوان کے حرکت کرتے پیر روکے تھے۔اس نے ماتھے پر سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

لاؤ دو؟"نوجوان نے ملازمت کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلائی تھی۔ملازمہ چند پر کو" گھبرائی تھی۔ماتھے پر آیا پسینہ اس نے اپنے پلو سے صاف کیا تھا۔ملازمہ نے ہاتھ بڑھا کر چابی اس کی ہتھیلی پر رکھی تھی۔ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔ملازمہ کی کوشش تھی کہ بس اس کا ہاتھ نوجوان کے ہاتھ سے نا ٹکرا جائے۔ورنہ قیامت آجائے گی۔

لیکن اس کہ ہاتھ میں اتنی کپکپاہٹ تھی کہ جلدی میں اس کا ہاتھ اس نوجوان کے ہاتھوں سے ٹچ ہوا تھا۔

ملازمہ نے ڈر کے مارے نوجوان کو دیکھا تھا جو اب چابی بھولے ملازمہ کے ہاتھ کو دیوانا وار دیکھ رہا تھا۔

اس نوجوان نے ملازمہ کا ہاتھ پکڑ تھا۔اب وہ نوجوان بار بار ملازمہ کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ پھیر رہا تھا۔

اب وہ ملازمہ کے ہاتھ کو دیوانا وار کبھی اپنے گالوں سے لگاتا تو کبھی ہونٹوں سے تو کبھی گردن سے۔

" اور بس ایک ہی جملے کو بار بار دھراتا کہ "تمھارے ہاتھ کتنے اچھے ہے

ملازمہ بوکھلائی تھی اس نے اپنے ہاتھ کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر بے سدہ سامنے بیٹھے نوجوان کی گرفت مضبوط تھی۔ لیکن وہ مسلسل اپنے ہاتھ کو چھڑوانے کی

کوشش کر رہی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی "صاحب میرا ہاتھ چھوڑے یہ آپ کیا کر رہے ہے ہوش میں آئے صاحب"

ملازمہ کو ایک دم بڑی بی جی کا خیال آیا تھا۔

بڑی بی جی دیکھیں چھوٹے صاحب کو پھر سے دورہ پڑھ گیا ہے۔ "ملازمہ زور سے چلائی تھی۔

سامنے بیٹھے نوجوان کی دماغی حالت کی وجہ سے کوئی فی میل ملازمہ اس نوجوان کے سامنے نہیں آتی تھی۔ کیونکہ وہ عورت ذات کو دیکھ کر ایسے ہی پاگل سا ہو جاتا۔ ڈر کہ مارے کوئی ملازمہ اس کے کمرے میں نہیں جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سامنے سے ملازمہ کو بڑی بی بی جی آتی ہوئی دیکھائی دی تو اس کی سانس میں سانس آئی تھی۔ ملازمہ کو پتا تھا کہ اب بڑی بی بی جی اس نوجوان کو ہینڈل کر لیں گی۔ بڑی بیگم صاحبہ اب ان تک پہنچ چکی تھی۔ نوجوان کی ان کی طرف پیٹھ تھی۔

شہزادے کام ڈاؤن! یہ کیا کر رہے ہو آپ؟ میں نے کتنے دفعہ منع کہا ہے کہ یوں" ایک دم آپے سے باہر نا ہوا کریں" اس نوجوان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے وہ اسے پر سکون کرنے کی کوشش رہی تھی۔ نوجوان کی گرفت ملازمہ کے ہاتھ پر ڈھیلی ہوئی تھی۔ ملازمہ نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔ بڑی بیگم صاحبہ کے اشارے پر وہ وہاں سے باہر نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

موم میں نے کچھ نہیں کیا اس۔۔اس نے خود مجھے اپنا ہاتھ دیا تھا"نوجوان اب" کبھی اپنے بالوں کو ہاتھ لگاتا تو کبھی ہونٹوں کو تو کبھی کانوں کو۔سامنے بیٹھی عورت نے تھکن زدہ سی سانس کھینچی تھی۔

! بے ظاہر عام انسان دیکھنے والا وہ نوجوان اندر سے ذہنی مریض تھا

! وہ عورت ذات سے آبسسیڈ دماغی مریض تھا

www.novelsclubb.com

------★★★------

وہ تھکے تھکے قدموں سے گھر میں داخل ہوا تھا۔

بڑی دیر کر دی مہربان آتے آتے!"صارم جو اوپر والے پورشن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سماعتوں سے ٹکراتی آواز سے اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔اس نے پلٹ کر آواز کی سمت دیکھا تو کچھ فاصلے پر بڑے اطمینان سے سیفی کو کھڑا پایا۔جو اسے ہی سینے پر ہاتھ باندھے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا؟"اب وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اس تک آیا تھا۔"

یہی کہ بڑی دیر کر دی مہربان آتے آتے۔ جس کو دل دیے بیٹھے ہے وہ تو کسی اور" کہ نام ہو گئی ہے!" بڑا میٹھا سا طنزیہ جواب آیا تھا۔ صارم نے آبرو آچکا کر کچھ ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔ وہ کیا کہہ رہا تھا اس کی سوچ سے بالاتر تھا۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کر بولو پہلیاں بجھانے کی ضرورت نہیں ہے" سخت لہجے" میں کہہ رہا تھا۔ ایک ایمان کا رویہ اور دوسرا سیفی کی طنزیہ باتیں اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب آپ کو نہیں معلوم کیا کہ گھر میں کیا چل رہا ہے؟" کچھ معصومیت سے" پوچھا تھا۔ صارم نے غور سے اسے دیکھا تھا۔

کیا مطلب کیا چل رہا ہے "آبرو آچکا سوال کیا تھا اس نے۔جواب میں سیفی ہلکا سا"
بلکل ہلکا سا مسکرایا تھا۔مطلب اس کا بھائی ساری کارروائی سے بے خبر تھا۔

یہی کہ ایمان کا رشتہ پکا ہو گیا ہے نا سعد سے !"پھر نامکمل بات۔آدھی ادھوری"
بات کر کے وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو سیفی ہوش میں تو ہو؟ پتا بھی ہے کیا بول رہے ہوں؟"وہ"
بھڑک ہی تو گیا تھا۔ایمان کا نام کسی اور کے ساتھ سن کر وہ بھڑکا تھا۔

میں بکواس نہیں کر رہا بھائی۔میں سچ کہہ رہا ہوں ایمان کا رشتہ سعد سے ہو گیا ہے"
۔ابھی کچھ دن پہلے چچا نے سمیر کا رشتہ پھپھو کی بیٹی لائبہ کے لیے دیا تھا۔

جس پر پھپھو نے شرط رکھی کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ سمیر سے تب کریں گی جب ایمان کا ہاتھ سعد کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اور پھر کیا تھا چچا نے اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے ہاں کر دی۔ایک بار بھی انھوں نے ایمان سے نہیں پوچھا۔

مجھے تو حیرت ہو رہی ہے کہ یہ بات آپ کو نہیں پتا۔یہ بات تو پورے گھر کو پتا ہے

"

وہ کہہ کر چپ ہوا تو دیکھا صارم بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔جبڑے کو سختی سے بھینچے سرخ آنکھیں لیے وہ شاید اپنا غصہ بھی کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔لفظ جیسے دم توڑ گئے تھے۔اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔

لیکن سیفی چچا ایسا کیسے کر سکتے ہے ایمان کہ ساتھ اور۔۔اور ایمان وہ کیا راضی ہے" اس رشتے کے لیے اس نے ایک بار بھی اپنے لیے آواز نہیں اٹھائی کیا" آواز میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔کچھ پل بعد وہ کسی اندیشے کہ تہت پوچھ رہا تھا۔دل ایک دم ویران سا ہو گیا تھا۔کچھ وقت پہلے دل میں پیدا ہونے والا پھول ایک دم مرجھا گیا تھا۔

نہیں بھائی ایمان نے ایک بار بھی اپنے لیے آواز نہیں اٹھائی۔انفیکٹ اس سے" پوچھا ہی نہیں گیا تو وہ اپنی رائے کیسے دیتی بھائی۔چچا اپنے بیٹے کی خوشی میں اپنی بیٹی کی خوشی کو بھول گئے۔مجھے بہت افسوس ہے ایمان کے لیے۔سعد اچھا لڑکا نہیں ہے۔وہ بہت فلٹی ہے" سیفی اپنے بھائی کا دکھ سمجھ سکتا تھا کہ ابھی اس وقت صارم کے دل پر کیا گزر رہی ہو گی۔بھلے وہ اسے بتاتا نہیں تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا سنجیدہ سا بھائی ایمان سے محبت کرتا ہے جس سے وہ خود لا علم ہے۔

چچا ایسا نہیں کر سکتے ایمان کے ساتھ اگر ایمان نہیں بولی اپنے حق کے لیے تو میں" ۔۔تو بولوں گا! لڑوں گا اس کے حق کے لیے چچا ایک کی خوشی کے لے دوسرے کی خوشی برباد نہیں کر سکتے۔" وہ کہہ کر موڑا تھا۔ابھی پہلا ہی قدم رکھا تھا کہ سیفی بول اٹھا

لیکن بھائی آپ کس حق سے اس کے لیے آواز اٹھائے گے۔کیا یہ سب بھی آپ" ہمدردی کے رشتے میں سب کے ساتھ کرتے ہے!" وہ پھر طنز کر رہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ اس کا بھائی بس کسی نا کسی طرح سمجھ لے کہ یہ ہمدردی نہیں محبت ہے۔

وہ محبت جو خود ہی ہو جاتی ہے۔ جیسے ہونے میں سالوں نہیں بس ایک لمحا کافی ہوتا ہے! جس کا احساس بڑا خوبصورت ہوتا ہے!

صارم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

میں یہ سب ہمدردی کے رشتے سے نہیں بلکہ دوست کی حیثیت سے کر رہا ہوں۔" اس بھری دنیا میں اللہ کے بعد اس نے مجھے اپنا سچا دوست بنا تھا اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ جب جب اسے میری ضرورت پڑی گی وہ مجھے اپنا منتظر پائے گی۔" وہ باور کروا رہا تھا کہ یہ سب میں دوستی میں کر رہا ہوں۔ سیفی نے لمبی سانس خارج کی تھی۔ مطلب اس کا بھائی اب بھی نہیں مان رہا تھا۔ حد ہے! اس نے ایک نظر اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔ جو اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اب آپ اندر کیوں جا رہے ہے بھائی؟"

ذولقرنین چچا سے بات کرنے "سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔"

لیکن وہ یہاں نہیں ہے آفس چلے گے ہے آپ کو بات کرنے کے لیے ان کے "
آفس جانا ہو گا" مسکراہٹ کو روکتا وہ بولا تھا۔اسے پہلے والے سے زیادہ اچھا یہ والا
صارم لگا تھا۔اب صارم پلٹا تھا ایک تیز نظر اس پر ڈال کر گاڑی میں بیٹھا۔اور دیکھتے
ہی دیکھتے صارم اپنی گاڑی سیفی کی نظروں سے دور لے گیا تھا۔

پیچھے کھڑے سیفی نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی۔اب پتا نہیں کیا ہونے والا تھا
؟

-------★★★-------

گاڑی کو ایک بڑی سی عمارت کے آگے روکتا ہوا وہ گاڑی سے نکلا تھا۔اور غصے سے دروازے کو بند کیا تھا۔وہ غصے اور بے بسی کی انتہا پر تھا۔ تیز تیز قدم چلتا ہوا وہ بڑی سی عمارت میں داخل ہوا .

اب اس کا رخ ریسیپشن کی جانب تھا۔ریسیپشن پر کھڑی لڑکی سے ذولقرنین کا پوچھ کر اب وہ ان کے آفس روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا۔ذولقرنین صاحب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے آؤ! آؤ برخوردار کیسے آنا ہوا آج یہاں پر آپ کا؟"وہ خوش دلی سے کہہ رہے تھے۔صارم اب ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

ارے بیٹھو نا اور بتاؤ کیا پیو گے ؟" صارم کرسی دھکیل کر بیٹھ چکا تھا۔"

نہیں میں کچھ نہیں پیو گا چچا بس مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے "ہاتھ کو" ٹیبل پر رکھے وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

ہاں ہاں کرو نا کیا بات ہے "اب وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے۔" آنکھوں پر عینک لگائے وہ اب فائل کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ صارم چند پل خاموش رہا۔ شاید اپنے لفظوں کو ترتیب دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چچا آپ نے ایمان کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"آخر وہ بول اٹھا تھا۔سامنے بیٹھے " ذولقرنین صاحب نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

کیا کہہ رہے ہوں کیا مطلب ہے تمھاری اس بات کا؟"اس بار ان کا لہجا پہلے جیسا" اپنائیت والا نہیں تھا۔بلکہ سخت تھا۔صارم کی ہلک کی گلٹی دھیرے سے نمایاہوئی تھی۔

کیا آپ میری بات کا مطلب نہیں سمجھے چچا یا سمجھنا نہیں چاہتے؟آپ نے ایمان کا" رشتہ سعد سے کر دیا اور ایمان سے پوچھا بھی نہیں۔آپ کو پتا ہے نا سعد کس قسم کا بندہ ہے۔ایمان اور سعد کا کوئی میچ نہیں ہے۔بس آپ نے اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے اپنی بیٹی کی خوشیوں کو داؤ پر لگا دیا"وہ ایک ہی سانس میں سب بول گیا تھا۔

اپنے اندر اٹھتا غبار اب وہ باہر نکال رہا تھا۔ لیکن وہ اپنے غصے میں یہ نہیں بھولا تھا کہ وہ بڑے ہے۔اس لیے آواز کو دھیما ہی رکھ کر بات کر رہا تھا۔

زبان سنبھال کر بات کرو برخوردار! تمھیں پتا بھی ہے تم کیا بول رہے ہو؟""" ذولقرنین چچا غصے اور طیش سے بولے تھے۔

میں کیا بول رہا ہوں آپ اچھے سے سمجھ رہے ہے چچا۔ مجھے پتا ہے آپ نے ایمان" کو کبھی اپنی بیٹی نہیں مانا۔ لیکن وہ ہے تو آپ ہی کا خون نا! وہ آپ ہی کی بیٹی ہے۔اور یہی حقیقت ہے۔اور آپ اس حقیقت کو کب سے جھٹلاتے آئے ہے۔ لیکن آپ کے جھٹلانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی چچا! حقیقت! حقیقت ہی رہے گی۔

آپ نے ایمان کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر لیا اور ایک بار بھی اس سے پوچھا بھی گوارہ نا کیا۔ یہ کیسا انصاف ہے؟" وہ شاید آج ساری حقیقت بتانے آیا تھا۔ ذولقرنین چچا نے غصے سے اسے گھورا تھا۔

برخوردار تم زیادہ ہی نہیں بول رہے ہوں؟ اور یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے جتنا ہو" سکے تم اس معاملے سے دور رہوں" دوٹوک لہجے میں کہتے ہوئے اسے وہ کچھ دیر پہلے والے چچا کہی سے نہیں لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

چچا یہ آپ کا معاملہ نہیں ہے یہ ہم سب کا معاملہ ہے کیونکہ ایمان ہماری بھی کچھ" لگتی ہے" بولتے ہوئے اس کی گردن کی رگیں اُبھری تھی۔

وہ تمھاری کچھ لگتی ہے یا نہیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بر خوردار! یہ تمھارا" معاملہ نہیں ہے اس لیے جتنا ہو سکے تم اس معاملے سے دور رہوں! اور ویسے بھی جب ایمان کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو تم کون ہوتے ہو بیچ میں بولنے والے" وہ سچ ہی تو کہہ رہے تھے۔ صارم نے اپنے لب سختی سے بھینچے تھے۔

وہ تو پاگل ہے جو آپ کہتے ہے چپ چاپ مان جاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو" نہیں ہے نا کہ سب چپ کر کے بیٹھ جائے کسی کو تو اس کے حق میں بولنا پڑے گا" وہ بھی سیدھے سیدھے لفظوں میں سچ ہی کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے کہا نا کہ تم اس معاملہ سے دور رہوں۔ اور ویسے بھی تم اس کے کچھ نہیں" لگتے ہو۔ اس کا سگا باپ میں ہوں وہ میری مانے گی" صارم کے لبوں کو طنزیہ

مسکراہٹ نے چھوا تھا۔وہ مان رہے تھے کہ ایمان ان کی بیٹی ہے لیکن تب جب انھیں اپنی بات منوانی ہے !

خیر کچھ بھی ہو لیکن آپ نے مانا تو بے یار و مددگار پھرنے والی لڑکی آپ کی بیٹی ہے !آپ کی خود کی بیٹی ہے ! جیسے آپ نے کبھی اپنی بیٹی نہیں مانا"ذولقرنین صاحب کے چہرے کا رنگ زرد ہوا تھا۔سانس روکا تھا۔وہ کھڑا ہوا۔

خیر ابھی میں جارہا ہوں لیکن آپ یہ مت سمجھیے گا کہ میں پیچھے ہٹ گیا ہوں۔" نہیں جب تک ہو سکے گا میں ایمان کے لیے لڑوں گا !"وہ مڑا تھا جانے کہ لیے پھر کچھ سوچ کر واپس پلٹا تھا۔

اور ہاں ایک اور بات اگر آپ نے اسے اپنی بیٹی مان ہی لیا ہے تو دل سے سوچے" کہ کیا سعد آپ کی بیٹی کے لیے درست انتخاب ہے یا نہیں؟" کہہ کر وہ رکا نہیں تھا۔ پیچھے ذوالقرنین صاحب فق چہرا لیے اس طرف دیکھ رہے تھے جہاں سے ابھی وہ گیا تھا یعنی صارم یزدانی خان گیا تھا۔ ہوا میں آکسیجن کی کمی ہونے لگی تھی۔ وہ اٹھے اور خود بھی باہر چلے گے۔ پیچھے کمرے میں گہری خاموشی پھیلی تھی۔ جان لیوا خاموشی!

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً ایک گھنٹے سے یہاں کھڑا تھا۔

اسے پتا تھا کہ ایمان اور پلورشہ کے اوف ہونے میں ایک گھنٹہ ہے۔ لیکن جب صبر کرنے کے باوجود صبر نا ہوا تو وہ ایک گھنٹے پہلے ہی انھیں لینے آ کھڑا ہوا تھا۔ یہ دل بے حد بے چین تھا ایمان سے بات کرنے کو۔

وہ ذولقرنین صاحب کو بول تو آیا تھا کہ وہ پیچھے نہیں ہٹے گا ایمان کے حق کے لیے لڑیں گا لیکن اگر ایمان نے ہی اس سے یہ حق چھین لیا تو؟

اگر اس نے بھی یہی کہہ دیا کہ آپ کون ہوتے ہیں۔ تو وہ کیا کریں گا؟

آہستہ آہستہ یونیورسٹی کے گیٹ سے لڑکے لڑکیاں نکلنا شروع ہوئے تھے۔

وہ ایک طرف کھڑا ایمان کو ان سب میں تلاش کر رہا تھا۔ کچھ پل بعد اسے ایمان پلورشہ اور صبح والی لڑکی کے ساتھ نکلتے ہوئے دکھائی دین تھے۔

دور سے ہی پلورشہ نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اب وہ اسے ہاتھ ہلا کر دِکھا رہی تھی جیسے کہہ رہی ہوں بھائی ہم یہاں ہیں۔

صارم ان کی طرف بڑھا تھا۔ کچھ پل بعد وہ ان کے سامنے تھا۔

www.novelsclubb.com

بھائی آج آپ لینے آئیں ہے سیفی نہیں آیا؟" صارم نے ایک نظر پلورشہ کو دیکھا" پھر ایمان کو جو ادھر اُدھر نظریں دوڑا رہی تھی۔ایسے ظاہر کر رہی تھی کہ وہ یہاں ہے ہی نہیں!

نہیں وہ دراصل سیفی کچھ مصروف تھا اس لیے میں آیا ہوں! چلیں؟" گھمبیر اور" بھاری آواز میں وہ کہتے ہوئے پھر سے ایمان کو دیکھ رہا تھا۔

جی بس آپ چلیں ہم آرہے ہیں" اس نے سر ہلایا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔" اسے ایمان سے بات کرنی تھی اور بات وہ گھر پر ہی کر سکتا تھا۔

اب وہ گاڑی میں بیٹھا سامنے سے ان دونوں دیکھ رہا تھا۔ایمان، پلورشہ صبح والی لڑکی سے کچھ بات کر رہی تھیں۔کچھ ہی پل بعد خضر بھی ان کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔

صارم تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے ان چاروں کو سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ پل بعد وہ دونوں خدا حافظ کرتی ہوئی اب اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر دونوں پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ان کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی زن سے آگے بڑھا لے گیا تھا۔ اسے جلد از جلد ایمان سے بات کرنی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ تینوں گھر میں ساتھ داخل ہوئے تھے۔ وہ خاموشی سے ان دونوں کے پیچھے چل رہا تھا۔ اسے پلورشہ کے اندر جانے کا انتظار تھا۔ جیسے ہی پلورشہ اندر کی طرف بڑھی اور ایمان اپنے کمرے کی جانب اس کے قدموں میں خود باخود تیزی در تھی۔

"! ایمان رکو!! مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

وہ اس کے پیچھے ہی قدم اٹھاتا آہستہ سے بولا تھا۔ لیکن ایمان نہیں رکی تھی۔ شاید اسے پتا تھا کہ صارم کیا بات کرنے والا ہے شاید نہیں یقیناً اسے پتا تھا۔ وہ اس لیے تو اس سے بھاگ رہی تھی۔ اسے پتا تھا جب صارم کو یہ بات پتا چلے گی تو وہ اس سے بات کرنے ضرور آئے گا لیکن اتنی جلدی آجائے گا یہ اسے نہیں پتا تھا! لیکن وہ اس سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ کیا جواب دے گی اسے؟ کیا کہہ کر مطمئن کرے گی۔ بس اس وجہ سے وہ اس سے بھاگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان میں کچھ کہہ رہا ہوں؟" اسے نہ رکتے دیکھ وہ اس بار تھوڑی تیز آواز میں گویا ہوا۔ لیکن ایمان اس بار بھی نہیں رکی تھی۔

ایمہ !"اس سے پہلے کے وہ چند قدم کا فاصلہ عبور کر کے اپنے کمرے میں جاتی۔"
اس پکار پر اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔یہ نام؟ یہ نام تو اس کی ماں پکارا کرتی تھی
پیار سے !اسے ایسا لگا اب وہ ہل نہیں پائے گی سالوں بعد کسی نے اسے اس نام سے
پکارا تھا۔سالوں سے وہ تڑپ رہی تھی یہ نام سننے کے لیے۔
اس کو رکتا دیکھا صارم فوراً اس تک آیا تھا۔

ایمان مجھے بات کرنی ہے تم سے !"ایمان دھیرے دھیرے قدموں سے اپنے"
کمرے میں آئی۔صارم بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔اب ایمان کچھ فاصلے پر سینے پر ہاتھ
باندھے اپنا رخ موڑے کھڑی تھی۔بلکل خاموشی سے۔جیسے کہہ رہی ہو اب آپ
بول سکتے ہے۔

ایمان تم اپنے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہوں؟ پلیز یہ مت کروں! تمھیں پتا ہے نا" تم سعد کہ ساتھ خوش نہیں رہ پاؤ گی۔ تو کیوں چپ ہو کیوں اپنے حق کے لیے آواز نہیں اٹھا رہی ہوں "گھمبیر لہجے میں کہا گیا۔

ضروری نہیں ہے صارم جی کہ میں سعد کہ ساتھ خوش نا رہوں! ایسا بھی تو ہو" سکتا ہے کہ میں بس اسی کہ ساتھ خوش رہو اور ویسے بھی یہ میرے بابا کا فیصلہ ہے اور مجھے ہر صورت قبول ہے!" وہ رخ موڑے دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی۔

صارم کے ماتھے پر بل پڑے۔ وہ آگے بڑھا اور ایمان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

تم یہ کیا کہہ رہی ہوں ایمان ذوالقرنین چچا تمھیں استعمال کر رہے ہیں۔ وہ اپنے" بیٹے کی خوشی کی خاطر تمھاری خوشیوں کو قربان کر رہے ہیں اور تم ہو کہ خوشی خوشی قربان بھی ہو رہی ہوں" وہ تپ ہی تو گیا تھا۔ وہ غصے کی حدود کو چھو رہا تھا۔

اگر بابا مجھے استعمال بھی کر رہے ہیں تو میں خوشی خوشی استعمال ہونا بہتر سمجھوں" گی اور ویسے بھی کیا پتا میر انصیب سعد کے ساتھ ہی ہو؟ آپ پلیز پریشان نا ہو اور جائے اب!"

اس نے دل ہر پتھر رکھ کر یہ کہا تھا۔ اسے پتا تھا سعد اس کے لیے بہتر نہیں ہے لیکن اسے یہ سب کہنا تھا۔ صارم کو مطمئن کرنے کے لیے۔

میں۔۔میں کیسے پریشان نا ہوں ہاں! مجھے دکھ رہا ہے تم خوش نہیں ہو تو پھر میں" کیسے مطمئن ہو جاؤں؟اور تمھیں دکھ رہا ہے کہ ذولقرنین چچا تمھیں استعمال کر رہے ہے لیکن پھر بھی تم چپ ہو لیکن میں چپ نہیں رہوں گا۔میں لڑوگا ان سے "کہوں گا کہ وہ تمھارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہیں؟

وہ ایک ہی سانس میں جیسے سب کچھ کہہ گیا تھا۔

کس حق سے کہیں گیں آپ صارم جی؟آپ میرے کچھ نہیں لگتے۔اس لیے" بہتر ہو گا آپ اس معاملے سے دور رہے ورنہ آپ مجھے دوست کی حیثیت سے بھی کھو دیں گے"۔بس ایک یہی ہل اسے نظر آیا تھا اسے روکنے کا۔وہ اپنا اور تماشا نہیں بنوا سکتی تھی۔صارم جیسے سانس لینا بھول گیا تھا۔اس نے وہ کہہ دیا تھا جس کا اسے ڈر تھا۔ایمان نے ایک ہی پل میں اسے پرایا کر دیا تھا۔یہ کہہ کر کہ آپ میرے کچھ

نہیں لگتے !اس کے دل پر کسی نے زور سے مکا مارا تھا۔وہ اب بے یقینی سے ایمان کو دیکھ رہا تھا۔جو لب بھینچے اسے ہی دیکھ رہی تھیئ۔

لیکن کیا یہ واقعی محض ایک دوستی کا رشتہ تھا؟

آنکھوں میں آئی بے یقینی کی جگہ ایک دم غصے نے لے لی تھی۔

اس نے اپنے ہاتھوں کو مٹھی کی شکل میں زور سے بند کیا تھا۔اتنا زور سے کہ اس کے ہاتھوں کی رگیں اُبھری تھیں۔

www.novelsclubb.com

تم کچھ بھی کہو ایمان چاہے ہمارے بیچ میں سے دوستی کا رشتہ ختم کر دو یا چاہے مجھے " اپنا دوست نا سمجھو لیکن میں ایک دوست ہونے کی حیثیت سے تمھیں کھائی میں

گرنے نہیں دوں گا یہ بات یاد رکھنا" کہہ کر وہ غصے سے پلٹا تھا اور غصے سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے ایمان تکلیف سے بیڈ پر بیٹھی چلی گئی تھی۔

وہ بھی اس رشتے سے خوش نہیں تھی! لیکن اس کے لیے اپنے باپ کا حکم سر آنکھوں پر تھا۔

! آج اس نے شاید اپنا بہترین دوست کھو دیا تھا

جانے والے جا رہے ہیں تیری منزل چھوڑ کر"

"اب نہ آئیں گے یہاں یہ اپنے منہ کو موڑ کر

-------★★★------

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر جوتوں سمت لیٹا ہوا تھا۔ ٹیرس سے آتی سورج کی کرنیں اس کے کمرے کو ہلکا ہلکا روشن کر رہی تھی۔اس کے دل کی طرح کمرے میں بھی گہری خاموشی تھی۔کچھ پل بعد اس کے کمرے کی خاموشی کو فون کی آواز نے توڑا تھا۔فون مسلسل بج رہا تھا۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

موبائل کی اسکرین پر بڑا بڑا مزمل جگمگا رہا تھا۔اس نے ایک گہری سانس خارج کی اور یس کا بٹن دبایا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو صارم کہاں ہو یار میں کب سے تمھیں فون کر رہا ہوں؟"دوسری جانب سے" مزمل کی آواز گونجی تھی۔

کہیں نہیں گھر پر ہی ہوں!" ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے دوسرے ہاتھ سے پیشانی کو رگڑا۔ وہ ایمان سے بات کرنے کے بعد آفس جانے کے بجائے سیدھا اوپر اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ اسے کچھ دیر کا سکون چاہیے تھا جو اسے کم از کم پیچھلے تین ہفتوں سے میسر نہیں ہوا تھا۔

تم بتاؤ تم اسلام آباد آ گئے یا ابھی بھی لاہور میں ہوں؟" گھمبیر لہجے میں کہا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں کل آ جاؤں گا انشاءاللہ! لیکن تم ٹھیک تو ہو نا کچھ ہوا ہے کیا؟" دوسری جانب" سے فکر مندی سے پوچھا گیا تھا۔

نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں تم کل آؤ گے تو مل کر بتاؤ گا! کل جب آجاؤ تو فون کر" کے بتا دینا مجھے "بھاری آواز میں کہتا ہوا وہ سامنے والے کو پریشان کر گیا۔

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہے اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا!" اسے اس وقت صارم سے" کچھ پوچھنا مناسب نہ لگا۔اس لیے بات کو ختم کر دیا تھا یہ سوچ کر کے کل وہ ملے گا تو پوچھ لے گا۔

ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہے اللہ حافظ!" صارم ابھی فون کاٹتا کہ دوسری جانب" سے مزمل بول اٹھا۔

اپنا خیال رکھنا اور کسی چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے!" وہ اس کی فکر کر" رہا تھا۔ صارم کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

زندگی میں ایک مخلص اور سچا دوست ہر کسی کے پاس ہونا چاہیے تاکہ آپ اس سے اپنے دل کی ہر بات شیئر کر سکیں۔ اسے اپنا حال دل سنا سکیں۔ اسے اپنے وہ دکھ اور تکلیف بتا سکیں جو آپ کسی کو نا بتا سکتے ہوں۔ وہ دکھ و تکلیف جسے چھپانے کے لیے آپ کو مسکرانا پڑے۔ ایک ایسا سچا مخلص دوست جو آپ کی مسکراہٹ دیکھ کر جان جائیں کہ آپ دل سے مسکرا رہے ہیں یا دل رکھنے کے لیے!

www.novelsclubb.com

اور صارم فخر سے کہہ سکتا تھا کہ اس کے پاس ایسا دوست تھا۔

ہاں ٹھیک ہے کل ملتے ہیں" کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ موبائل کو جیب میں" رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اسے ابھی فلحال آفس جانا تھا۔

------★★★------

دن کا آغاز ہو چکا تھا۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے۔ وہ بھی جلدی جلدی اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب بڑھی تھی جہاں سیفی اور پلورشہ پہلے سے ہی ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سیفی نے گاڑی یونیورسٹی والے روڈ پر ڈال دی تھی۔ سیفی ہر تھوڑی دیر بعد بیک ویو مرر سے ایمان کو دیکھتا جو آج کچھ زیادہ ہی خاموش تھی۔ وہ کیوں خاموش تھی؟ کل سے اس کا بھائی بھی کافی خاموش تھا! وہ تو ذوالقرنین چچا سے بات کرنے گیا تھا۔ پتا نہیں کیا بات ہوئی ہو گی۔ وہ اپنے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔

کچھ ہی وقت بعد اس نے یونیورسٹی کے آگے گاڑی روکی تھی۔تینوں ایک ساتھ گاڑی سے نکلے تھے۔

"تم دونوں جب فارغ ہو جاؤ تو فون کر دینا!" وہ ان سے کہہ رہا تھا۔جواب میں دونوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"ہائے!" اپنے پیچھے سے آتی آواز پر سیفی پلٹا تھا۔ایک دوسرے کو دیکھ کر دونوں کی آنکھوں میں حیرانی کے تاثرات ابھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم" بیک وقت دونوں ساتھ بولے تھے۔ایک دوسرے کے سامنے شہادت کی انگلی اٹھائے وہ دونوں ہی الجھے ہوئے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" سیفی نے سامنے کھڑی شافیہ سے کہا۔ جواب میں اس" نے نظریں چڑھا کر اسے دیکھ تھا۔ کیا وہ بھول گیا تھا کہ وہ بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔

یہ چھوڑو پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ ناگواری سے بولی۔ سیفی کے" ماتھے پر بل پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیوں میں یہاں کیوں نہیں آسکتا کیا یہ تمھارے ابّا جی کی زمین ہے؟" جواب میں" وہ بھی ناگواری سے بولا تھا۔ ایمان اور پلوشہ نے ایک دوسرے کو ناسمجھی سے دیکھا۔

دیکھو میرے ابا تک مت جانا ورنہ ایسا پنچ ماروں گی نا کہ یہاں سے اٹھنے کہ قابل" نہیں رہو گے "غصے میں تڑک کر بولی تھی۔

تم۔"اس سے پہلے ان دونوں کی جنگ چھڑ جاتی ایمان سیفی کی بات کاٹ کر بولی۔"

کیا تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟"اس نے پہلے سیفی اور پھر شافیہ کو دیکھا" جو تیز تیز گردن ہلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں یہ وہی ہے ایمان بد تمیز، بد دماغ، بد تہذیب !" غصے سے چبا چبا کر لفظ ادا کیے" گئے تھے۔ایمان اور پلورشہ نے ہونٹوں کو گول کر کے ایک ساتھ اوو کی آواز نکالی تھیں۔

اوو تو وہ تم ہو بد والے انسان !" ایمان کہہ کر ہنسی تھی۔"

جی میں وہی ہوں !" ایمان کو دیکھ کر تھوڑا نیچے کو جھک کر ایسے کہا گیا تھا جیسے کوئی" بہت بڑا اعزاز ملا ہو۔

www.novelsclubb.com

اور تم مجھے لگا تھا جب تم اگلی بار ملو گی تو تمھارے بدوں میں اضافہ ہو گیا ہو گا۔"

لیکن تم تو ابھی بھی چند بدوں پر ہی اٹکی ہوئی ہو" دانت نکال کر وہ اسے جلا رہا تھا۔

اور وہ جل ہی گئی تھی۔

نہیں ناجب تمھیں دیکھتی ہوں تبھی ہی ان بدوں میں اضافہ ہوتا ہے۔"

بدصورت بھی اس میں ایڈ کر لینا اب! ابھی آیا ہے تمھاری سڑی ہوئی شکل دیکھ کر

!"سامنے بھی شافیہ تھی کوئی ادھار نہیں رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ذرہ دیکھو تو ایمان بدصورت لوگ خوبصورت لوگوں کو بدصورت کہہ رہے ہیں"

ہائے بیچارے بدصورت لوگوں کا کیا ہو گا یہ سن کر" بلکل ہلکے پھلکے انداز میں کہا گیا

۔

ارے تم لوگ ابھی تک اندر نہیں گئے۔" سامنے سے آتے خضر نے انھیں ابھی" بھی وہی کھڑا دیکھ کر کہا۔ نظر سیفی پر پڑی تو چونک اٹھا۔ سیفی کی بھی اس پر نظر پڑی تھی۔

ارے سیفی تم یہاں؟ خیریت؟" آگے بڑھ کر اب دونوں گلے مل رہے تھے۔"

جی بلکل خیریت ہے بس اپنی بہنوں کو یونی چھوڑنے آیا تھا!" مسکرا کر کہا گیا تھا۔"

اب بھائی یہ مت کہیے گا کہ آپ بھی اس کو جانتے ہیں!" شافیہ بے زار سا بولی تھی"

۔

ہاں شافیہ یہ سیفی ہے میرا دوست ! بس کچھ دن پہلے اتفاق سے ملاقات ہوئی تھی"
"

یااللہ خیر بس یہی سنے کو رہ گیا تھا۔بھائی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا کیسے کیسے "
دوست بنا رکھے ہیں آپ نے !" با قائدہ خضر کے ماتھے کو ہاتھو سے چھو کر دیکھا تھا
کہ کہی اس کی سچی میں تو طبیعت خراب نہیں۔

www.novelsclubb.com

کیسے کیسے دوست مطلب؟ یہ میرا بھائی ہے اور بہت اچھا ہے اگر کچھ بھی بولا نا"
" میرے بھائی کہ بارے میں تو بہن بن کر دیکھادوں گی

گفتگو میں پہلی بار پلورشہ نے اپنا حصہ ڈالا تھا۔انداز بلکل خالصتاً بہن والا تھا۔

وہ بہن جو اپنے بھائی سے کتنا بھی لڑ لے برا کہہ لے لیکن کسی اور کو برا نہیں کہنے دے گی۔ سیفی نے چمکتی آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے اسے دیکھا تھا۔ پھر گردن موڑ کر شافیہ کو دیکھا تھا۔ انداز جتانے والا تھا کہ اب کچھ کہہ کر دیکھاؤ مجھے۔

خضر نے بڑے پیار سے اسے دیکھا تھا۔

اوکے اوکے نہیں بولتی کچھ ویسے ایک بات تو بتاؤ تم لوگ اسے کیسے برداشت کرتے ہو؟"افسوس سے کہا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے آپ کو آپکے گھر والے کرتے ہیں بلکل ٹھیک ویسے ہی"جواب سیفی کی طرف سے آیا تھا۔ شافیہ نے تنک کر اسے دیکھا تھا۔

یار تم لوگ بعد میں لڑ لینا ابھی ہماری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے "خضر نے کہا اور ایمان" اور کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ شافیہ سیفی کو منہ چھڑا کر آگے بڑھی تھی

اچھا سیفی پھر بعد میں ملاقات ہوتی ہے "اس کے کندھے کو ہلکا سا دبا تا وہ مسکرا کر" کہہ رہا تھا۔ سیفی نے ایک نظر سامنے سے جاتی شافیہ کو دیکھا جو ابھی ان سے کچھ فاصلے پر تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس کے کان یہی لگے ہو گیں۔

ویسے مجھے تم سے اور تمھارے گھر والوں سے بہت ہمدردی ہے کہ تم اس بندریا" کو برداشت کرتے ہوں! بڑا صبر ہے تم لوگوں کے پاس "خضر اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا تھا اسے پتا تھا وہ شافیہ کو چھیڑ رہا ہے۔ شافیہ نے آنکھیں چڑھا کر غصے سے اسے دیکھا تھا۔

اسے ایک نظر دیکھ کر وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

------★★★------

اسلام آباد کے مشہور ریسٹورنٹ میں وہ دونوں ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ بلکل خاموش! ایک بولنے کے لیے لفظ ڈھونڈ رہا تھا تو دوسرا سننے کو بیٹھا تھا۔اس وقت ریسٹورنٹ میں لوگ نا ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

ایمان کی بات پکی کر دی ہے تایا نے!" بلکل سپاٹ لہجے میں کہا گیا تھا۔اسے بس" ایک یہی جملہ سمجھ آیا تھا بات کا آغاز کرنے کے لیے۔مزمل کچھ الجھا۔

تو پھر اس میں بڑی بات کیا ہے یار" ہلکے پھلکے انداز میں کہا گیا۔ صارم نے ایک" نظر ایسے دیکھا۔

یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے مزمل کہ اس میں بڑی بات کیا ہے مجھے کیوں اتنا برا" لگ رہا ہے اس کا نام کسی اور کے ساتھ؟ میں کیوں اس کی طرف کھینچا چلا جا رہا ہوں ؟ مجھے کیوں غصہ آرہا ہے کہ وہ اپنے حق کے لیے بول نہیں رہی ہے! میری سمجھ سے سب بالا تر ہے کہ مجھے کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے" وہ تھکے تھکے لہجے میں بول رہا تھا۔ مزمل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

یہی تو تمھیں کیوں اتنا برا لگ رہا ہے جب کے تم تو اس سے محبت بھی نہیں کرتے" اور یہ سب تو محبت میں ہوتا ہے کہ ہم اپنے محبوب کے منہ سے کسی اور کا نام نہیں سن سکتے تعریف نہیں سن سکتے۔ اسے کسی اور کے ساتھ دیکھتے ہیں تو چبھن سے

ہوتی ہے دل میں۔ ہم چاہتے ہیں وہ ہر چیز سے محفوظ رہے اسے کبھی دکھ نا ملے تکلیف نا ملے!" صارم نے ایک گہری سانس بھر کر اسے دیکھا تھا۔

"ہاں نہیں ہے مجھے اس سے محبت لیکن میں اسے کھونا نہیں چاہتا! میں چاہتا ہوں وہ ہمیشہ میرے آس پاس رہے میری نظروں کے سامنے! مجھے ہمیشہ اس کے ہونے کا احساس ہو کہ وہ میرے پاس ہے!" مزمل نے آنکھیں چوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"واہ بھئی! یہ صحیح ہے ایک طرف تم کہتے ہو کہ تمھیں اس سے محبت نہیں ہے اور دوسری طرف تم یہ بھی کہتے ہوں کہ تم اسے کھونا نہیں چاہتے؟" میٹھا سا حقیقت بھرا طنز تھا جو سامنے سے آیا تھا۔

یہ کیا ہے صارم؟ پتا ہے تمھیں خود نہیں پتا کہ تمھارے دل میں کیا ہے ایک بار" اپنے دل سے پوچھوں سکون سے پھر تمھیں پتا چل جائے گا" اس نے جیسے حل پیش کیا۔

تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے نہیں پوچھا ہو گا۔ میں نے بہت بار" اپنے دل میں ٹٹولا ہے لیکن مزمل مجھے خاموشی کے سوا کچھ نہیں ملا!" وہ بے بس تھا ٹوٹا ہوا تھا۔ بے اختیار مزمل کو اپنے یار پر ترس آیا۔

www.novelsclubb.com

" میں کیا کروں مزمل پلیز کچھ ایسا بتاؤ کہ مجھے ذہنی اور دلی سکون میسر ہو جائیں"

دیکھو صارم میں اس معاملے میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا اگر کوئی کر سکتا" ہے تو وہ ہے وہ پاک ذات ہمارا رب جو ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہ ہماری ہر دعا سنتا ہے ہر درد کو سمجھتا ہے۔ تم اس کے آگے سر جھکاؤ گے اس سے مانگوں گے تو تمھیں وہ مل جائے گا جو تمھارے لیے بہتر ہے۔" صارم نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

مزمل کھڑا ہوا اور ہلکا سا صارم کے کندھے کو تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔ وہ اپنا کام کر چکا تھا اب جو کرنا تھا صارم کو کرنا تھا۔

صارم ابھی بھی اسی جگہ بیٹھا تھا۔ اس کی سماعتوں سے بار بار ابھی کچھ دیر پہلے کہی گئی بات ٹکرا رہی تھی۔

ہمارا رب جو ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ وہ ہماری ہر دعا کو سنتا ہے ہر" "! درد کو سمجھتا ہے

آہستہ آہستہ ریسٹورنٹ میں رش بڑھتا جا رہا تھا۔پر وہ دنیا سے بے نیاز کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

-----★★★-----

یہ منظر سفید محل نما گھر کا تھا۔

ملازمہ کچن میں موجود ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی سبزیاں کاٹنے میں مصروف تھی۔گھر میں خاصی خاموشی تھی !

کچھ ہی پل گزرنے کے بعد ملازمہ نے آہٹ پر سر اٹھا کر کچن کے دروازے کے جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

سامنے وہی دماغی مریض! عورت ذات سے آبسیسیڈ دماغی مریض کھڑا تھا۔ ملازمہ کے ہاتھ ایک پل کو کپکپائے تھے۔

کھانا تیار ہو گیا کیا؟"اس نے اپنے قدم فریج کی طرف بڑھائے تھے۔"

جی چھوٹے صاحب جی بس تھوڑی دیر ہے "ملازمہ ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی۔اسے" ابھی تک پچھلا والا واقعہ نہیں بھولا تھا۔

نوجوان نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ملازمہ کے ہاتھ پھر کپکپائے تھے۔وہ کوشش کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ زیادہ نا کپکپائے ورنہ ہاتھ کٹ جائے گا اور اگر ہاتھ کٹ گیا تو پھر ایک اور طوفان آجائے گا۔ مگر ڈر اتنا تھا سامنے کھڑے نوجوان کا کے ڈر کہ مارے سبزیاں کاٹتے کاٹتے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔اور خون نکلنا شروع ہوا۔

خون دیکھ کر سامنے کھڑے نوجوان کی آنکھوں میں خون سا اترا تھا۔ہاتھ میں پکڑی بوتل کو پھینکتا اب وہ ملازمہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ملازمہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔

"نوجوان اب!ہے یہ بس تھوڑا سا خون ہے یہ کیا کر رہے ہے صاحب آپ نہیں" ملازمہ پر جھپٹ رہا تھا۔وہ خون دیکھ کر پاگل سا ہو گیا تھا۔

"یہ خون اسے صاف کرو ورنہ میں تمھیں مار دوں گا" وہ وحشت زدا سا بولا تھا۔

وہ ایسے ہی ہو جاتا تھا جب بھی کہی خون دیکھتا تھا عجیب پاگل ہو جاتا تھا۔جہاں خون دیکھتا تھا اسے تباہ کر دیتا تھا۔اب چاہے وہ کوئی انسان ہوں یا چیز!

شور سن کر سارے ملازمہ اب کچن میں موجود تھے لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں تھیں کہ آگے بڑھ کر ملازمہ کو اس نوجوان سے آزاد کروادیں۔ ملازمہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور وہ دیوانہ وار اسے پر جھپٹ رہا تھا۔ کچھ پل بعد اس گھر کی بڑی بی بی جی کچن میں داخل ہوئی۔ اور اپنے بیٹے کو پاگل اور وحشی بنا دیکھ کر وہ فوراً اس کی طرف بڑھی تھیں۔

شہزادے! شہزادے ہوش میں آؤ" اب وہ اسے ملازمہ سے دور کر رہی تھی۔" لیکن کوششوں کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ رہا تھا۔ بڑی بی بی جی نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔ نوجوان ایک دم ہوش میں آیا تھا۔

یہ کیا کر رہے تھے آپ شہزادے!"اس کے بالوں میں ہلکا ہلکا ہاتھ سہلاتے" ہوئے نرم لہجے میں کہہ رہی تھی۔وہ نوجوان کبھی اپنے ہونٹوں کو ہاتھ لگا رہا تھا تو کبھی کانوں کو۔

" مام آپ کو پتا ہے نا مجھے خون کتنا برا لگتا ہے۔اس نے جان بوجھ کر خون نکالا تھا" وہ ایسا کیوں تھا؟ یہ بیماری اس کو بچپن سے تو نہیں تھی۔

وہ ایسا کیوں تھا اس کی بھی ایک الگ کہانی تھی۔ایک حادثے نے اس کی زندگی بدل دی تھی۔اسے عام انسان سے ایک دماغی مریض،وحشی بنا دیا تھا۔ساری ملازمہ اب باہر جا چکی تھی۔بڑی بی بی جی اب اپنے بیٹے کو لے کر کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ان کے بیٹے کو آرام کی ضرورت تھی۔

-----★★★-----

وہ دونوں ہاتھوں کو دل کی سیدھ میں کیے اپنے رب کے سامنے حاضر تھا! اس سے پہلے وہ کبھی اس طرح بے سکون ہو کہ نہیں آیا تھا وہ بہت کم ہی رب کے سامنے اس طرح آتا تھا۔ جب وہ بے سکون ہوتا تھا! اور آج تو اسے یہی نہیں پتا تھا کہ وہ اتنا بے سکون کیوں تھا اور یہی بات جاننے وہ اپنے رب کے سامنے آیا تھا۔ کچھ کہنے سے پہلے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جب انسان اس رب کے سامنے جاتا ہے تو خود باخود اسکی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں ایسا ہی اسکے ساتھ ہوا اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"یااللہ تو جانتا ہے میرے دل کی ویرانی میری ہر اذیت کو مجھ سے پہلے تو جانتا ہے میرے اللہ میں تو خود نہیں جانتا میں اس قدر بے سکون کیوں ہوں پر میں بے سکون ہوں اللہ۔۔میں کبھی اس طرح بے سکون نہیں رہا پر اب ہوں!! اب ہوں۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رکا اس نے اپنی آنکھیں اذیت سے بند کریں جیسے وہ کچھ تسلیم کرنے سے گھبرا رہا ہو پر وہ یہ بھول گیا جس کے آگے وہ یہ بات تسلیم کرنے سے گھبرا رہا ہے وہ تو یہ بات پہلے سے جانتا ہے کیونکہ وہ رب ہے اور رب اپنے بندوں کو سب سے بہتر جانتا ہے!

"سیفی کہتا ہے مجھے محبت ہو گئی اللہ وہ کتنی عجیب بات کرتا ہے نہ مجھے محبت کیسے ہو سکتی ہے پر وہ پھر بھی میری بات کا یقین نہیں کرتا!! اللہ میں بہت بے سکون ہوں

وہ مجھے اچھی لگتی ہے کیونکہ وہ بہت اچھی ہے پر مجھے محبت نہیں ہو سکتی "اور یہ کہتے ہوئے اسکی زبان میں لرزش پیدا ہوئی۔

اللہ مجھے سمجھ نہیں آتا میں اتنا بے سکون کیوں ہوں وہ بہت اچھی ہے اور اس سے " پہلے مجھے کوئی اچھا نہیں لگا یہ دل اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا جب وہ کسی اور کا ذکر کرتی ہے نا تو یہاں یہاں "اس نے دل کی طرف اشارہ کیا۔

یہاں درد ہوتا ہے جب وہ ساتھ ہوتی ہے تو زندگی مکمل ہوتی ہے ایسا لگتا وہ ہے تو " میں ہوں وہ نہیں تو شاید میں بھی نہیں جی پاونگا! مجھے ایسا لگتا ہے یہ زندگی اسکے بغیر بے معنی ہے۔ کیا یہ سب میری پسند ہے اللہ یا محبت؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اللہ میں کیا بول رہا ہوں؟ کیا چاہتا ہوں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا پر تو۔۔ تو سب جانتا ہے میرے اللہ۔۔ میں اسکے بغیر نہیں جی پاونگا مجھے تو اسکو دیں دے وہ میرے پاس " رہے گی تو میں پر سکون ہو جاؤں گا

کیا سکون؟ کیا ایمان کے مل جانے سے میں پر سکون ہو جاؤں گا؟؟ اس نے خود سے سوال کیا

اور سکون تو صرف محبت سے ملتا ہے تو کیا مجھے محبت ہو گئی اس سے! کیا واقعی اللہ " مجھے اس سے محبت ہو گئی؟" آنسو بہہ کے اسکے گالوں پہ جبز ہوئے اور یہ لفظ محبت کہہ کے اس کو اپنے دل میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔ ایک لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں وہ آگاہی کا لمحہ آ گیا تھا! وہ صارم کے اقرار کا لمحہ آ گیا تھا! محبت کے اقرار کا اس نے اپنے رب سے اقرار کر لیا تھا وہ الہام کی گھڑی آ گئی تھی صارم پہ یہ آشکار ہو گیا تھا !! کہ اسے ایمان سے محبت ہے! بے انتہا محبت ہے

www.novelsclubb.com

وہ پر سکون ہو گیا تھا اب بس اسے اپنے محبوب کو بتانا تھا اور وہ یہ کام جلد کرے گا۔

------★★★-----

رات کا وقت تھا۔سیاہ آسمان پر چمکتے تارے جگمگا رہے تھے۔رات کے اس وقت ڈائینگ روم میں کھانے کا دور چل رہا تھا۔ہلکی پھلکی باتیں بھی جاری تھیں۔

کچھ ہی پل بعد صارم ڈائینگ روم میں داخل ہوا تھا۔سرمئی کرتے شلوار میں ملبوس ۔وہ بہت پر سکوں لگ رہا تھا۔سیفی نے کچھ حیرانی سے اسے دیکھا۔

آپا کا فون آیا تھا وہ کل آرہی ہے گھر پر۔شاید انگیجمینٹ وغیرہ کے سلسلے میں کوئی" بات کرنی ہے انھیں "ڈائینگ ٹیبل پر ذولقرنین صاحب کی آواز گونجی تھی۔ایمان جو ٹیبل سے تھوڑی دور کھڑی تھی بے اختیار صارم کو دیکھا تھا۔جو لب بھینچے پلیٹ پر نظریں جمائے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی ٹھیک ہے یہ تو اچھا ہے۔بس جلد سے جلد میرے بیٹے کی خوشی پوری ہو جائے"

!"زائیدہ بیگم بس اپنے بیٹے کی خوشی کا سوچ رہی تھی۔صارم نے ایمان کی طرف رخ موڑ کر دیکھا تھا۔جو سر جھکائے کھڑی تھی۔صارم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

! جیسے کہہ رہا ہوں یہ کچھ نہیں کہے گی وہ کچھ کہنا ہی نہیں چاہتی تھی

------★★★----

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بہت اونچائی پر کھڑے تھے۔سامنے سے دکھتی پہاڑیاں اور آسمان پر موجود بادل منظر کو حسین بنا رہے تھے۔آس پاس سے اکا دکا گاڑیاں گزر رہی تھی ۔وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت تھے۔ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

دی ہم کب شادی کریں گے ؟"پاس کھڑی لڑکی اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔"

بہت جلد میری جان لیکن تم یہ بتاو تم مجھے میرے نام کے بجائے دی دی سے " کیوں پکارتی ہو؟"وہ نوجوان معصومیت سے بولا تھا۔

کیونکہ مجھے تم پر دی زیادہ اچھا لگتا ہے "سامنے کھڑی لڑکی دھیما سا مسکرائی تھی۔" وہ نوجوان زور سے ہنسا تھا۔

"! بھلا اس میں کیا اچھا ہے؟ اس دی کانا تو سر ہے اور نا پیر"

تم یہ سب چھوڑو بس یہ بتاؤ تم مجھ سے کتنا پیار کرتے ہوں؟"معصومیت کے" سارے ریکاڈ توڑتے ہوئے کہا گیا تھا۔

میری جان خود سے بھی زیادہ۔اتنا زیادہ کہ اگر تمھیں کچھ ہو گیا نا تو میں تمھارے" بغیر جی نہیں پاؤ گا!"لڑکی دھیما سا ہنسی تھی۔

اور اگر مجھے سچ میں کچھ ہو گیا تو؟"خوشبو کہہ رہی تھی۔وہ اپنے نام کی طرح ہر" جگہ مہکتی تھی۔سامنے کھڑا نوجوان بے اختیار تڑپا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اللہ نا کریں تمھیں کچھ ہو یہ تم کیا کہہ رہی ہوں اگر اب کچھ ایسا بولا نا تو ایک لگاؤ گا"
"خوشبو اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

"! تم مجھے نہیں مار سکتے"

" میں تمھیں مار سکتا ہوں"

نہیں مار سکتے" کہتے کہتے وہ بے دھیانی میں اپنے قدموں کو پیچھے کر رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

دیکھو پیچھے مت جاؤ کہی گاڑی نا آ جائے ایک دم" وہ فکر مندی سے بولا۔"

نہیں آئے گی اور "اس سے آگے وہ کچھ کہتی سامنے سے آتی تیز گاڑی اسے کچل" کر جا چکی تھی۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔ اس نے اپنی محبت کو دیکھا تھا جو خون میں لت پت دنیا و جہاں سے بے خبر دوسری دنیا میں جا چکی تھی۔ وہ ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اس تک پہنچا۔

خوشبو! خوشبو آنکھیں کھولو پلیز کیا ہوا ہے تمھیں خوشبو!" آخر میں وہ اتنی زور" سے چلایا تھا کہ اس کی آواز پوری پہاڑیوں میں گونجی تھی۔ آس پاس اب اکا دکا لوگ اکھٹا ہو گئے تھے۔ وہ رو رہا تھا بلک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

خون خون اتنا سارا خون" وہ اب پاگلوں کی طرح زمین پر گرے خون کو دیکھ کر" چیخ رہا تھا۔ اپنے بالوں کو نوچ رہا تھا۔

خوشبو!!"زوردار چیخ کے ساتھ وہ نیند سے جاگا۔"

اب وہ ہوش سے بے گانا زور زور سے اپنی محبوبہ کا نام پکار رہا تھا۔اس گھر کی بی بی جی شور سن کر اس کے کمرے میں آئی تھیں۔اب وہ اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ خواب نہیں تھا حقیقت تھی جو خواب بن کر اب اسے ڈرا رہی تھی۔وہ اپنی محبوبہ سے آبسسیڈ تھا۔اس کے مرنے کا صدمہ اسے اتنا لگا تھا کہ اسے ہر عورت میں اپنی محبوبہ نظر آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی وجہ سے جب بھی وہ کہی بھی خون دیکھتا تھا تو اسی طرح پاگل ہو جاتا تھا۔اس کی ماں اب اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ اپنی بیٹے کی اس دماغی حالت سے پریشان تھیں۔

وہ بچپن سے ایسا نہیں تھا۔اس ایک حادثے نے اس کی زندگی بدل دیں تھی۔بظاہر عام انسان دیکھنے والا وہ ایک دماغی مریض تھا !

------★★★-----

گھر میں آج عام دنوں سے زیادہ چہل قدمی تھی۔جو اس بات کا ثبوت تھی کہ گھر میں لوگوں کا اضافہ ہوا تھا۔آج پھوپھو کی آمد ہوئی تھی گھر میں۔

www.novelsclubb.com

ساری ینگ پارٹی لان کے وسط میں لگی ٹیبل کے ارد گرد کرسی لگائیں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔آج آسمان پر سورج کا زور کم تھا۔آج بادلوں کا ڈیرا تھا آسمان پر۔ہر طرف آسمان پر سفید چادر سی بھیچی تھی۔

وہ بھی چار و ناچار سب کے کہنے پر وہاں بیٹھا تھا ورنہ سعد کو دیکھ دیکھ کر اسکا خون خول رہا تھا۔ کچھ پل گزرنے کے بعد ایمان ریفریشمنٹ کی ٹرالی گھسیٹی ہوئی آئی۔

نیوی بلور نگ کے سوٹ میں ملبوس نیوی بلو ہی رنگ کے دوپٹے کو اچھی طرح سر پر جمائے سامنے کھڑی تھی۔

سب کو چائے وغیرہ سرو کرنے کے بعد وہ مڑنے لگی کہ اچانک سعد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

ایمان تم بھی یہاں بیٹھو نا میرے پاس! میرا مطلب ہمارے پاس" ایمان اس کے " ہاتھ پکڑنے پر ایک دم بوکھلائی۔ بے اختیار اس کی نظریں صارم پر اٹھی۔ جو غصے سے سعد کو دیکھ رہا تھا۔

نہیں آپ لوگ بیٹھیں مجھے ذرا کام ہے!" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی لیکن سامنے بیٹھے شخص کی گرفت مضبوط تھی۔ صارم نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔ غصے سے اس کی گردن کی رگیں اُبھری تھیں۔ لیکن وہ ابھی یہاں کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے ضبط کر گیا۔

یہ منظر سب دیکھ رہے تھے لیکن ایسے ظاہر کر رہے تھے کہ جیسے یہ سب نارمل ہو۔ سیفی نے بے اختیار اپنے بڑے بھائی کو دیکھا۔

ایمان تم اب میرے کہنے پر بھی نہیں بیٹھو گی؟" سعد ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ برسوں سے پرانے دوست ہو۔

میں؟" ایمان اس کے آگے کچھ بولتی صارم جیسے اپنا ضبط کھو چکا تھا۔"

سعد اس کا ہاتھ چھوڑ دو جب وہ نہیں بیٹھنا چاہتی تو اسے جانے دو" صارم خود پر "
ضبط کرتے ہوئے لفظوں کو چبا چبا کر بولا۔

صارم تم کیوں بیچ میں بول رہے ہو یہ ان دونوں کا معاملہ ہے! اب یہ دونوں ایک "
دوسرے سے انگیجڈ ہیں" سانیہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔ صارم نے غصے سے
جبڑے بھینچے تھے۔

www.novelsclubb.com

بیٹھ جاؤ ایمان!" سعد کی گرفت ابھی بھی اس کے ہاتھ پر مضبوط تھی۔ ایمان نے "
تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور سعد کے بائیں جانب تھوڑے دور کے فاصلے پر بیٹھ گئی
۔

اب سب بیٹھے منگنی اور شوپنگ کی باتیں کر رہے تھے۔ایمان نظریں ہاتھوں پر جمائے چپ چاپ بیٹھے تھی۔ مسلسل وہ اپنی انگلیوں کو آپس میں مڑوڑ رہی تھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے صارم کو دیکھا تھا۔

صارم اپنڑی کوئی کو کرسی پر ٹکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ایمان نے نظریں فوراً پھیری تھیں۔اس کے نظریں پھیرتے ہی صارم نے سعد کو دیکھا تھا جو بڑے عجیب انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔

صارم نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے ہاتھوں کو منہ پر پھیرا تھا۔وہ شاید غصہ کنڑول کر رہا تھا۔اسے سعد کا ایمان کو یوں دیکھنا برا لگ رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایمان کو یہاں سے اٹھا کر لے جائے۔

پر افسوس اس کے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا۔وہ اس سے محبت کرتا ہے یہ بات بھی اس کے دل میں تھی۔وہ اپنی محبت کو یوں کسی اور کو دیکھنے کیسے دے سکتا تھا۔

اسے ایمان کو یہاں سے ہٹانا تھا۔اسے کچھ کرنا تھا۔ایک دم اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔

اوکے گائز تم لوگ انجوائے کرو مجھے تھوڑا کام ہے" کہہ کر وہ جانے لگا پھر کچھ " سوچ کر پلٹا تھا۔

ایمان کیا تم مجھے ایک کپ کافی بنا کر دے سکتی ہو؟" پیشانی کو مسلتے ہوئے وہ کہہ " رہا تھا۔جواب میں ایمان نے اثبات میں سر ہلایا اور کھڑی ہوئی۔اس نے ایک سکون بھری سانس خارج کی۔اس نے بھی یہاں سے اٹھنے میں ہی آفیت جانی تھی ۔سعد کی نظریں اپنے اندر تک گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ایمان کے آگے بڑھتے ہی صارم بھی اس کے پیچھے پیچھے ہم قدم ہوا تھا۔

صارم کی خواہش تھی کہ زندگی کے ہر قدم پر وہ یوہی ایمان کے ہم قدم چلے۔وہ ہمیشہ یوہی ایمان کے پیچھے چلنا چاہتا تھا اس کے قدم سے قدم رکھنا چاہتا تھا۔کسی سائبان اور محافظ کی طرح اس کی حفاظت کرنا چاہتا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا پر سکون سا لیپ ٹاپ گود میں رکھے مصروف تھا۔وہ پر سکون تھا اس لیے کیونکہ وہ ایمان کو وہاں سے اٹھا لایا تھا۔

کچھ پل گزرنے کے بعد دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر ایمان داخل ہوئی تھی۔

کپ کو سامنے میز پر رکھ کر وہ خاموشی سے پلٹی تھی۔صارم نے لب بھینچے تھے۔ پہلے وہ کتنی باتیں کرتی تھی اس سے اور اب وہ اس سے خیریت بھی نہیں پوچھ رہی تھی۔

یہ سب اس کی اپنی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا۔اگر وہ اتنی جلد بازی نا کرتا اور سکون سے سوچتا تو آج یہ سب نا ہوتا۔

ایمان! تم اب بھی مجھ سے ناراض ہو؟"ایک آس سے پوچھا گیا تھا۔ایمان" ایڑیوں کے بل پلٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں صارم جی!"وہ واقعی اس سے ناراض نہیں" تھی۔وہ سب باتیں بھول چکی تھی۔

ایمان میں جان بوجھ کر تم پر غصہ نہیں ہوا تھا اور وہ سب میں تمھیں کہنا بھی نہیں" چاہتا تھا۔ میں اس وقت بہت پریشان تھا وہ سب میں نے غصے میں کہہ دیا تھا۔ اور مجھے پتا ہے تم ہرٹ ہوئی ہو لیکن میرا یقین مانو میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا میں تمھیں ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں تمھیں ہرٹ کر ہی نہیں سکتا ایمان!" وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔ وہ اپنے لفظوں سے اسے یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ بھلے دنیا ادھر سے اُدھر ہو جائے لیکن میں تمھیں تکلیف نہیں دے سکتا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی آپ کیوں صفائیاں دیں رہے ہیں مجھے پتا ہے آپ پریشان تھے غصے میں" تھے لیکن آپ یقین کریں مجھے آپ کی کوئی بات بری نہیں لگی تھی۔ مجھے پتا ہے دنیا کا کوئی بھی انسان مجھے ہرٹ کر دے گا لیکن صارم جی نہیں کریں گے۔ آپ فالتو

میں پریشان نا ہو آپ کی کوئی غلطی نہیں تھی۔"اس کے لفظ اسے سکون بخش گئے تھے۔ چلو وہ اسے اتنا تو جانتی تھی کہ وہ اسے جان بوجھ کر ہرٹ نہیں کر سکتا تھا۔

اب آپ کافی پی لیں ٹھنڈی ہو رہی ہے میں نیچے جا رہی ہوں" کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھی تھی۔ صارم کے لبوں کو مسکان نے چھوا تھا۔اب بس اسے صحیح وقت کا انتظار تھا پھر وہ اسے اپنے دل کی ہر بات بتا دے گا۔ کپ اٹھا کر اس نے لبوں سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

------★★★-----

اگلے دن وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔ سورج کی کرنیں گلاس وال سے ہوتی ہوئی اس کے کمرے میں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ آفس میں بیٹھا فائل میں سر دیے ہوئے تھا۔ آفس میں گہری خاموشی تھی۔ اچانک اس نے فائل سے سر اٹھایا اور پاس رکھا کافی کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔ وہ دیکھنے میں کافی مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

کچھ پل گزرنے کے بعد پاس رکھا اس کا موبائل فون بجا تھا۔ کمرے کی خاموشی میں خلل پیدا ہوا۔

اس نے فائنل کو بند کیا اور فون کی اسکرین پر نظر ڈالی جہاں بڑھا بڑھا سیفی جگمگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک گہری سانس خارج کی اور یس کا بٹن دبایا۔

"ہاں کہو سیفی!"

بھائی آپ فری ہے کیا؟"دوسری طرف سے سیفی کی آواز ابھری تھی۔اس نے"
ایک نظر ٹیبل پر رکھی فائلوں کو دیکھا۔

نہیں میں فری نہیں ہوں کیوں کیا ہوا؟"ایک ہاتھ سے فون پکڑے اب وہ دوبارہ"
فائل کھول رہا تھا۔

دراصل بھائی ہم سب شوپنگ کرنے جا رہے ہیں آپ بھی چلے نا ہمارے"
"!ساتھ

www.novelsclubb.com

نہیں سیفی تم لوگ جاؤ مجھے ابھی تھوڑا کام ہے۔"اس نے پھر سے کافی کا کپ" اٹھایا اور گھونٹ بھر کر واپس رکھا۔

ٹھیک ہے بھائی جیسی آپ کی مرضی ہم سب جا رہے تھے پلور شہ سانیہ ایمان" وغیرہ "دوسری جانب سے کچھ تاسف بھرے انداز میں کہا گیا۔صارم کے چلتے ہاتھ ایمان کے نام پر تھمے تھے۔

کیا ایمان بھی جا رہی ہے؟"اس نے جیسے تصدیق چاہی۔"

جی بھائی ایمان بھی جا رہی ہے اور۔۔"سیفی نے دور کھڑی ایمان کو دیکھا تھا"

اور کیا سعد بھی جا رہا ہے؟"سیفی کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر صارم اشتیاق سے" گویا ہوا۔

جی سعد بھی جا رہا ہے کیوں؟"لب دبا کر مسکان کو ابھرنے سے روکا تھا۔"

ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں لوکیشن بھیجو مجھے "کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔" موبائل کو جیب میں ڈال کر کرسی کی پشت پر لٹکا اپنا کوٹ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھا۔دوسری جانب سیفی کے لبوں کو فتح کن مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

------★★★-----

اسلام آباد کے مشہور مال کے آگے اس نے گاڑی روکی۔ گاڑی کو پارک کرتا ہوا وہ اندر کی جانب بڑھا۔ مال میں پہنچ کر اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں تھی۔ مال میں کافی رش تھا۔ ایسے میں ان لوگوں کو ڈھونڈنا آسان نہیں تھا اس لیے اس نے جیب سے فون نکالا اور سیفی کو ملایا۔ جگہ کا پوچھ کر اب وہ سیکنڈ فلور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ لفٹ کی مدد سے سیکنڈ فلور پر پہنچ کر اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔ اسے ایمان سامنے ہی نظر آگئی تھی۔ ساتھ سارے کزن بھی کھڑے تھے۔

اب وہ اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ دور کھڑا سیفی بھی اس کو دیکھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے دیکھوں بھائی بھی آگئے!" سیفی نے سب کو صارم کی جانب متوجہ کیا تھا۔" سانیہ کی تو باچھیں کھل اٹھی تھی۔ اب وہ ان سب تک پہنچ چکا تھا۔

صارم تم یہاں کیسے ؟"سانیہ نے خوشگوار حیرت سے پوچھا تھا۔"

ہاں بس آفس میں آج زیادہ کام نہیں تھا تو میں نے سوچا چلا جاتا ہوں "انگلیوں کے "
پوروں سے ماتھے کو ہلکا ہلکا مسلتے ہوئے اس نے ایمان کو دیکھا تھا۔وہ اسے ہی دیکھ
رہی تھی۔

اچھا یہ تو اچھی بات ہے چلو اب شوپنگ کرتے ہیں مل کر۔"کہتے ہوئے سانیہ نے "
ہاتھ بڑھا کر صارم کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا لیکن صارم نے بروقت اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔

ہاں چلو اب شاپنگ کرتے ہے !"کہہ کر اس نے سب کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔اب "
سب اس کے آگے اور وہ سب کے پیچھے چل رہا تھا۔وقفے وقفے میں آس پاس

نظریں دوڑانے کے بعد وہ ایمان کو دیکھتا جو سعد سے تھوڑے فاصلے پر چل رہی تھی۔

کچھ پل بعد سمیر اور لائبہ تو دوسری طرف بڑھ گئے تھے۔اب صرف ایمان، سعد، سانیہ، پلورشہ، کشف اور سیفی ہی باقی رہ گئے تھے۔

!ارد گرد نظریں دوڑاتے کبھی اس دکان میں جاتے تو کبھی اس میں

کچھ ہی دیر بعد سانیہ، پلورشہ اور کشف دوسری سمت بڑھی تھیں۔

سیفی نے صارم کو دیکھا جو شوپنگ کرنے کے بجائے بس سعد اور ایمان کے پیچھے چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان وہ دیکھو وہ سوٹ کتنا پیارا لگ رہا ہے آؤ چل کر دیکھتے ہے "سعد نے بائیں" طرف دکان کی طرف اشارہ کیا تھا۔جہاں لیڈیز سوٹ ڈمی پر لٹکے تھے۔

سعد نے ایمان کا ہاتھ پکڑا اور دکان کے اندر بڑھ گیا۔ایمان کسی گڑیا کی طرح اس سے ساتھ کھینچی چلی گئی۔صارم نے غصے سے لب بھینچے تھے۔اسے سعد کا ہاتھ پکڑنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔لیکن وہ برداشت کر گیا۔ایمان نے زبردستی اپنا ہاتھ سعد سے چھڑوایا تھا۔اس کی گرفت بہت مضبوط تھی اتنی مضبوط کے ایمان کو اپنی ہاتھ کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

کچھ پل بعد وہ دونوں باہر نکلے۔صارم نے ایمان کو دیکھا جو سعد کے ساتھ بے آرام دہ دکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل بعد سعد نے دوبارہ ایمان کا ہاتھ پکڑا اور ایک دکان میں جانے لگا اور یہی تک تھی صارم کی برداشت کرنے کی حد۔وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا۔اور سعد کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

اب منظر یوں تھا کہ صارم نے سعد کا سیدھا ہاتھ کلائی سے پکڑ رکھا تھا اور سعد نے سیدھے ہی ہاتھ سے ایمان کی کلائی پکڑ رہی تھی۔

ہاتھ چھوڑو ایمان کا!" لب بھینچے غصے سے کہہ رہا تھا وہ۔"

جواب میں سعد نے آبرو آچکا کر کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

میں کہہ رہا ہوں ہاتھ چھوڑو ایمان کا" لفظوں کو چبا چبا کر ادا کرتا ہوا وہ اسے غصے"

سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیوں چھوڑو میں اس کا ہاتھ یہ میری منگیتر ہے "تڑک کر کہتا ہوا وہ صارم کو آگ" لگا گیا تھا جتنی تیزی سے اس نے کہا تھا اتنی ہی تیزی سے سامنے سے جواب آیا تھا۔

منگیتر ہے بیوی نہیں اس لیے اب ہاتھ چھوڑو!" عجیب لہجے میں کہہ رہا تھا وہ۔" اس کے لہجے اور آنکھوں میں اتنی سختی تھی کہ سعد کی گرفت ایمان کے ہاتھ پر بے اختیار ڈھیلی ہوئی۔

آئندہ اب جو بھی بات کرنی ہو اس کے لیے زبان کا استعمال کرنا ہاتھ کا استعمال" کرنے کی ضرورت نہیں ہے "لفظوں کو دانتوں میں ایسے چبا رہا تھا جیسے دانتوں کے بیچ سامنے کھڑا سعد ہو۔

اس نے ایمان کو چلنے کا اشارہ کیا اور خود اس کے پیچھے قدم پر قدم رکھنے لگا۔

اسے پتا تھا عورت کی عزت کیسے کرنی اور کروانی ہے چاہتا تو وہ بھی ایمان کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس منظر سے غائب کر دیتا۔

! لیکن اسے نامحرم اور محرم کا فرق پتا تھا

دور کھڑا سیفی یہ منظر بڑے آرام سے دیکھ رہا تھا۔اس لیے تو اس نے یہاں بلایا تھا صارم کو۔

پارکنگ ایریا میں پہنچ کر وہ لوگ گاڑی کی طرف بڑھے۔کچھ پل بعد وہ لوگ گاڑی کے سامنے کھڑے تھے۔صارم نے ایمان کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ایمان کے بیٹھتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور جیب سے فون نکال کر سیفی کو لگانیں لگا۔

"!ہاں سیفی"

"جی بھائی بولیں؟"

میں ایمان کو لے کر گھر جا رہا ہوں کوئی پوچھے تو بتا دینا ایمان کے سر میں درد ہو رہا" تھا تو بھائی اسے لے کر گھر گئے ہے۔"اس نے ارد گرد نظریں دوڑائی تھی۔پارکنگ ایریا میں اکا دکا لوگ تھے۔

جی ٹھیک ہے بھائی"اس نے وجہ نہیں پوچھی تھی کیونکہ وہ وجہ جانتا تھا۔"

موبائل کو جیب میں رکھتا ہوا وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا۔

بیٹھ کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔گاڑی میں گہری خاموشی تھی۔کچھ پل بعد خاموشی کو صارم نے توڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

زیادہ زور سے تو نہیں پکڑا تھا اس نے تمھارا ہاتھ؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا" لہجے میں فکر مندی لیے نرمی سے کہا گیا جواب میں ایمان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

نہیں زیادہ زور سے نہیں پکڑا تھا" فقط بس اتنا کہہ کر وہ چپ ہوئی تھی۔ صارم" نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

گاڑی میں خاموشی کا وقفا پھر بڑھنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں بھول جاؤں تمھیں اب یہی مناسب ہے

کہ تم تو پھر حقیقت ہو کوئی خواب نہیں

یہاں تو دل کا یہ عالم ہے کہ کیا کہوں

!بھلا سکا نہ وہ سلسلہ جو آواز تک گیا ہی نہیں

وہ اک خیال جو آواز تک گیا ہی نہیں

! وہ اک بات جو میں کہہ نہیں سکا تم سے

وہ ایک ربط جو ہم میں کبھی رہا ہی نہیں۔

!مجھے ہے یاد وہ سب جو کبھی ہوا ہی نہیں

اگر یہ حال ہے دل کا تو کوئی سمجھائے

www.novelsclubb.com

!تمھیں بھولنا بھی چاہوں تو کس طرح بھولوں

!کہ تم تو پھر حقیقت ہو، کوئی خواب نہیں

(فیض احمد فیض)

------★★★-----

وہ ہری بھری نرم گھاس پر اپنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ رہی تھی۔ سورج ابھی طلوع ہونا شروع ہوا تھا۔ آسمان پر ہلکی نیلی روشنی چھائی تھی۔ آس پاس چڑیوں کی چھچھاہٹ اور ارد گرد رقص کرتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں۔

وہ اگر جلدی اٹھ جایا کرتی تھی تو اکثر ننگے پاؤں ہری بھری نرم گھاس پر چلتی تھی۔ ایسا کر کے اسے اپنے اندر ایک سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

چلتے چلتے اب وہ ماضی میں کھو گئی تھی

جب وہ تقریباً پانچ سال کی ہوا کرتی تھی۔ایسے ہی صبح صبح اپنی ماں کی ساتھ گھاس پر چلا کرتی۔

کبھی وہ یہاں باتیں کرتے تو کبھی یہاں کھیلتے۔

اسے ابھی تک یاد تھا جب وہ بھاگتی تھی اور اس کی ماما اس کو پکڑتے پکڑتے تھک جاتی تھی تو کہتی تھی۔

بس کرو ایمہ اور کتنا بھاگو گی اب میں تھک گئی ہوں' کہہ کر وہ گھاس پر ہی بیٹھ جایا ' کرتی یہ دیکھانے کہ لیے جیسے میں بہت تھک گئی ہوں۔

اور ایمان ان کے پاس بھاگی بھاگی جاتی یہ سوچ کر کہ ماما میری وجہ سے تھک گئی ہے ۔

ان تک پہنچتی اور کہتی ماما اب ہم نہیں کھیل رہے۔

اور اس کی ماں ایک دم اسے پکڑتی اور کہتی پکڑ لیا۔

ایمان جب اپنے چھوٹے سے ذہن سے سب سمجھنے کی کوشش کرتی تو اسے سمجھ آتا کہ اس کی ماں نے چلاکی سے اسے پکڑ لیا ہے۔

سمجھ آنے کے بعد وہ کہتی ماما اپنے میرے ساتھ چیٹنگ کی ہے میں بات نہیں کر رہی۔

تو اس کی ماں اسے اپنی گود میں بیٹھاتی اور گدگدی کرنا شروع ہو جاتی۔اور وہ کھلکھلا کر ہنس دیتی تھی۔

ہوا کا تیز جھوکا اس کے پاس سے گزرا تھا تو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بچپن بھی کتنا اچھا ہوتا تھا نا۔نا کوئی ٹینشن نا کوئی فکر نا کسی چیز کا ڈر نا دوسرے کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنا،نا لوگوں کے زہر جیسے خنجروں کو دل میں اُتارنا پڑھتا تھا

۔نا اپنوں کا دل رکھنے کے لیے اپنا دل مارنا پڑتا تھا۔نا کوئی غم ہوتا تھا اور نا کسی قسم کا خوف !

چلتے چلتے اسے کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئی تھی۔اس نے ارد گرد دیکھا تھا۔ گھوم پھر کر نظریں اپنے گھر کے دوسرے فلور کی کھڑکی میں کھڑے شخص پر روکی تھی۔

کھڑکی میں کھڑا شخص بہت ہی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ایمان کو اس کی نظریں اپنے جسم کے اندر تک گھستی ہوئی محسوس ہوئی۔ایک الگ ہی انداز سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔بلکل عجیب طریقے سے۔

اس کی نظروں میں کچھ ایسا سرد پن تھا کہ ایمان کے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔وہ کھڑکی میں کھڑے شخص کی نظروں سے دور جانا چاہتی تھی۔اس کے جاتے ہی کھڑکی میں کھڑا شخص ہلکا سا مسکرایا تھا۔

-----★★★-----

شام کے سائے آسمان پر گہرے ہو رہے تھے۔آسمان پر اب سورج کے بجائے چاند کا راج تھا۔وہ چاند جس کا صارم اور ایمان سے گہرا تعلق تھا !

www.novelsclubb.com

ذولقرنین صاحب کے پورشن میں اس وقت سب کھانے کے بعد چائے پینے میں مشغول تھے۔جیسا کہ ان کے اصولوں کے مطابق تھا کہ کھانا سب نے ساتھ ہی کھانا ہے۔

مریم پھر منگنی راشد کے آنے کے بعد ہی رکھ لیتے ہے ویسے کب آرہا ہے؟""" ذولقرنین نے سامنے بیٹھی اپنی بہن سے پوچھا۔لاونج میں بیٹھے سب لوگوں کے کان کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

جی بھائی میری بات ہوئی تھی وہ کہہ رہے تھے تقریباً ایک مہینہ تو انھیں لگے گا!" اس لیے جب تک وہ آئے گے ہم ساری تیاری وغیرہ کر لیتے ہے۔ان کے آتے ہی ہم منگنی کی تقریب رکھ لیں گے!" صارم کو لبوں پر جاتا کپ پکڑا ہاتھ چند پل کے لیے تھما تھا۔

ہاں صحیح ہے ہم سب جب تک خریداری وغیرہ کر لیں گے "یہ آواز مقبول" صاحب کی بیگم کی تھی۔

صارم نے اپنی پھپھو کو غور سے دیکھا تھا۔وہ آج کل یہی رہ رہی تھی۔وہ بھی اپنے اس چھچھورے بیٹے کے ساتھ۔ان کے بقول خریداری کی لوکیشن یہاں سے قریب تھی۔تقریباً ایک مہینے بعد منگنی کی تقریب کا سوچا تھا سب نے۔پھر کتنی ہی دیر وہ سب باتوں میں مصروف رہے۔آسمان پر سائے گہرے ہوتے دیکھ سب سونے کو اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھیں تھے۔

------★★★-----

رات کے تیسرے پہر اس کی آنکھ پیاس کی شدت سے کھلی تھی۔کچھ دیر تک تو وہ کروٹیں بدلتی رہی پھر پیاس کی شدت حد سے بڑھ گئی تو بستر سے کھڑی ہو گئی۔

کمرے کا دروازہ کھولا تو چڑ چڑاہٹ کی آواز سے دروازہ کھلتا چلا گیا۔

اب اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔

کچھ میں داخل ہوئی اور شیلف پر رکھا گلاس اٹھا کر فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگی۔

اچانک کسی کا سایہ کچن کے دروازے پر ابھرا تھا اور غائب ہوا تھا۔

کوئی تھا جو اس کی ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

اس نے گلاس میں پانی ڈالا اور پاس رکھی کرسی پر بیٹھ کر پینے لگی۔دو آنکھیں مستقل اسے دیکھ رہی تھی۔

اب اس نے گلاس کو واپس شیلف پر رکھا اور کمرے کی طرف بڑھی۔لاونج سے گزرتے ہوئے اب وہ راہداری میں آگئی تھی۔

کوئی مستقل اس کے پیچھے آرہا تھا لیکن اس بات سے انجان ایمان سکون سے اپنے قدم اٹھتی ہوئی کمرے میں بڑھی اور کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

ابھی وہ دروازہ بند کر کے پلٹی ہی تھی کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔

پہلے تو وہ حیران ہوئی کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے پھر کچھ سوچ کر آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی اس کی آنکھوں میں حیرانی کے تاثرات ابھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

سامنے دروازے کے بیچوں بیچ وہی سفید محل نما گھر میں رہنے دماغی مریض کھڑا تھا

!عورت ذات سے آبسیسیڈ دماغی مریض! کھڑکی میں سے جھکاتی عجیب بے تاصر

آنکھوں والا۔اپنی ماں کا شہزادہ! سعد راشد کھڑا تھا۔

------★★★-----

آج وہ پھر اس اندھیری رات میں اتر آیا تھا۔لیکن آج وہ پہلے کی طرح تنہا تھا۔

آس پاس کافی اندھیرا تھا سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کہا کھڑا ہے۔لیکن اسے اندازہ

ہو رہا تھا جیسے وہ جنگل میں کھڑا ہوں۔اسے یہاں کھڑا نہیں رہنا تھا اس لیے اس نے

اب اپنے قدم بڑھائے تھے۔

چند گھڑیاں خاموشی سے سرکنے کے بعد اس کی سماعتوں سے کسی کی آواز ٹکرائی۔ آواز کافی مل مل کر آرہی تھی۔

وہ اب اسی آواز کے سمت بڑھ رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہا تھا آواز بھی صاف سنائی دینے لگی۔ کوئی مدد کے لیے پکار رہا تھا۔

کچھ ہی پل بعد اب وہ اس آواز والی کے سامنے کھڑا تھا۔ کچھ دور قدم پر کوئی پانی میں تیر رہا تھا۔ ایسا صارم کو محسوس ہوا۔ لیکن نہیں جب اس نے غور سے دیکھا تو وہ کوئی چھوٹا سا گول دائرہ تھا جس میں گندہ پانی جما تھا۔ وہ چھوٹا سا دلدل تھا۔ جس میں ایک بار جانے کے بعد خود سے نکلنا مشکل ہے۔ وہ دلدل جو آہستہ آہستہ آپ کو اپنے اندر کھینچا ہے۔

لڑکی مسلسل اپنا بچاؤ کر رہی تھی۔ اس کا آدھا جسم کا حصہ اس دلدل میں تھا۔

پلیز میری مدد کریں!" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔ صارم نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔ تاکہ کوئی ایسی چیز ڈھونڈ سکے جس سے اسی مدد کر سکے۔

پلیز میری مدد کریں اگر میں ایک بار اس دلدل میں چلی گئی نا تو میرا بچنا بہت مشکل ہے۔ مجھے اس دلدل سے صرف آپ ہی بچا سکتے ہے ورنہ اپنوں سے تو کوئی امید نہیں ہے میرے اپنے مجھے خود اس دلدل میں دھکیل کر گئے ہے مجھے اس دلدل سے نکال لیں پلیز آپ کو خدا کا واسطہ ہے۔" وہ لڑکی اپنی مدد کے لیے زور زور سے چیخ رہی تھی چلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

صارم کے پیر جامد ہوئے تھے کیا کوئی آپ کا سگا خود آپ کو دلدل میں دھکیل سکتا ہے؟

گھبراہٹ کے مارے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔اب جنگل کے منظر کی جگہ اس کے کمرے نے لے لی تھی۔

وہ گھبراہٹ کے مارے اٹھ بیٹھا تھا۔اس نے آہستہ آہستہ اپنے سینے کو مسلا تھا۔

گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے تین بج رہے تھے۔اسے ہوا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔وہ کھلی ہوا کی غرض سے اٹھا اور کمرے سے نکل کر لان کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

------★★★-----

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"سامنے سعد کو دیکھ کر وہ کچھ پل حیران ہوئی تھی۔"

تم سے بات کرنے آیا ہوں ایمان۔" سامنے کھڑا سعد پر سکون لہجے میں بولا تھا۔"
ایمان نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

لیکن مجھے اس وقت آپ سے کوئی بات نہیں کرنی!" دوٹوک لہجے میں کہتے"
ہوئے ایمان نے بے اختیار ایک قدم پیچھے لیا تھا۔

تو کب کرنی ہے؟ نا تم مجھ سے صبح میں بات کرتی ہوں نا دیکھتی ہوں اور اگر میں"
تم سے کچھ پوچھ لو تو بس ہوں ہاں میں جواب دیتی ہوں! بس کچھ نہیں آج میں تم
سے بات کر کے جاؤ گا ہم منگیتر ہے ہم میں تھوڑی انڈر سٹینڈ نگ تو ہونی چاہیے نا"

www.novelsclubb.com

اس نے غصے سے کہتے ہوئے اپنے قدم ایمان کی جانب بڑھائے۔اس کے قدم بڑھاتے ہی ایمان نے بھی قدم پیچھے کی جانب اٹھائے تھے

دیکھیں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ جائے ابھی یہاں سے "قدم پیچھے" کی جانب اٹھاتے اٹھاتے اب وہ بلکل دیوار سے لگی تھی۔سعد بھی قدم اٹھاتا ہوا اب اس تک پہنچ چکا تھا۔چند قدم کے فاصلے کی دوری پر کھڑا وہ اسے تک رہا تھا۔ایک قدم ہاتھ بڑھا کر اس نے ایمان کا ہاتھ تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان میری بات سنو!"اس کی آگے کی بات کو کاٹتی ایمان نے ایک جھٹکے سے اپنا" ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔جھٹکے سے ہاتھ چھڑوانے کی وجہ سے ہاتھ پیچھے دیوار پر لگا اور دیوار پر لگی کیل اس کے ہاتھ میں لمبی لکیر چھوڑ گئی تھی۔اب ہاتھ میں

سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ایمان سعد کو ایک ہاتھ سے دور کرتی الماری تک آئی تھی اسے اپنا خون صاف کرنا تھا۔

لیکن پیچھے کھڑا سعد تو بلکل خاموش ہو گیا تھا۔خون دیکھ کر اس کے اندر کا وحشی جاگنے لگا تھا۔

اسے وہ سارا منظر اپنی آنکھوں میں گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

!خون !لڑکی !سڑک

وہ ایک جھٹکے سے پلٹا تھا اور دیوانا وار ایمان کی طرف بڑھا۔ایمان نے کسی احساس کے تحت گردن موڑ کر دیکھی تو قدم خود بخود زنجیر ہوئے۔وہ کسی وحشی پاگل کی طرح اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ایمان کو ایک پل لگا تھا یہاں سے فرار ہونے کا اور وہ تھا بھاگ جانا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی بنا سوچے سمجھے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

دروازے کھولتا اس کا ہاتھ ایک پل کے لیے کپکپایا کیونکہ سعد کا ہاتھ اس کے ہاتھ پر تھا۔

اب وہ اس پر جھپٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اور ایمان چیخ اور چلا کر اپنا بچاؤ کر رہی تھی۔

صارم جس کو خواب اپنے سر پر سوار ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا کچھ سکون کے لیے وہ لان کے پیچھے والے حصے میں آیا تھا۔

یہاں سے ایمان کا کمرا کافی قریب تھا۔ابھی اسے کچھ ہی پل گزرے تھے یہاں آئے کہ اس کی سماعتوں سے ایمان کی آواز ٹکرائی۔اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

وہ فوراً اس کی کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھولا۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔ غصے سے اس کے ہاتھوں کی رگیں اُبھری تھی۔

سامنے سعد پاگل وحشی بنا ایمان پر جھپٹ رہا تھا اور ایمان اپنا بچاؤ کر رہی تھی۔ وہ غصے سے سعد کی طرف بڑھا تھا اور ایک جھٹکے سے ایمان سے دور کیا تھا۔ اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔

اچانک حملے پر سعد سنبھل نا پایا اور دور جا کر گرا تھا۔

اب صارم زخمی شیر کی طرح اس کی طرف بڑھا۔ اور اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ایک کے بعد ایک تھپڑ مارتا رہا۔

شور سن کر سارے گھر والے بھی جاگ گئے تھے اور اب سب آہستہ آہستہ جما ہو رہے تھے۔

صارم یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے!" سمیر نے آگے بڑھ کر صارم کو دور کیا تھا۔" سعد کی ناک سے ہلکا ہلکا خون رسنے لگا۔ مریم پھوپھو اپنے بیٹے کی طرف لپکی تھی۔

ماما خون خون!" سعد پاگلوں کی طرح کہتے ہوئے اپنے بالوں اور کانوں کو ہاتھ لگا" رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا حال کر دیا ہے! کیوں مارا ہے میرے بیٹے کو صارم؟" مریم غصے سے چیخی" تھی۔

یہ آپ اس سے کیوں نہیں پوچھتی پھوپھو کہ میں نے اسے کیوں مارا ہے! یہ" انسان نہیں درندا ہے دماغی مریض ہے اگر میں صحیح وقت پر نا آتا تو پتا نہیں یہ ایمان کہ ساتھ کیا کر دیتا!"جواب میں صارم بھی غصے میں ہلکا سا چیخا تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم یہ کیا بول رہے ہو؟"مریم پھوپھو برہم ہوئی تھی۔ایمان" ایک کونے میں خاموش تماشائی بنی کھڑی تھی۔

اگر وہ اپنی صفائی میں کچھ کہنا بھی چاہتی تو یہاں کوئی اس کی سننے کو نہیں کھڑا تھا ۔زائیدہ نے نا سمجھی سے سانیہ کو دیکھا تھا۔

میں بکواس نہیں کر رہا پھوپھو! اور اگر میں بکواس کر رہا ہوں تو پوچھیں اپنے"

"لاڈلے سے کہ یہ اتنی رات یہاں کیا کر رہا ہے؟

صارم نے ہاتھ اٹھا کر سعد کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پھوپھو اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ ان کا بیٹا خود چل کر یہاں آیا ہے لیکن اب ان کو اپنے بیٹے کو بچانا بھی تو تھا۔ لیکن ابھی ان کے پاس کوئی جواب نہیں بن رہا تھا۔

ضروری ہے یہ خود آیا ہو کیا پتا اسے ایمان نے بلایا ہو!" یہ آواز زائیدہ کی تھی۔"

شاید انھیں سمجھ آ گیا تھا کہ رستہ کس طرف موڑنا ہے۔ ایمان نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اپنی سوتیلی ماں کو دیکھا تھا۔ سیاہ آنکھوں میں بے یقینی سی اتری تھی۔

"آپ یہ کیا کہہ رہی ہے چچی ایمان اسے خود کیوں بلائے گی؟ یہ خود آیا ہے یہاں
"پھوپھو اس کا علاج کروائیں یہ دماغی مریض ہے پاگلوں والی حرکتیں کر رہا ہے۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایمان نے نہیں۔۔"

"مجھے کسی گواہ کی یا ثبوت کی ضرورت نہیں ہے مجھے ایمان پر آنکھ بند کر کے بھی
یقین ہے! بھروسہ ہے! اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہو کہ ایمان نے
اسے نہیں بلایا یہ خود چل کر آیا ہے!" اس کے ہر انداز سے یقین جھلک رہا تھا۔
! ایمان نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا۔ کیا وہ اس پر اتنا اندھا اعتبار کرتا ہے

ذولقرنین صاحب بس اب یہی دیکھنے کو رہ گیا تھا آپ کی بیٹی نے کہی منہ دیکھانے" کے قابل نہیں چھوڑا اب کیا ہو گا یہ بات پورے خاندان میں پھیل جائے گی کہ ذولقرنین کی بیٹی اپنے ہی گھر میں منہ کالا کر رہی تھی" جب زائیدہ سے کچھ نا بن سکا تو وہ معاملہ کہی اور ہی لے گئی۔انھیں بس اس بلا کو گھر سے نکلنا تھا۔

صارم نے ماتھے پر بل ڈالے اپنی چچی کو دیکھا تھا جنھوں نے آج حد پار کر دی تھی۔

" چچی آپ یہ کیا کہہ رہی ہے بات کا رخ کہا سے کہا لے کر جا رہی ہے"

www.novelsclubb.com

تم چپ کر و لڑکے یہ بڑوں کا معاملہ ہے اسے بڑوں کو ہی سلجھانے دو"زائیدہ" بیگم تنک کر بولی تھی۔

ذولقرنین صاحب میں تو کہتی ہوں گھر کی چار دیواری میں ہی یہ معاملہ ختم کر" دیتے ہے ایمان کا نکاح سعد سے کر دیتے ہے ایسے یہ معاملہ بھی ختم ہو جائے گا اور آپ کی خاندان میں عزت بھی بچ جائے گی!" ذولقرنین صاحب بلکل خاموش کھڑے تھے۔ جیسے انھیں اس سب پر یقین نہیں آیا ہوں۔

یہ کیا کہہ رہی ہے آپ چچی؟ ایمان کا نکاح اس دماغی مریض سے کریں گی؟ آپ" سب کو دکھ نہیں رہا ہے یہ پاگل ہے! اس کا ٹیسٹ وغیرہ کروائے۔ کیا اب ایمان آپ لوگوں پر اتنی بوجھ ہو گئی ہے کہ آپ ایک دماغی مریض سے اس کا نکاح کرانے کو کہہ رہی ہے۔" صارم ضبط کی حدود پر تھا۔

بس کرو لڑکے میں نے بہت سن لیا اور تم نے بہت کہہ لیا میرے بیٹے کو پاگل !"
اور آپ لوگ آخری فیصلہ بتادیں ورنہ مجھے بھی نہیں کرنی اس بدکردار سے اپنے
بیٹے کی شادی۔"انھوں نے ایمان کو غصے سے گھورا تھا۔

بس پھوپھو آپ نے اب کہہ لیا ہے ایمان کو بدکردار لیکن اب نہیں کہیے گا میں"
دیتا ہوا ایمان کے پاک ہونے کی گواہی ! میں۔۔" بات مکمل ہونے سے پہلے زائیدہ
بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

اگر اتنی ہی پاک دامن لگ رہی ہے تو تم خود کرلوں اس سے شادی !"زائیدہ کے"
یہ لفظ ہوا میں خاموشی طاری کر گئے تھے۔چند پل کے لیے سب کچھ تھم گیا تھا۔
چچی کیا کہہ رہی تھی۔اس نے سوچا تھا ایمان کو اپنی ہم سفر بنانے کا لیکن اس نے
ایسے حالات تو بلکل نہیں سوچے تھے۔

دور کھڑی ایمان کہ آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا۔ کیا یہ اس کے اپنے تھے ؟ کیا وہ اس کا خون تھے ؟ نہیں شاید ان کا تو خون بھی سفید پڑ گیا تھا۔ اپنے ایسے تو نہیں ہوتے ؟ جن کے ساتھ اس نے اپنی زندگی کا بچپن لڑکپن اور اب جوانی گزار رہی تھی وہ اس کا کردار پاک نہیں سمجھ رہے تھے۔ اور کل کو آیا انسان آج اس کے کردار کے پاک ہونے کے لیے لڑ رہا تھا۔ اس نے ہر بار ان کا ساتھ دیا تھا پھر وہ اس کا ساتھ کیوں نہیں دیں رہیں تھے ؟ کیا اپنے ایسے ہی مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ جاتے ہیں ؟ ایسے اپنوں سے اچھا ہے آپ کے اپنے ہو ہی نا تا کہ آپ کو دکھوں کی انتہا کو تو نا چھونا پڑے۔ تا کہ آپ کا اپنوں کی وجہ سے غیروں پر سے تو نا اعتبار اٹھے !

www.novelsclubb.com

بولو جواب دو چپ کیوں ہو گئے نہیں ہے نا جواب بس بولنے کے لیے اس کا کردار" پاک اپنانے کے لیے نہیں!" زائیدہ بیگم کے یہ لفظ لفظ نہیں خنجر تھے۔

میں تو کہتی ہو ذوالقرنین صاحب سعد سے دو بول پڑھائیں اور چلتا کریں "ایمان" نے دکھ سے سب کو دیکھا تھا۔ کوئی اس سے اس کی مرضی نہیں پوچھ رہا تھا بس اس پر اپنی مرضی تھوپ رہا تھا۔

سعد سے شادی کے خیال پر ہی اس کی روح فنا ہونے کو تھی۔ صارم ٹھیک کہہ رہا تھا وہ دماغی مریض تھا۔ اس نے بہت قریب سے اسے دیکھا تھا وہ کہی سے بھی ایک نارمل انسان نہیں لگ رہا تھا۔

اگر سعد نہیں تو کیا صارم؟ اس کے اندر سے آواز ابھری تھی۔

اب کیا ہونے والا تھا وہ سعد سے بندھنے جا رہی تھی یا صارم سے؟

بہت مشکل ہے اس کا لوٹ آنا

! وہ پوری بات کب سن کر گیا تھا

مجھے پہچانتا بھی ہے کوئی اب

! میں بس یہ دیکھنے ہی گھر گیا تھا

زمانہ جس کو دریا کہہ رہا ہے

! ہماری آنکھ سے بہہ کر گیا تھا

www.novelsclubb.com

یہ مت سمجھنا خطائیں کس کی ہوئی

بتا الزام کس کے سر گیا تھا؟

-----★★★-----

اگر ایمان کو منظور ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں!" خاموشی میں اس کی آواز "
گونجی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے حیرت سے صارم کو دیکھا تھا۔ صارم کے اتنی جلدی مان جانے پر زائیدہ
بوکھلائیں تھیں انھیں تو سعد کے ساتھ ایمان کی کرنی تھی!

بھائی آپ بتادیں اگر آپ کو کوئی اعتراض نا ہو تو! ہم ایمان کو جانتے ہیں وہ کبھی" ایسی حرکت نہیں کرے گی جس سے اس کے باپ کا سر جھکے! اس لیے ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے!" یزدانی صاحب ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے مگر شرط یہ ہے کہ نکاح کل ہی ہو گا بولو منظور ہے؟""" ایمان نے بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھا تھا تو کیا انھیں پتا تھا کہ وہ غلط نہیں؟ اگر ایسا تھا تو وہ خوشی خوشی قبول کرنے کے لیے تیار تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنی جلدی میرا مطلب ہے، ہاں منظور ہے نکاح کل ہی ہو گا!" یزدانی صاحب" بوکھلائے۔ انھوں نے صارم کو دیکھا جو اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

ٹھیک ہے اب سب سو جائیں کل ملاقات ہو گی!" کہہ کر انھوں نے بے اختیار" ایمان کو دیکھا تھا جو آنکھوں میں آنسوں لیے انھیں ہی خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے دیکھ رہی تھی۔اس کے آنسو دیکھ کر بے اختیار ان کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔انھیں پہلی بار اپنی بیٹی کے آنسوں برے لگ رہے تھے۔

دل میں ایک بات ٹھان کر انھوں نے ایمان سے آنکھیں چرائیں اور اندر کی طرف بڑھ گئے آہستہ آہستہ سب بادلوں کی طرح چھٹنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

دور اب آسمان پر موجود چاند سے بھی آہستہ آہستہ بادل چھٹ رہے تھے۔جیسے اب ایمان کی زندگی سے بھی ایسے کالے بادل چھٹنے والے تھے۔

------★★★------

!نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا ایک نئی امید اور ایک نئی کرن کے ساتھ

اس کے کمرے میں گہری خاموشی تھی۔کچھ پل بعد وہ واش روم سے نکلا تھا اور پاس رکھی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔کچھ دیر بعد اس نے ٹیبل پر رکھا پرفیوم اٹھایا اور خود پر چھڑکا۔

www.novelsclubb.com

خود پر ایک مطمئن نگاہ ڈالتا ہوا وہ نیچے کی طرف بڑھا۔ذولقرنین چچا نے اسے بات کرنے کے لیے بلایا تھا وہ اسی کشمکش میں تھا کہ پتا نہیں اب چچا کو کیا بات کرنی ہے۔

سیڑیوں سے اترتے ہوئے اب وہ راہداری سے گزر رہا تھا۔

لاونج میں گھستے ہی وہ بائیں جانب کی طرف بنے اسٹڈی روم کی طرف بڑھا۔

دروازے کو ہلکا سا نوک کرنے پر اندر سے آنے والی کم ان کی آواز پر اس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

اسلام و علیکم چچا! "اندر داخل ہوتے ہی اس نے باآواز بلند سلام پیش تھا۔"

وعلیکم السلام بیٹا آؤ بیٹھو "سلام کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے سامنے رکھی کرسی" پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

جی چچا آپ نے بلایا تھا کوئی کام ہے کیا آپ کو؟ "کرسی پر بیٹھے ہوئے اس نے نرم" لہجے میں استفسار کیا۔

ہاں بات شروع کرتے ہے بس یزدانی اور آجائے!"کافی دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی اور پھر اس خاموشی کو ذوالقرنین صاحب نے توڑا تھا۔

ویسے برخوردار مجھے لگتا ہے تمھاری دعا عرش تک پہنچ گئی ہے کیونکہ تم جو چاہتے تھے وہی ہو رہا ہے تم چاہتے تھے کہ ایمان کی شادی سعد سے نا کریں اب وہی ہو رہا ہے!اب شادی سعد سے نہیں بلکہ تم سے ہو رہی ہے!"ہلکی مسکان سے کہتے ہوئے وہ صارم کو ہلا گئے تھے۔ان کی بات پر صارم بے اختیار سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

نہیں چچا میں نے ایسی کوئی دعا نہیں کی بس میں چاہتا تھا کہ آپ ایمان کی شادی" سعد سے نا کریں اس کا اور ایمان کا بلکل بھی میچ نہیں تھا" اس نے بے اختیار اپنے ماتھے کو مسلا تھا۔ کیا جب وہ دعا مانگ رہا تھا تو چچا آس پاس تھے؟

برخوردار تم کچھ بھی کہو لیکن میں پھر بھی تم سے عمر میں بڑھا ہوں! اور پھر" آنکھیں اور لہجہ تو سب کچھ بتا دیتا ہے نا" انھوں نے اپنی عینک کو آنکھوں سے تھوڑا نیچے ناک پر ٹکایا۔

صارم نے کھسیانا سا ہو کر سر کھجایا تھا۔

www.novelsclubb.com

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو جو بات میں نے تمھیں یہاں کرنے کو بلایا ہے وہ" کر لیتا ہوں!" انھوں نے یک دم بات بدلی تھی۔اسی وقت یزدانی صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔سلام کر کے وہ بھی صارم کی برابر والی کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

"شکر ہے یزدانی تم بھی آگے ہو اب بات کا آغاز کرتے ہیں۔"

!اب کمرے کی ہر چیز ان کی بات پر متوجہ تھی۔اور ان بات سن کر حیران تھی

www.novelsclubb.com

------★★★------

گھر سے نکل کر اب اس کا ارادہ آفس جانے کا تھا۔ لیکن کچھ یاد آنے پر اس نے گاڑی کو دائیں جانب موڑا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد اب وہ بڑے شاپنگ مال کے سامنے کھڑا تھا۔

اس نے ایک نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھا جو صبح کے بارہ بجا رہی تھی۔

آج نمازِ مغرب کے بعد اس کا نکاح تھا۔ اسے ہر کام جلدی جلدی نمٹانا تھا۔

وہ جلدی سے شاپنگ مال میں داخل ہوا تھا۔ ٹھیک پورے ایک گھنٹے بعد وہ باہر نکلا تھا لیکن اس بار وہ خالی ہاتھ نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ چھ سات شاپنگ بیگیز تھے جنھیں ایک ہی ہاتھ میں پکڑے دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں اس سے پار ہوتی ہوئی آہستہ آہستہ ہر سو پھیل رہی تھیں۔

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کو گھر کے راستے پر ڈالا۔

کچھ ہی وقت بعد وہ خان مینشن کے سامنے کھڑا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے اوپر کی جانب اپنے قدم بڑھائے تھے۔

گھر میں گہری خاموشی تھی۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ آج ایمان اور اس کی شادی ہے!

شاید کوئی بھی اس جلد بازی کی شادی سے خوش نہ تھا۔

خیر اگر یہاں ایمان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو لگتا ہاں یہاں شادی ہے۔وہ سر جھٹکتا ہوا

اب اپنے پورشن میں آچکا تھا۔

ارد گرد نظریں دوڑاتے شاید وہ کسی کو تلاش کر رہا تھا۔

اور کچن میں داخل ہوتے ہی جیسے اس کی تلاش ختم ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

موم آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" وہ بیگز کو کچن میں موجود ٹیبل پر رکھتا ہوا اپنی ماں کی طرف بڑھا۔

بیٹا کچن میں کیا کرتے ہے؟" ساجدہ بیگم ہلکا سا مسکرا کر بولی۔"

اوہ میں تو بھول گیا کہ کچن میں تو کھانا پکاتے ہیں لیکن موم آپ بھول رہی ہیں آج میری شادی ہے؟" وہ بھی جواب میں ہلکا سا مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

لے یہ بھی کوئی بتانے والی بات ہے ایک ماں کو ہی اپنی اولاد کی شادی کی بے انتہا خوشی ہوتی ہے!" انھوں نے ہلکے ہلکے سے صارم کے ماتھے پر گرے بالوں کو دور کیا تھا۔

جب آپ کو خوشی ہے تو شاپنگ پر ابھی تک کیوں نہیں گئی آپ کو پتا ہے نا مغرب" کے بعد نکاح ہے!" وہ ہلکا سا روٹھنے والے انداز میں گویا ہوا تھا۔ ساجدہ بیگم اس کے انداز پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"! بیٹا مجھے سب یاد ہے بس ابھی جانے ہی والی تھی"

موم آپ سچ میں خوش ہے نا آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا ایمان سے شادی پر" یا اتنی جلدی شادی پر!" اپنی ماں کے چلتے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر کسی انجانے خوف کے تحت پوچھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

بیٹا مجھے کیوں اعتراض ہو گا دیکھو تمھاری شادی ہونی تھی۔اور کسی لڑکی سے ہی" ہونی تھی! ہاں بس حالات تھوڑے ایسے بن گئے ہیں لیکن مجھے تمھاری شادی پر یا ایمان پر کوئی اعتراض نہیں! ایمان بہت سلجھی ہوئی سمجھ دار بچی ہے مجھے وہ شروع سے ہی پسند ہے! مجھے پتا ہے وہ تمھیں سیدھا کر کے رکھے گی۔اس لیے اندر ہی اندر میں بہت خوش ہوں"!

صارم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر وہ محبت پاش لہجے میں گویا ہوئی۔

موم وہ کل رات۔۔۔"اس کے آگے کہنے سے پہلے ہی ساجدہ بیگم نے بات کاٹی" تھی۔

بیٹا میں نے تم سے کوئی صفائی نہیں مانگی مجھے تم پر اور ایمان پر پورا بھروسہ ہے !اور"
مجھے تمھارے یقین پر یقین ہے !" صارم ہلکا سا مسکرایا تھا اور محبت و عقیدت سے
اپنی ماں کی پیشانی پر بوسا دیا تھا۔

لیکن میں آپ سے اب بھی ناراض ہوا گر آپ خوش تھیں تو ابھی تک شاپنگ پر"
کیوں نہیں گئی کیا میرے نکاح کے بعد جانے کا ارادہ تھا؟" ساجدہ بیگم صارم کی
بات پر بے اختیار ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"!نہیں بیٹا میں بس جا ہی رہی تھی کہ تم آ گئے"

اچھا چلیں چھوڑیں آپ نہیں جا سکی لیکن میں نے آپ کی مشکل آسان کر دی" ہے یہ لیں آپ کے لیے!" دو قدم پیچھے لے کر صارم نے کچھ دیر پہلے رکھے شاپنگ بیگز اٹھائے۔

یہ کس لیے!" انھوں نے کچھ حیرت سے کہا تھا۔"

کس لیے مطلب یہ آپ کے لیے اب آپ کو جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ آپ" کا بیٹا آپ کے لیے اپنی پسند کا لے آیا ہے!" وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔ جنھیں ساجدہ بیگم نے مسکرا کر تھاما تھا۔

اور یہ۔۔۔آپ ایمان کو دے دیں، آج اس کا بھی نکاح ہے لیکن نیچے ایسا لگ ہی" نہیں رہا ہے کہ یہاں آج کسی کا نکاح ہے تو پھر کیا پہنے گی یہ تو کسی نے سوچا بھی نہیں ہو گا خود ایمان نے بھی! تو آپ یہ اسے جا کر خود دے آئیں پلیز" وہ جھجھکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ٹھیک ہے بیٹا میں دیں آؤ گی لیکن مجھے تم پر بہت فخر ہے کہ اللہ نے مجھے تم جیسی" "! اولاد سے نوازا

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے اب زیادہ مکھن نا لگائے اور یہ دیں کر آ جائیں!" "اپنے ہاتھ سے باقی" شاپنگ بیگز انھیں پکڑائے تھے۔

ساجدہ بیگم مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔

------★★★------

زائیدہ بیگم مصروف سی اپنی الماری میں طے کیے ہوئے کپڑے رکھ رہی تھیں کہ کسی کے اچانک زور سے ہاتھ مارنے پر کپڑے زمین بوس ہوئے تھے۔زائیدہ بیگم نے سامنے دیکھا تو ان کی لاڈلی غصے سے انھیں دیکھ رہی تھی۔

آپ نے یہ کیا کیا موم آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟"سانیہ غصے سے" چیخ ہی پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا آرام سے کام ڈاؤن کچھ نہیں ہوا بتاؤ کیوں اتنے غصے میں ہو؟" وہ ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہی تھی۔ سانیہ نے انھیں گھورا تھا کیا انھیں نہیں پتا تھا کہ کل رات کیا ہوا تھا۔

یہ آپ پوچھ رہی ہے مجھ سے کہ کیا ہوا ہے کیا آپ بھول گئی ہے کہ کل رات" آپ نے کیا کیا ہے آپ جانتی تھیں نا کہ میں صارم سے محبت کرتی ہوں پھر کیوں آپ نے صارم کو شادی کا کہا کیوں؟" اس نے غصے سے الماری کے کھلے پٹ کو زور سے بند کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بیٹا آرام سے غصہ کیوں کر رہی ہو اور سچ میں مجھے نہیں پتا تھا صارم اتنی جلدی مان" جائے گا شادی پر اور تمھارے ابا کو بھی تو میں نے کتنی کوشش کی بھٹکانے کی لیکن دیکھوں انھوں نے بھی صارم کا ساتھ دیا اب ایسے میں میں کیا کرتی؟" زائیدہ خود

پریشان تھیں جو کچھ کل ہوا تھا وہ یہ سب نہیں چاہتی تھیں وہ تو ایمان کو یہاں سے بہت دور بھیجنا چاہتی تھیں لیکن اب تو وہ ساری زندگی کے لیے یہی رہنے والی تھی۔

"کچھ بھی کرتیں لیکن موم یہ نا ہونے دیتی آپ کو تو پتا ہے نا میں صارم کو کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتی اور اس ایمان کا تو بلکل نہیں!" سانیہ نفرت کی راہ میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل پڑی تھی اتنی کہ یہ تک بھول گئی تھی کہ وہ اس کی بہن ہے۔

"بیٹا بگڑا تو ابھی بھی کچھ نہیں ہے صرف نکاح ہی تو ہو رہا ہے اور بہت سوں کے تو نکاح بھی ٹوٹ جاتے ہیں" سانیہ کو دونوں شانوں سے تھام کر وہ بولی۔

"کیا مطلب آپ کا؟" سانیہ کچھ نا سمجھی سے بولی۔

مطلب تم اچھی طرح سمجھ رہی ہو پر نسس بس تمھیں جو کرنا ہے کرو میں"
تمھارے ساتھ کھڑی ہوں!" کچھ عجیب انداز سے زائیدہ ہنسی تھیں۔ سانیہ نے
ناسمجھی سے دیکھا پھر اگلے ہی پل وہ بھی کچھ عجیب انداز سے ہنسی تھی۔

پتا نہیں اب ایمان کی زندگی سے گہرے بادل چھٹنے والے تھے یا کالی گھٹا آنے والی
تھی!

www.novelsclubb.com

_____★★★_____

شام کے سائے آسمان پر آہستہ آہستہ گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

خان مینشن میں زیادہ نہیں تو ہلکی پھلکی چہل قدمی تو تھی۔

سب اپنے اپنے کمروں میں بے دلی سے تیار ہو رہے تھے۔زائیدہ بیگم بھی ناچاہتے ہوئے کچن میں لگی تھیں۔اگر ان کے شوہر کا حکم نا ہوتا تو کبھی وہ اس شادی میں شرکت نہیں کرتی۔

اسی وقت تیسرے فلور پر صارم آئینے کے آگے کھڑا اپنے آستینوں کے کف کو کہنیوں تک موڑ رہا تھا۔

اسی پل سیفی کمرے میں داخل ہوا تھا اپنے بڑے بھائی کو دیکھ کر بے اختیار اس کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا۔

صارم سفید رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس سلکی بالوں کو پیچھے کی طرف گرائے، وہ بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔

بھائی آپ تیار ہیں؟"سیفی کے پوچھنے پر صارم نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔"

ویسے بھائی اتنا ہینڈسم لگنے کی وجہ ؟"لبوں پر مسکان سجائے وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔"

صارم جو آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا اچانک اس بات پر اس کے ہاتھ تھمے تھے۔آئینے میں نظر ڈال کر سیفی کو دیکھا تھا۔

کیا مطلب ہینڈسم دکھنا بس تمھارا کام ہے کیا؟"وہ بھی ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوا" تھا۔

www.novelsclubb.com

کہاں ہم تو کبھی کبھی ہی ہینڈسم دکھتے ہیں آپ تو سادگی میں بھی ہمیشہ ہینڈسم لگتے" ہیں!"صارم اس کی بات پر دھیما سا مسکرایا تھا۔اور نفی میں سر ہلایا۔

ویسے بھائی آپ شادی کیوں کر رہے ہیں؟"کچھ پل بعد سیفی کچھ سوچ کر بولا تھا۔"

کیا مطلب؟"صارم نا سمجھی سے گویا ہوا۔"

میرا مطلب آپ کو تو ایمان سے محبت نہیں ہے نا پھر کیوں کر رہے ہے شادی؟""" سیفی کی بات پر صارم نے گہری سانس بھری تھی اور چلتا ہوا بیڈ تک آیا پھر ڈھیلے سے انداز میں سیفی سے کچھ فاصلے پر بیڈ پر دراز ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ابھی بھی نہیں ہے!"ہلکے پھلکے انداز میں کہے گئے یہ لفظ سیفی کو بے اختیار" سیدھے ہونے پر مجبور کر گئے تھے۔

اگر محبت نہیں ہے تو پھر کیوں کر رہے ہیں شادی کیا ہمدردی میں کر رہے ہیں یہ سب؟"سیفی حیرانی سے گویا ہوا تھا۔

ہونہہ!!پوری بات تو سنا کرو سیفی۔ہاں مجھے ایمان سے محبت نہیں ہے لیکن محبت سے کچھ بہت زیادہ ہے!"وہ دھیما سا مسکرایا تھا۔

مطلب محبت سے کچھ زیادہ کیا مطلب؟"سیفی بے اختیار آگے کو سرکا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اب یہ تو تم سوچو نا محبت سے آگے کیا ہوا ہے؟"اپنے ہاتھ کو مٹھی کی شکل میں بنا کر اسے تھوڑی کے نیچے رکھ کر اب وہ بڑی فرصت سے سیفی کو دیکھ رہا تھا۔

محبت سے آگے تو عشق!" بے اختیار سیفی کہتے کہتے رکا تھا اور بے یقینی سے اپنے" بھائی کو دیکھا تھا جس کی مسکراہٹ سب بتا رہی تھی۔

کیا آپ کو ایمان سے عشق ہو گیا ہے!" لہجے میں بے یقینی سے بے یقینی تھی۔" صارم کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔

یار کیا ہو گیا ہے میں نے کوئی انھونی کی بات تو نہیں بتا دی جو اتنا بے یقین ہو رہے" ہو۔" صارم ہنستے ہوئے درمیان میں بولا تھا۔

بھائی انھونی مجھے تو سب انھونی لگ رہی ہے صارم کو اور وہ بھی عشق ہائے کہیں" میں بے ہوش ہی نا ہو جاؤں! آپ نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے؟" سیفی

بھول بیٹھا تھا کہ آج اس کے بھائی کی شادی ہے یاد تھا تو بس کہ بھائی کو عشق ہو گیا ہے اور اسے جاننا تھا کہ یہ سب کیسے ہوا۔

یار مجھے خود دیر سے پتا چلا لیکن ایک بات تو پکی ہے کہ یہ صارم یزدانی جو بلا وجہ" کسی سے بات نہیں کرتا بس ایک ایمان سے بات کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے!

www.novelsclubb.com

میں صارم یزدانی جو خود کبھی کسی کے مسئلوں میں نہیں پڑتا لیکن اس کے لیے ہر ایک سے لڑ جاؤں گا!

میں صارم یزدانی ایمان کو اگر پوری رات بھی ایک ٹانگ پر کھڑے دیکھتے ہوئے گزار دوں نا تو پھر بھی میں نہیں تھکوں گا !

میں آج اقرار کرتا ہوں کہ مجھے ایمان سے بے انتہا محبت ہے جواب آہستہ آہستہ عشق کی منزل پار کرنے لگی ہے ! میں !" ابھی آگے وہ اپنے اقرار کی لائن لگا دیتا سیفی نے اسے بیچ میں ٹوکا۔

بس بس بھائی میں ایمان نہیں ہوں ذرہ ہاتھ ڈھیلا رکھیں" صارم نے کھلے لبوں کو" بند کیا اور پھر کمرے میں دونوں کے ساتھ قہقہے گونجے تھے۔

اچھا بھائی میں جا رہا ہوں آپ آ جائیں نیچے باقی باتیں بعد میں کریں گے!" سیفی"
کھڑا ہوا اور دروازے کے جانب بڑھا۔

ہاں ہاں چلو بس میں بھی آ رہا ہوں!" صارم بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا اور ڈریسنگ"
ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھانے لگا۔

سیفی جو دروازہ کھول کر باہر نکل ہی رہا تھا کچھ سوچ کر مڑا۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھائی سنیں تو!" سیفی کی پکار پر صارم پلٹا۔"

"ہاں بولوں؟"

عشق نے نکما کر دیا غالب"

" !ورنہ بندے تم بھی کام کے تھے

کہہ کر سیفی نے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی اور صارم بے اختیار کھل کر ہنسا تھا۔

اپنے آپ پر ایک مطمئن نگاہ آئینے میں ڈال کر وہ بھی باہر کی جانب بڑھا تھا۔

------★★★------

www.novelsclubb.com

وہ جب لاؤنج میں داخل ہوا تو سب کو ہی اپنا منتظر پایا۔ یزدانی صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔ ساجدہ بیگم نے ستائشی نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو آج کچھ زیادہ ہی وجیہہ لگ رہا تھا۔

آس پاس سارے بڑے موجود تھے۔اور ینگ پارٹی کچھ سیلفیز لینے میں مشغول تھی تو کوئی باتوں میں، خاموش تھی تو وہ بس سانیہ جو دور کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔اس کا بس چلتا تو وہ یہ سب ایک لمحے میں ختم کر سکتی تھی لیکن وہ خاموش تھی برداشت کر رہی تھی شاید اپنے باپ کی وجہ سے۔

کچھ دیر بعد سیفی مولوی صاحب کو اندر لے کر آیا تھا۔صارم کے دائیں جانب مولوی تھا تو بائیں جانب یزدانی صاحب۔مقبول اور ذوالقرنین صاحب سامنے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

بے اختیار صارم نے نظریں ارد گرد دوڑائیں تھیں شاید وہ کسی کو تلاش کر رہا تھا۔لیکن وہ جس کو کر رہا تھا وہ یہاں موجود ہی نا تھی۔

اچانک اس کے دل میں خیال آیا ارے اسی سے تو اس کی آج شادی ہے وہ یہاں کیسے ہو گی۔بے اختیار لبوں پر تبسم پھیلا تھا۔

اب لاؤنج میں گہری خاموشی تھی کچھ پل بعد مولوی صاحب کی آواز پورے لاؤنج میں سحر کی طرح گونج رہی تھی۔

صارم یزدانی ولد یزدانی خلیل آپ کا نکاح ایمان ذولقرنین بنت ذولقرنین خلیل" سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟"

مولوی صاحب کی پکار بے اختیار اسے ایمان سے پہلی ملاقات یاد آئی تھی۔اس نے ہلکا سا مسکرا کر قبول ہے کہا تھا۔

صارم یزدانی ولد یزدانی خلیل آپ کا نکاح ایمان ذولقرنین بنت ذولقرنین خلیل" سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟"

بے اختیار اسے ایمان کا گھبرانا روناڈرنا سب یاد آیا تھا۔اور اس نے قبول ہے کہا تھا۔

صارم یزدانی ولد یزدانی خلیل آپ کا نکاح ایمان ذولقرنین بنت ذولقرنین خلیل" سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟"

مولوی صاحب کے آخری بار کہنے پر اسے خود سے ایمان سے اور ذولقرنین صاحب سے کیا وعدہ یاد آیا تھا! اس نے خود کو مضبوط لہجے میں قبول ہے کہتے سنا تھا۔

وہ ایمان کو پوری زندگی کے لیے اپنے نام کر چکا تھا اس کی دعائیں رنگ لے آئیں تھیں۔

ایک الگ ہی چمک تھی جو اس کے چہرے پر موجود تھی۔ شاید محبت حاصل کرنے کی چمک یا شاید عشق حاصل کرنے کی چمک یا پھر محبت کے اس جذبے کو پاک رشتے میں ڈھالنے کی چمک تھی !

سامنے رکھے کاغذوں پر اس نے اپنے دستخط کیے تھے۔

اب باری باری سب اس سے مل رہے تھے اسے نکاح کی مبارک باد دے رہے تھے ۔مسکان ہونٹوں پر جیسے چپک سی گئی تھی

www.novelsclubb.com

پاس کھڑا سیفی اس کے گلے لگا تھا۔

مبارک ہو آپ کو آپ کی محبت بھائی!"لبوں کی مسکان اور گہری ہوئی تھی۔"

شکریہ بھائی!"دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ سیفی نے کچھ حیرت" سے اپنے بھائی کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔ جہاں ہلکی ہلکی نمی تیر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھائی آپ رو رہے ہے کیا؟"صارم نے بے اختیار اپنی آنکھوں کو ہاتھ لگا کر مسلا" تھا۔

نہیں پاگل تمھیں لگ رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے!" اس نے اسے ٹالنا چاہا تھا۔ جب" کے آنسوں حقیقت میں نکل رہے تھے۔ شاید اپنی محبت کو پانے کی خوشی اتنی تھی کہ آنسوں نکل پڑے تھے۔

مبارک ہو بھائی!" پلورشہ بھی لپک کر صارم کے گلے لگی تھی۔"

"!شکریہ چندہ"

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب کو لے کر اب گیسٹ روم کی طرف لے جایا جا رہا تھا جہاں ایمان انتظار میں بیٹھی تھی۔

------★★★------

وہ اس وقت گود میں گرے ہاتھوں کی لکیروں کو بڑی غور سے دیکھ رہی تھی۔اسے یہ نہیں پتا تھا کہ اس کا آنے والا کل کیسا ہو گا یا کیا ہونے والا ہے آگے زندگی میں، حیرت کی بات تھی نا قسمت کی لکیریں اپنے ہاتھوں میں موجود ہونے کے باوجود ہمیں یہ نہیں پتا ہوتا کہ ہمارا آنے والا کل کیسا ہو گا؟

یہ تو صرف ہمارے رب کو پتا ہوتا ہے اسی کو ہی پتا ہے کل ہم خوش ہونگے یا پھر کسی بات کو لے کر اداس! خیر!

وہ اس وقت اس سوٹ میں ملبوس تھی جو صبح تائی جان دے کر گئی تھی۔

اسکن کلر کی انارکلی فراک پہنے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ سر پر اچھے سے دوپٹے کو سیٹ کیا ہوا تھا۔

سوٹ نا تو زیادہ بھاری تھا اور نا زیادہ ہلکا۔ ہلکی ہلکی گولڈن کڑھائی سے سوٹ اور بھی اچھا لگ رہا تھا۔

ہاتھوں میں تھوڑی تھوڑی چوڑیاں پہنے کان میں چھوٹی چھوٹی بالیاں ڈالے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی پل کمرے میں کوئی داخل ہوا تھا۔ آوازیں ملی جلی سی تھیں شاید مولوی نکاح پڑھانے آئے تھے۔

اس نے ایک بار نظر اٹھا کر یہ نہیں دیکھا تھا کہ کمرے میں کون کون موجود ہے وہ بس بلکل خاموشی سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی تھی۔

اسی پل اس کے برابر میں کوئی آکر بیٹھا تھا۔ ساجدہ بیگم نے ایمان کے ماتھے پر بوسا دیا تھا۔

اب کمرے میں گہری خاموشی تھی مولوی صاحب کی آواز اب پورے کمرے میں ہر طرف گونج رہی تھی۔

ایمان ذولقرنین ولد ذولقرنین خلیل آپ کا نکاح صارم یزدانی بنت یزدانی خلیل" سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟"

اسے مولوی صاحب کی آواز بہت قریب سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔بے اختیار اس کے سامنے اپنے باپ کا مطمئن اور پھر نظریں چراتا چہرا لہرایا تھا۔اسی پل اس کے لب ہلے تھے۔

"قبول ہے"

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

www.novelsclubb.com

بے اختیار اسے صارم کا اپنے لیے لڑنا باتیں کرنا ہر بار اس کا ساتھ دینا یاد آیا تھا۔اس نے اپنی گردن کو ہلکی سی جنبش دی تھی۔

اور "قبول ہے" کہا تھا۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

اچانک اس کے آنکھوں کے سامنے کل رات کا منظر آیا تھا۔

بے اختیار اس کی آنکھوں سے ایک آنسوں ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا۔وہ آج اس شخص کہ نام ہونے جارہی تھی جس کا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے" کی آواز اسے کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی تھی۔اس نے باہر بیٹھے" شخص کو تین بار قبول ہے کہہ کر پوری زندگی کے لیے قبول کیا تھا۔

سب بڑوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

اب سب باہر کی طرف بڑھ رہے تھے اور وہ اپنے گال پر پھسلنے والے آنسوں کو صاف کر رہی تھی۔

اسی لمحے کسی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ شفقت سے بھرا ہاتھ تھا وہ خالصتاً بھائی والی محبت والا!

اس نے بے اختیار سر اٹھا کر دیکھا تھا۔ سیفی اسے ہی ہلکی سی مسکان سے دیکھ رہا تھا۔ ایمان بھی روتے روتے ہنسی پڑی۔ شاید سیفی کو پا کر بھائی کی کمی بھی دور ہو گئی تھی۔

دور آسمان اب پوری طرح سیاہ ہوتا جا رہا تھا۔

------★★★------

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لاؤنج میں اب مبارک باد کے بعد سب بیٹھے ہلکی پھلکی باتوں میں مشغول تھے۔

صارم بار بار بائیں جانب دیکھ رہا تھا۔وہاں سے کچھ دور بنے گیسٹ روم میں ایمان موجود تھی۔

اس کی بے اختیار نظر ذولقرنین صاحب پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اسے دیکھتا پا کر وہ ہلکا سا ہنس دیے تھے۔شاید اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔صارم نے بلا وجہ ہی سر کھجایا تھا۔

ذولقرنین صاحب اب اسے کچھ اشارہ کر رہے تھے۔وہ اشارہ سمجھ کر کھڑا ہوا تھا اور گیسٹ روم کی جانب بڑھا تھا۔

اسے اب پلین کے مطابق کام کرنا تھا۔بھلے چچا اپنا نام نہیں آنے دے رہے تھے لیکن اسے اچھا لگ رہا تھا ان کا ایمان کے لیے فکر مند ہونا۔شاید باپ کے دل میں بیٹی کی محبت جاگنے لگی تھی۔

اب چلتے ہے کچھ وقت پہلے والے منظر میں۔)

میں چاہتا ہوں نکاح کے ساتھ ساتھ ایمان کی رخصتی بھی اسی وقت کر دوں۔" "
صارم نے جھٹکے سے گردن موڑ کر پہلے ذولقرنین اور پھر یزدانی کو دیکھا تھا۔

لیکن بھائی پہلے اتنی جلدی نکاح اور اب ساتھ رخصتی بھی! اور وہ بھی سادگی"
سے؟" یزدانی نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی۔

اسلام میں نکاح تو سادگی سے ہی بولا گیا ہے یزدانی اور رہی بات ولیمے کی تو وہ تم"
لوگوں کا کام ہے جب چاہو رکھ لینا لیکن ابھی فی الحال نکاح کے ساتھ رخصتی کر لو

کیونکہ اب میں نہیں چاہتا مریم اپنی بیٹی کا رشتہ سمیر سے بھی ختم کر دے یا اس سب کی وجہ سے ایمان یا کسی کو بھی کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑے۔ لڑکی جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جاتی ہے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے" صارم ان کی آخری بات پر ہلکا سا مسکرایا تھا۔ ذوالقرنین چچا نے بھلے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہا تھا پر کہا ضرور تھا کہ وہ ایمان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

چلو شکر ہے آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن یہ برف پگھل تو رہی ہے، اور اسے کیا چاہیے (تھا۔ یزدانی صاحب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلتے چلتے اب وہ گیسٹ روم کے سامنے کھڑا تھا۔

اب جو وہ کرنے جا رہا تھا اس کے لیے اس کو ہمت چاہیے تھی۔ آہستگی سے دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا تھا۔

ایمان جو گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ دروازے کی آواز سے سر اٹھا کر دیکھا سامنے صارم کو کھڑا دیکھ وہ بے اختیار ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ صارم قدم قدم چلتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ کچھ پل وہ اسے دیکھتا رہا پھر ہمت کر کے بولا۔

"کیا میں تمھارا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں ایمان؟" ایمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بڑی نرمی سے گویا ہوا۔ ایمان نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ نا جانے ان آنکھوں میں ایمان کے لیے کیا کیا تھا محبت عزت احترام! وہ شوہر تھا اس کا وہ اس کے نکاح میں تھی وہ پھر بھی اس سے اجازت طلب کر رہا تھا۔

ایمان نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔

اس کی اجازت ملتے ہی صارم نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف بڑھا۔

مضبوطی سے قدم اٹھاتے ہوئے وہ دونوں لاؤنج میں پہنچے تھے۔لاؤنج میں کھڑے تمام نفوس نے یہ منظر حیرت سے دیکھا تھا۔مطمئن تھے تو بس ذولقرنین اور یزدانی صاحب۔

صارم بیٹا بھول گئے ہو کیا ابھی صرف تمھارا نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں جو یوں ہاتھ پکڑے چلے آرہے ہو۔"زائیدہ بیگم نے ماتھے پر بل ڈالے ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

www.novelsclubb.com

صارم دھیرے سے مسکرایا۔

چچی یہ میرے نکاح میں ہے اس سے بڑی کوئی دلیل آپ کو چاہیے؟ خیر نکاح ہوا" ہے تو کیا ہوا رخصتی بھی ہونے ہی لگی ہے!" سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔ لاؤنج میں کھڑے نفوس ایک بار پھر حیران ہوئے تھے۔

سیفی اور پلورشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ پھر کندھے آچکائے تھے۔ جیسے کہہ رہے ہو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔

صارم کے پاس کھڑی ایمان بھی اپنی جگہ حیران و پریشان تھی۔

کیا مطلب رخصتی؟" زائیدہ نے ناسمجھی سے کہتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا۔"

میرا وہی مطلب ہے چچی جو آپ سمجھ رہی ہے نکاح ہو گیا ہے اب رخصتی ہو گی!"" مضبوط لہجے میں کہتے ہوئے اس نے کندھے آچکائے۔ ایک نظر ایمان کو دیکھا جو

حیران کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔صارم نے اگلے ہی پل اس سے نظریں چرائی تھیں۔

"کیا مطلب رخصتی ایسے کیسے ہو گی۔باپ کی اجازت کے بغیر ہو گی ذولقرنین صاحب صارم کیا کہہ رہا ہے آپ دیکھ رہے ہے نا نکاح کے بعد اب یہ رخصتی بھی کرنا چاہتا ہے!"زائیدہ کو جیسے اپنی کھیلی گئی بازی الٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ایمان نے بھی اپنے باپ کو دیکھا تھا خاموش کھڑے سب سن رہے تھے۔کیا یہ ان کا فیصلہ تھا؟اگر ان کا تھا تو وہ کچھ بول کیوں نہیں رہے تھے۔

صارم نے گردن موڑ کر ذولقرنین صاحب کو دیکھا تھا۔اب جیسے اسے اگلا قدم اٹھانا تھا۔

اور ہاں ایک اور بات اس بات کا مجھے بھی سب کے سامنے پتا چلے گا کہ نکاح کے") ساتھ رخصتی بھی ہے! اب یہ کام صارم تمھیں انجام دینا ہے کہ کیسے لوگوں کہ سامنے تمھیں یہ سب کہنا ہے۔" ایک پل میں صارم کو ان کی بات سمجھ میں آئی تھی۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے بات مکمل ہو گئی ہے اب آپ چاہیں تو اپنے اپنے کاموں کو جا سکتے" ہے۔" ذولقرنین صاحب نے اپنی عینک کو درست کرتے ہوئے کہا۔یزدانی صاحب اور صارم دونوں ساتھ اٹھے تھے۔ابھی یزدانی صاحب نکلے ہی تھے کہ (ذولقرنین صاحب کی بات پر صارم کے قدم ٹھہرے تھے۔

صارم اب ایمان کا ہاتھ پکڑے ذولقرنین کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"چچا میں آپ کی بیٹی کو رخصت کر کے لے کر جانا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے بس اتنا چاہتا ہوں کہ آپ ایمان کو اپنی دعاؤں میں رخصت کریں!" صارم آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا پھر ادب سے نظریں جھکا گیا۔ دور کھڑے ہونے کی وجہ سے سیفی تک آواز ٹھیک نہیں آئی تھی وہ تو باقائدہ دو قدم آگے بڑھا تھا۔

زائیدہ جو کچھ دیر پہلے حیران کھڑی تھی اب کچھ سوچ کر مسکرا اٹھی پھر تیزی سے ذولقرنین کی طرف بڑھی۔

ذولقرنین صاحب آپ کیا ایسے ہی اپنی بچی کو رخصت کر دیں گے۔ بھلا پھر لوگ" کیا کہیں گے کہ ذولقرنین کے پاس اتنا نہیں کہ دھوم دھام سے رخصت کرتا۔" زائیدہ بیگم نے افسوس سے کہتے ہوئے ذولقرنین کو دیکھا۔ لیکن وہ آج شاید ان کی باتوں میں آنے والے نا تھے۔

ذولقرنین صاحب ایک قدم آگے بڑھے تھے پھر شفقت سے ایمان کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے۔

ایمان یہ میرا فیصلہ ہے اگر تم چاہوں تو مان لو اگر نہیں تو کوئی بات نہیں میں" تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کر رہا۔ لیکن میری خواہش یہی ہے کہ میں تمھیں ابھی صارم کے رخصت کرنا چاہتا ہو۔ تم اب اس کے نکاح میں ہو میں چاہتا ہو تم اس کی ایک اچھی بیوی کی طرح خدمت کرو اور یہ ایک محافظ کی طرح تمھاری حفاظت کرے گا۔"

یہاں ذولقرنین صاحب کہہ کر چپ ہوئے تو دوسری طرف ایمان ان کے سینے سے آ لگی تھی۔

جہاں کبھی ذولقرنین صاحب اس کا نام تک نہیں لیتے تھے آج اس کو اچھے برے کی تمیز بتا رہے تھے۔اس کے نام کو پیار سے پکار رہے تھے۔ایمان چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پائی تھی اور بے اختیار گلے لگی تھی۔

اس کے یوں اچانک گلے لگنے سے ذولقرنین سمیت سب حیران ہوئے تھے۔لیکن صارم وہ بس دھیرے سے ہنسا تھا۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے ایک باپ کے دل میں بیٹی کی سوئی ہوئی محبت کو جگایا تھا۔اور صارم کو اللہ نے وصیلہ بنایا تھا۔

کچھ پل بعد ایمان ان سے الگ ہوئی تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی۔

جاؤبیٹاخوش رہو!"ایک بار پھر ذولقرنین صاحب نے ایمان اور صارم کے سر پر" شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔

دور کھڑی زائیدہ اور سانیہ ششدر کھڑی تھی۔یہ سب انھوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

دوسری طرف ایمان کی خوشی دیدنی تھی۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نا تھا لیکن وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ خوشی چہرے پر ظاہر نا ہو۔

صارم نے اپنی ماں کو اشارہ کیا تو وہ ایمان کو لیتی اوپر کی طرف بڑھی تھیں۔

صارم نے ایک نظر ذولقرنین صاحب کو دیکھا تھا پھر ان کے کہے لفظ یاد آئے تھے۔

میں اپنی بیٹی تمھیں دیں رہا ہوں صارم! چاہتا تو میں سعد سے بھی اس کی شادی")
کر سکتا تھا لیکن سعد سے زیادہ مجھے تم پر بھروسہ ہے! ایک محافظ کی طرح اس کی
حفاظت کرنا" بس وہ اتنا ہی کہہ پائے تھے۔ صارم نے گردن موڑ کر انھیں دیکھا
تھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

آپ بلکل فکر نا کریں چچا! اس کی عزت اب میری عزت ہے! کل سے میں"
صرف شوہر کے طرح نہیں بلکہ محافظ یا سائبان کی طرح اس کی حفاظت کروں گا!
غلط سائیہ بھی اس پر پڑھنے نہیں دوگا آپ بے فکر ہو جائیں!" اس کی بات پر
ذولقرنین صاحب ہلکا سا مسکرائے اور اثبات میں سر ہلایا۔ وہ بھی باہر کی طرف بڑھا
(تھا۔

www.novelsclubb.com

ان کی طرف مسکراہٹ اچھالتا سب کو حیران چھوڑے وہ بھی اوپر کی طرف بڑھا تھا۔

اوپر پہنچ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ساجدہ بیگم جو ایمان کو اس کے کمرے میں لے کر جا رہی تھیں اس کو دیکھ کر رک گئیں۔

جاؤ بیٹا دونوں اب آرام کرو!" ساجدہ بیگم دونوں کو کمرے کے دروازے پر چھوڑ" کر جا چکی تھیں۔ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چراتے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ پہلے بھی اس کمرے میں آ چکی تھی لیکن اب ان دونوں کا تعلق وہ نہیں تھا، جو پہلے تھا اب بہت کچھ بدل گیا تھا۔ ایک عجیب سی گھبراہٹ نے اسے اپنے گھیرے میں

لے رکھا تھا۔وہ چلتے چلتے بیڈ تک آئی اور اس کے کنارے پر ٹک گئی۔گھبراہٹ کے مارے اب وہ اپنی انگلیوں کو آپس میں مڑوڑ رہی تھی۔

اس نے ایک نظر اٹھا کر صارم کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر کلائی سے واچ اتار تھا۔

صارم نے آئینے میں سے نظر آتے ایمان کے عکس کو دیکھا۔اسے وہ گھبرائی ہوئی لگی ۔ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے وہ ڈریسنگ ٹیبل سے تھوڑے فاصلے پر رکھے صوفے تک آیا۔اب صوفے پر ٹک کر پیروں کو جوتے سے آزاد کر رہا تھا۔پیروں کو جوتے سے آزاد کرنے کے بعد وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تو اس کی نظر پھر ایمان پر پڑی۔ کچھ سوچ کر وہ کھڑا ہوا اور بیڈ کے دوسری طرف رکھے تکھیے کو اٹھایا اور صوفے پر رکھا۔مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا جو شاید نا سمجھی سے اسے تک رہی تھی۔

تم آرام سے بیڈ پر پر سکوں ہو کر لیٹ جاؤ میں یہاں آرام سے لیٹ جاؤ گا۔"نرم" لہجے میں صارم نے اپنی بات کہی۔

ایمان کو ایک دم شرمندگی نے آگھیرا۔صارم صوفے پر بیٹھا اور تکھیہ درست کر کے لیٹ گیا۔ایک ہاتھ کو سر کے نیچے رکھے وہ صوفے پر بے آرام تھا۔

چند پل کی خاموشی کے بعد اس نے کسی احساس کے تحت گردن موڑ کر ایمان کو دیکھا وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جیسے کچھ پل پہلے بیٹھی تھی۔ہلک کی گلٹی دھیرے سے نمایا ہوئی۔ایک لمبی سانس ہوا میں خارش کی اور انگلیوں کی مدد سے ماتھے پر گرے بالوں کو پیچھے کیا۔اور اٹھ بیٹھا۔

دیکھو ایمان میں جانتا ہوں اس رشتے کو قبول کرنا تمھارے لیے مشکل ہے اور "
میرے لیے بھی مشکل ہے کیونکہ سب اتنا اچانک ہوا کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا
۔لیکن مجھے اس وقت جو سمجھ آیا جو ٹھیک لگا میں نے کیا میں بس تمھیں بچانا چاہتا تھا
تمھارے کردار پر داغ نہیں لگوانا چاہتا تھا۔اور پلیز تم شرمندہ مت ہو میں یہاں
"! ٹھیک ہوں بہت آرام دہ ہوں۔اس لیے کچھ مت سوچوں اور سو جاؤ

اپنی بات کہہ کر اب وہ لیٹ چکا تھا ایک ہاتھ کو سر کے نیچے رکھے اور دوسرے کو
آنکھوں پر رکھے اب وہ خود سے جنگ لڑ رہا تھا۔ایمان کو پر سکوں کرنے کے لیے
اس نے یہ تک بول دیا تھا کہ اس کے لیے بھی یہ رشتہ قبول کرنا مشکل ہے جب کہ
وہ تو کب کا قبول کر چکا تھا۔

ایمان کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہی پھر سائڈ ٹیبل سے لیپ کی روشنی بجھا کر خود بھی
سونے کے لیے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

------★★★------

چاند کی روشنی ماند پر چکی تھی کیونکہ سورج کو تلوں ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا۔

کچھ محسوس کر کے اس نے کسما کر کروٹ بدلی۔کمر میں ایک سنسنی سی لہر دوڑیں تو درد کی شدت سے اس کی آنکھیں کھل گئی۔شاید صوفے پر لیٹنے کی وجہ سے کمر اکڑ گئی تھیں۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔

ہاتھ کو پیچھے کی طرف لے جا کر کمر کو آہستہ آہستہ سہلانے لگا۔سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا تو گھڑی صبح کے آٹھ بجا رہی تھیں۔گھڑی سے ہوتی ہوئی اس کی نظر سامنے صوفے پر پڑی جہاں جائے نماز لپٹی رکھی تھی۔اس نے دماغ پر زور ڈالا اسے یاد تھا کل رات تک تو یہاں جائے نماز نہیں تھی۔اب جائے نماز سے ہوتی ہوئی اس کی نظر ایمان پر ٹھہری اچانک اسے کل کا واقع یاد آیا تھا پھر دماغ میں ایک دم خیال آیا کہ شاید ایمان نماز پڑھ کر سوئی ہے۔

وہ اٹھا اور واش روم کی جانب بڑھا۔کچھ پل بعد باہر نکلا تو اب ایمان جاگ رہی تھی اور وارڈروب کے سامنے کھڑی شاید کپڑے نکال رہی تھی۔

"ارے تم اتنی جلدی اٹھ گئی۔اتنی جلدی اٹھ کر کیا کرو گی سو جاؤ واپس ناشتے کے ٹائم پر اٹھ جانا"نرمی سے کہا گیا۔ایمان اس کے جانب مڑی۔

"جلدی تھوڑی میں تو روز اٹھ جاتی ہوں اسی ٹائم"

"اب بس کپڑے تبدیل کر کے نیچے جاؤں گی۔"صارم جو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے خشک کر رہا تھا ایک پل کے لیے اس کے چلتے ہاتھ تھمے۔

www.novelsclubb.com

نیچے مگر اتنی جلدی کیوں؟"ناچاہتے ہوئے بھی ماتھے پر بل پڑے۔"

وہ۔۔جب تک سب اٹھے گے میں تب تک ناشتے کی تیاری کر لو نگی اور "آگے" لفظ دم توڑ گئے تھے کیونکہ صارم اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر بولا۔

لیکن یہ تمھارا کام تو نہیں ہے نا اور ویسے بھی تم اس گھر یعنی اس پورشن میں رہنے" والے مکینوں کی بہو ہو اور میری بیوی ہو! نیچے والے اپنا کام خود دیکھ لیں گے تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جب تک میں نہیں آجاتا تم نیچے نہیں جاؤ گی سمجھ آئی یہ میرا حکم ہے اور تمھیں ماننا ہو گا" وہ ناچاہتے ہوئے بھی تھوڑا سخت ہو گیا تھا۔ اسے ایمان پر غصہ آرہا تھا جسے وہ بہت مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔وہ لوگ اسے بار بار دھتکارتے تھے ناپسند کرتے تھے لیکن پھر بھی وہ انھیں کی فکر میں لگی رہتی تھی۔

اسنے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا جو شرمندگی کے مارے جھکا ہوا تھا۔اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ شاید وہ زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا اس تک آیا اور اس کی جھکی تھوڑی کو انگھوٹے کی مدد سے اوپر کی جانب اٹھایا۔دونوں کی نظریں ملی۔ایمان حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

اور ویسے بھی تمھاری ساس عرف میری ماما کیا سوچیں گی کہ میں نے ان کی نئی" نویلی دلہن کو نیچے کچن میں کام کرنے کے لیے بھیج دیا۔پھر تمھاری ساس میرے کان کھینچیں گی۔اب بتاؤ کیا تم چاہتی ہو کہ تمھاری ساس تمھارے شوہر کے کان کھینچیں ہاں؟"میٹھا سا لہجہ پیار بھرا لہجہ!وہ سب بھول گئی تھی کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے صارم نے اس سے کیا کہا تھا یاد تھا تو بس یہ کہ کیا وہ اس کے اپنے شوہر کے کان

کھینچوانے دے گی اپنی ساس کو۔ بلکل بے اختیار! بے اختیار ہی اس کا سر نفی میں ہلا اور صارم کے لبوں کو مسکان نے چھوا۔

گڈ! اب تمھیں تیار ہونا ہے تو آرام سے تیار ہو جاؤ۔ شاور لینا ہے تو وہ بھی لے لو" ۔میں ذرا آیا تھوڑی دیر تک واک کر کے۔" اس نے ہلکا سا اس کا گال تھپتھپایا۔ جیسے کسی بچی کو سمجھا رہا ہوں اور جب وہ سمجھ جائے تو اسے پیار دے رہا تھا۔ ایمان نے اب کے اسے غور سے دیکھا تھا جو بلیک ٹراؤزر اور شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھا کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

---------★★★---------

وہ شاور لے کر نکلی تو کافی وقت گزر چکا تھا۔اس نے پیلی رنگ کی سادی سی کمیز زیب تن کر رکھی تھی ساتھ ہرے رنگ کا پجامہ اور ہم رنگ ہی دوپٹہ تھا ساتھ۔ آئینے کے سامنے کھڑی اب وہ اپنے بال خشک کر رہی تھی۔

ایمان بیٹا؟"ہلکا سا دروازے کو کھٹکا کر ساجدہ بیگم نے ایمان کو پکارا تھا۔ایمان نے " جلدی سے پاس رکھا دوپٹہ اٹھایا اور دروازہ کھولنے بڑھی۔

" اسلام و علیکم تائی جان"

وعلیکم السلام بیٹا جیتی رہیں صارم آگیا۔"ساجدہ بیگم ہلکا سا مسکرائی۔"

اور یہ کیا ابھی تک تم تیار نہیں ہوئیں بیٹا۔جاؤ جلدی سے تیار ہو شاباش۔"تائی" جان کے کہنے پر اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی اور پھر تائی جان پر۔

www.novelsclubb.com

تائی جان میں تیار ہو گئی ہوں یہ کپڑے میں نے ابھی نکال کر پہنے ہے۔"اس نے" دھیمی آواز سے کہا۔

"بیٹا یہ کیا شادی کہ پہلے دن تم اتنا ہلکا سوٹ پہنو گی۔بیٹا تم بھول گی کیا تمھاری کل ہی نئی نئی شادی ہوئی ہے میں سمجھ سکتی ہوں شادی جن حالات میں ہوئی ہے لیکن اب تم شادی شدہ ہو۔ہٹو میں تمھیں کوئی اچھا سا سوٹ نکال کر دیتی ہوں تم پر چھوڑا نا تو تم تو یہی پہن کر آجاؤ گی"تائی کو شاید اس کی بات بری لگی تھی۔شرمندگی کے مارے اس کا سر جھک گیا تھا۔اب تائی الماری میں صارم کے دلائے گئے کپڑے دیکھ رہی تھی۔

پھر بلا آخر انھوں نے کچھ سوچ کر ایک سوٹ باہر نکالا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم یہ پہن لو! نا زیادہ بھاری ہے اور نا زیادہ ہلکا اور ہاں ہلکا ہلکا میک اپ بھی کر لینا چندا" ایمان نے ایک نظر سوٹ پر ڈالی۔ مکمل مہرون رنگ کا سوٹ تھا وہ گلے اور دامن پر ہلکی ہلکی کالے رنگ سے کڑھائی ہوئی تھی۔

جی ٹھیک ہے" اسے تائی کو ناراض کرنا اچھا نا لگا تو فوراً مان گئی۔"

اب میں جا رہی ہوں تم تیار ہو کر جلدی سے باہر آ جاؤ ہم سب انتظار کر رہے ہیں"

"اس نے جواب میں بس 'ہمم' کہا تھا۔ ساجدہ بیگم باہر گئی تو وہ کپڑے لے کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی۔ کچھ ہی پل گزرنے کے بعد صارم کمرے میں داخل

ہوا اور اسے کمرے میں ناپا کر نظروں کو ارد گرد گھمایا ڈریسنگ روم کا دروازہ بند تھا اس کا مطلب وہ ڈریسنگ روم میں تھی۔

سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتا ہوا وہ وارڈروب کی جانب بڑھا اور اندر سے بلیو ڈنر سوٹ نکال کر واش روم میں گھس گیا۔

اب کمرے میں خاصی خاموشی تھی۔کمرے میں بس ایک آواز گونج رہی تھی اور وہ تھی گھڑی کی ٹک ٹک !

کچھ لمحات گزرنے کے بعد ایمان ڈریسنگ روم سے نکلی۔اب وہ خاصی مختلف اور اچھی لگ رہی تھی۔پیلے رنگ کی جگہ اب مہرون رنگ کے سوٹ نے لے لی تھی !

اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی سوچ تھی کہ میک اپ میں کیا کریں۔کچھ سوچ کر اس نے کاجل پینسل اٹھائی اور آنکھوں میں موٹی سی ایک لکیر لگائی۔اب اس کا ہاتھ

لپسٹک کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہلکے گلابی رنگ کی لپسٹک لگا کر ایک نظر اس نے خود کو دیکھا۔

بس بس اتنا بہت ہے۔" وہ خود سے بڑبڑاتی کہہ رہی تھی۔"

بالوں میں سے کیچر نکالا تو جو بال جوڑے کی شکل میں تھے لہک کر کمر پر آبشار کی طرح پھیل گئے۔

صارم جو نہا کر نکلا تھا اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے دیکھ کر اس کے قدم زنجیر ہوئے۔ کیا وہ ایمان تھی؟ اس نے اپنی آنکھوں کو بار بار بے یقینی سے جھپکا۔ لیکن بار بار وہی منظر اسے اور صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہ دھیرے دھیرے چلتا اس تک آیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب وہ بلکل اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا دونوں کا عکس آئینے پر نمایا ہوا۔اس کی نظر اس کے براؤن سلکی اور گھنے بالوں پر پڑی تو ٹھہر سی گئی۔وہ سر جھکائے سوچوں میں گم تھی۔کمرے میں گہری خاموشی تھی اتنی کہ صارم کو ایمان کے دل کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔

مجھے نہیں پتا تھا تمھارے بال اتنے لمبے اور اتنے خوبصورت ہیں "کمرے کی" خاموشی کو صارم یزدانی نے توڑا تھا۔ایمان نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ کب آیا تھا؟اور اسے پتا بھی نہیں چلا!

آ۔۔آپ "اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔لیکن اسے جھجھک کیوں محسوس ہو رہی" تھی اس سے بات کرنے میں؟یا اس کے دیکھنے سے وہ جھجھک رہی تھی جو مسلسل اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم حسین ہو لیکن بال کھول کر کچھ زیادہ ہی حسین لگتی ہو یہ مجھے آج پتا چلا ہے!""
وہ یہ سب کسی احساس کے تحت کہہ گیا

جی۔۔"بس وہ اتنا ہی کہہ پائی۔اچانک اسے صارم سے شرم محسوس ہوئی گال خود"
باخود گلابی ہونے لگے تھے آنکھیں خود باخود جھک گئی تھی! مگر کیوں؟ کیا واقعی وہ
شرما رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

اور یہ رنگ کچھ زیادہ ہی جچتا ہے تم پر!"وہ کچھ نہ کہہ پائی بس آنکھیں پھاڑے"
اسے دیکھ رہی تھی۔ماحول میں ایک سحر سا بندہ گیا تھا! صارم کی آواز کا سحر! دونوں

سحر میں جکڑ گئے تھے۔ایمان کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی اور صارم کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا!

اب وہ قدم قدم چلتا اس تک آ رہا تھا۔پہلے جو چند قدم کا فاصلہ ان کے بیچ تھا اب وہ ختم ہو چکا تھا۔اب صارم اس کے بلکل سامنے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ایک پل کے لیے ایمان کا سانس روکا!اب وہ اور آگے بڑھ رہا تھا۔وہ اس پر جھکتا جا رہا تھا ایمان کا سانس روک سا گیا۔وہ کیا کرنے والا تھا؟ایمان نے بے اختیار ایک قدم پیچھے لینا چاہا لیکن بے سدھ وہ تو بلکل ڈریسنگ ٹیبل سے چپکی کھڑی تھی۔اس نے پاس کھڑے صارم کو دیکھا جو بلکل اس کے نزدیک کھڑا تھا!اور آنکھیں وہ تو شاید وہ ہٹانا بھول گیا تھا سامنے کھڑا بڑی فرصت سے اسے تک رہا تھا۔اب دونوں ایک دوسرے سے نظریں ملائے کھڑے تھے۔ایک کی آنکھوں میں ڈر تھا!اور دوسرے کی آنکھوں میں محبت کی داستان!

صارم نے اپنا ایک ہاتھ آگے کیا اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اپنی گھڑی اٹھائی۔ نظریں ہنوز اسی پر تھی۔

کیا ہوا تمھیں؟" سحر ٹوٹا تھا۔ صارم نے گھڑی والا ہاتھ اس کے سامنے لہرایا جیسے " کہہ رہا ہو میں تو یہ لے رہا تھا تم کیا سمجھیں؟

میں تو یہ لے رہا تھا" اب وہ دو قدم اس سے پیچھے ہوا۔ ایمان کا رو کا سانس بحال" ہوا۔

www.novelsclubb.com

لیکن تمھیں کیا ہوا ہے ایسا لگ رہا ہے جسم کا سارا خون نچڑ کر چہرے پر آ گیا ہے"
ٹھیک تو ہو نا تم؟"اب وہ گھڑی اپنے ہاتھ میں پہن رہا تھا۔ایمان نے بے اختیار اپنا ہاتھ چہرے پر پھیرا۔صارم کو مزہ آ رہا تھا اسے تنگ کرنے میں۔

نہیں تو میں بلکل ٹھیک ہوں"اس کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ صارم بامشکل سن پایا"
تھا شاید وہ خود سے بڑبڑا رہی تھی یا شاید وہ خود کو یقین دلا رہی تھی۔وہ ایک دم پلٹی اور آئینے میں اپنے عکس کو دیکھنے لگی۔صارم بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔اس نے پھر سے آئینے میں اسے دیکھا وہ اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔وہ بے وجہ چیزیں ادھر سے اُدھر کرنے لگی۔

صارم ایک قدم آگے بڑھا اور ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا کنگا اٹھایا۔اب وہ اپنے بالوں کو کنگا کر رہا تھا۔اس نے واپس کنگے کو ٹیبل پر رکھا۔

میں جارہا ہوں تم آجاؤ جلدی ٹھیک ہے" ایمان نے فقط سر ہلایا۔ کہہ کر وہ جانے لگا پھر کچھ سوچ کر پلٹا۔

اور ہاں بالوں کو کھول کر مت آنا کیچر کر لو تو اچھا ہے ورنہ سیفی نے دیکھ لیے نا" تمھارے کھلے بال تو وہ کبھی ان کو بند نہیں کرنے دے گا" اب وہ پھر سے اس کے نزدیک آچکا تھا۔

اور میں نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ انھیں کوئی اور دیکھیں۔ کیونکہ ان کو دیکھنے کا" حق صرف مجھے ہے صرف صارم یزدانی خان کو ہے۔ ٹھیک ہے؟" ایک جذب سے کہا گیا تھا۔ ایمان نے اثبات میں سر ہلایا۔ صارم کی باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

گڈاب میں جارہاہوں تم بھی تیار ہو کر جلدی آجاؤ" کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔ایمان" نے اس کے جاتے ہی ایک لمبا سانس اندر کھینچا۔کیا یہ وہی صارم تھا جو کل رات کو کہہ رہا تھا کہ یہ رشتہ قبول کرنا اس کے لیے مشکل ہے اور آج! آج کیا ہوا تھا اسے۔ وہ اسے کل والا صارم تو بلکل نا لگا تھا۔اسے آج والا صارم کل والے صارم سے بلکل ! مختلف لگا تھا جذبات سے بھرپور تھا آج والا صارم۔اس کی بولتی آنکھیں اُف

اب وہ جلدی جلدی بالوں کو کنگا کر رہی تھی۔ایک دفعہ پھر صارم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

ان کو دیکھنے کا حق صرف مجھے ہیں صرف صارم یزدانی خان کو۔'اس کے گال بے' اختیار سرخ ہوئے۔اس نے جلدی جلدی بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی بنائی اور باہر کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

یزدانی صاحب کے پورشن میں آج خوب گہما گہمی تھی۔نیچے کے سارے لوگ آج اوپر ناشتے پر موجود تھے۔ایمان جب کمرے سے نکلی تو اسے سامنے ہی صارم کسی سے بات کرتا دکھائی دیا۔صارم بھی اسے دیکھ چکا تھا اس لیے جلدی سے کال کاٹتا اس کی طرف بڑھا۔

چلیں؟"بیک وقت دونوں کی نظریں ملیں تھیں پھر دونوں نے ہی نظروں کا" تبادلہ کیا تھا۔

جی چلیں!" صارم سے نظریں چراتی وہ لاؤنج کی سمت بڑھی۔ صارم بھی اس کے "
پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔

دونوں ایک ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئے تھے بڑے سے لاؤنج میں بائیں طرف
بڑی سی ڈائینگ ٹیبل رکھی تھی جس پر گھر کے تمام نفوس براجمان تھے۔
دونوں سب کو مشترکہ سلام کر کے برابر برابر بیٹھے تھے۔
ایمان کچھ دیر پہلے والے واقعے کے زیر اثر تھی اور صارم خود کو سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

صارم خود پر قابو رکھو یہ رشتہ ایمان کے لیے اتنی جلدی قبول کرنا آسان نہیں ہے"
اس لیے اپنے احساسات اور جذبات کو قابو رکھو۔" دل ہی دل میں خود سے مخاطب
ہوتے ہوئے اس نے ایک نظر ایمان کو دیکھا تھا۔

پھر سر جھٹکا ناشتے کی طرف متوجہ ہوا۔

تھوڑے فاصلے پر بیٹھی سانیہ نے دونوں کو نفرت بھری نظاہ سے دیکھا تھا۔

ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر سب لوگ نیچے واپس چلے گئے تھے باقی سب آفس جانے کی تیاری میں لگے تھے۔

وہ بھی اپنا آفس بیگ ہاتھ میں پکڑے لاؤنج سے گزر ہی رہا تھا کہ ساجدہ بیگم کی آواز پر ٹھہرا۔

صارم کہاں جارہے ہو بیٹا؟" ساجدہ بیگم اسے تیار دیکھ کر فوراً کھڑی ہوئی تھیں۔"

موم آفس جارہا ہوں!" ایک نظر گھڑی پر ڈال کر اس نے اپنی ماں کو دیکھا۔"

www.novelsclubb.com

آفس کیا مطلب آفس کل تمھاری شادی ہوئی ہے اور آج تم آفس جا رہے ہو! یہ" کیا بات ہوئی بیٹا ایمان کیا سوچے گی کہ ابھی شادی کو ایک ہی دن گزرا ہے اور میاں کو بیوی سے زیادہ آفس اہم ہے!" ساجدہ بیگم کے نروٹھے پن سے کہی بات پر صارم کی ہنسی چھوٹی تھی جسے وہ بروقت روکتا سنجیدہ لہجے میں بولا۔

ماں آپ کی بات بلکل ٹھیک ہے اور آپ کو پتا ہے میرا بھی آپ کی بہو کو چھوڑ کے" جانے کا دل نہیں ہے لیکن آج انتہائی اہم میٹنگ ہے جسے میں کینسل نہیں کر سکتا!" لبوں کو دانتوں میں دبائے وہ شوخ لہجے میں بولا۔اب اپنی ماں کو کیا بتاتا کہ آپ کی بہو کے لیے تو یہ رشتہ ابھی کچھ نہیں ہے پھر اسے کیا فرق پڑتا اس کے ہونے یا نا ہونے سے؟

اچھا پھر روکو۔"ساجدہ بیگم نے صارم کو بول کر ایمان کو آواز لگائی۔"

جی تائی جان آپ نے بلایا؟"تقریباً دوسری آواز پر ایمان ان کے سامنے تھی۔"
صارم نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا تھا بھلا ایمان کو ان سے اچانک کیا کام آن پڑا تھا۔

بیٹا صارم آفس جا رہا ہے تم اسے باہر تک چھوڑ کر آؤ شاباش۔"ساجدہ نے نرمی"
سے ایمان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔صارم کی تو آنکھیں باہر آنے کو تھی ان کی بات پر۔

موم میں بچہ دکھتا ہوں کیا؟"صدمے سے اس نے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔اس کے انداز پر ایمان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔"

بیٹا میں نے کب کہا تم بچے دکھتے ہو بلکہ تم تو ابھی بھی میرے لیے بلکل بچوں جیسے ہو!"وہ بھی شوخ ہوئی۔"

موم!!!"صدمے سے چور آواز۔"

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا بھئی میں تو مزاق کر رہی تھی اچھا اب تم جاؤ جلدی اور ایمان تم نیچے تک چھوڑ کر آؤ اسے کہی یہ نا ہو ادھر اُدھر نکل جائے!"اس بار تو ایمان کی ہنسی چھوٹی تھی اور صارم کا منہ کھولا تھا۔"

"ارے مذاق کر رہی ہو اب کیا پورا دن یہی رہنا ہے؟" ساجدہ بیگم کو شاید اس کا چہرا دیکھ کر ترس آیا تھا۔

"آپ سے تو آ کر بات کرتا ہوں میں موم۔" کہتے ساتھ اس نے ماں سے پیار لیا پھر نیچے کی طرف بڑھا۔ ساجدہ بیگم کے اشارے پر ایمان بھی پیچھے پیچھے ہو لی تھی۔

پورشن تک وہ دونوں آگے پیچھے آئے تھے پھر صارم کے رکتے ہی ایمان بھی رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ حافظ! رات کو ملاقات ہو گی اب!" ایک نرم نظر اس کے چہرے پر ڈال کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا پھر گاڑی گھر سے باہر لے گیا۔

پیچھے وہ اس کے جاتے ہی اوپر کی منزل کی طرف بڑھی۔

صبح سے شام اور پھر رات ہوئی۔ جلدی آنے کی کوشش کرتے کرتے اسے شام سے رات ہو گئی تھی۔

جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا ایمان کو بیڈ پر بیٹھا دیکھا وہ ابھی صبح والے کپڑوں میں ہی موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کو دیکھتے ہی ایمان بھی جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

تھکا تھکا سا وہ سیدھا صوفے پر جا کر بیٹھا تھا۔

میں۔۔میں پانی لاتی ہوں۔"اس کے چہرے پر تھکن کے تاثرات دیکھ کر وہ فوراً" بولی۔پھر پانی لینے کو چلی گئی۔

ناجانے کیوں پورے دن کی تھکان کے باوجود بھی اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

اگلے دن بھی پھر ایسا ہی ہوا تھا وہ اسے سی آف کرنے نیچے تک آئی تھی۔وہ اسے خدا حافظ کہتے ہوئے چلا گیا اور پیچھے جیسے ہی وہ پلٹنے لگی سامنے سانیہ کو دیکھ کر ٹھہری۔

ارے سانیہ تم کوئی کام تھا کیا تمھیں؟"اسے اچانک سامنے دیکھ کر ایمان پوچھ بیٹھی۔

مجھے تو کچھ کام نہیں ہے لیکن جو تم یہ سب کر رہی ہو ناصارم کے آگے پیچھے گھوم کر یاد رکھنا اس سے تمھیں کچھ حاصل نہیں ہونا ایمان!"سانیہ نے حقارت سے ایمان کو دیکھا تھا۔ایمان کچھ حیران ہوئی۔

تمھارا مطلب کیا ہے کہنے کا سانیہ کھل کر کہوں"

؟"اس کی بات کا کچھ کچھ مطلب سمجھتی ایمان زندگی میں پہلی بار تھوڑی سخت ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہی جو تم سمجھ رہی ہو ایمان!" سینے پر ہاتھ باندھے سانیہ نے ایمان کو گھورا۔ مین" گیٹ پر کھڑی شافیہ جو کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی اس نے ناگواری سے سانیہ کو دیکھا تھا۔

ایمان نہیں لیکن وہ خود اس کی بات کا مطلب سمجھ چکی تھی۔ وہ دونوں کچھ اس طرح کھڑی تھٹی کہ ان کی نظر شافیہ پر نہیں پڑی تھی۔

ابھی ایمان کچھ کہتی شافیہ بول پڑی۔

ارے ایمان تم نہیں سمجھیں مطلب لیکن میں پورا پورا اس کی بات کا مطلب سمجھ" رہی ہوں!" شافیہ چلتی ہوئی ایمان کے برابر آ کھڑی ہوئی۔

مطلب؟"ایمان اسے اچانک دیکھ کر چونکی۔سامنے کھڑی سانیہ نے اس انجان" لڑکی کو گھورا۔

ارے مطلب یہ کہہ رہی ہے کہ ایسے ہی اپنے شوہر کا خیال رکھتی رہو پھر دیکھنا" انشاءاللہ دونوں پرفیکٹ میاں بیوی بن جاؤ گے کیوں سانیہ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا میں؟" سینے پر ہاتھ باندھ کر شافیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اس کی بات پر سانیہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

ایمان کی شرم کے مارے نظریں جھکا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے بس کرو اب شرمانا تمھاری دوست تمھارے گھر پر پہلی بار آئی ہے اور تم" یہاں کھڑی ہو جاؤ میرے لیے ناشتے کا انتظام کرو بھئی !"اب کے شافیہ نے ایمان کو آنکھیں دکھائی۔ایمان مسکراتی ہوئی اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

شافیہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ایمان اس کی نظروں سے جیسے ہی اوجھل ہوئی اس نے اپنا رخ سانیہ کی جانب کیا۔

ہاں تو کیا کہہ رہی تھیں آپ میڈم ایمان سے ؟"سفید ہالے میں شافیہ کافی" پر کشش لگ رہی تھی۔سفید ہی جینز کے ساتھ نیلے رنگ کی کرتی زیب تن کیے وہ سانیہ کو گھور رہی تھی۔

اوپلیز میرے منہ نالگواور نکلو یہاں سے !"کوفت سے کہتے ہوئے سانیہ نے اندر"
جانے کے لیے جیسے ہی قدم بڑھائے شافیہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

اسی پل سیفی جو اوپر سے نیچے آ رہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر سیڑیوں پر ہی رک گیا۔

نکلوں گی میں نہیں بلکے تم سانیہ میڈم ! صارم بھائی اور ایمان سے دور رہو"
ورنہ۔۔۔"شہادت کی انگلی سے اسے تنبیہ کرتی وہ بول ہی رہی تھی کہ سانیہ اس کی
بات بیچ میں کاٹ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ورنہ کیا؟ کیا کرو گی ہاں ؟"بد تمیزی سے کہتے ہوئے اس نے شافیہ کی انگلی کو گھورا"
۔

دور کھڑا سیفی یہ سب ماجرہ سمجھے سے قاصر تھا۔

بھلا شافیہ کس بات کی دھمکی دے رہی تھی سانیہ کو۔

ورنہ جو تمھارے نیک ارادے ہے ناصارم بھائی سے شادی کرنے کے وہ میں" خاک میں ملادوں گی سمجھ آئی۔"اس بار شافیہ غصے سے پھنکاری تھی۔سانیہ کا تنا ہوا منہ اچانک ڈھیلا پڑا تھا۔

سامنے کھڑی لڑکی اس کے ارادے کیسے جانتی تھی؟

www.novelsclubb.com

دور کھڑے سیفی کے تو حیرت کے مارے آنکھوں کے ڈیلے باہر آنے کو تھے۔

سانیہ کے اس قدر نیک خیالات جان کر تو اس کا منہ ہی بند نہیں ہو رہا تھا۔

اس لیے ایمان سے دور رہو!" ایک بار اور اسے تنبیہ کرتی وہ جیسے ہی آگے بڑھنے" لگی سانیہ کی آواز پر رکی۔

کیا کر لو گی تم ہاں؟ تم کچھ نہیں کر سکتی؟ تم کون ہو؟ تمھیں تو اس گھر کے فرد اچھی" طرح جانتے بھی نہیں ہے پھر کون یہاں تمھاری سنے گا!" تمسخرانہ انداز میں وہ شافیہ کو جلا گئی تھی۔

! جل تو دور کھڑا سیفی بھی گیا اس کی اتنی مجال کے وہ اس کی شافیہ کو ایرا غیرا بولے

ایک منٹ میری شافیہ؟" وہ خود سے بڑبڑایا تھا نا جانے جلدی جلدی میں اسے کیا" کیا خیال آرہے تھے وہ سر جھٹکتا جلدی سے ان دونوں کی بات کی طرف متوجہ ہوا۔

میں کون ہوں یہ تمھیں بہت جلد پتا چل جائیں گا۔اور میں تو بہت کچھ کر سکتی ہو"
البتہ تم کچھ نہیں کر سکتی ہو سانیہ ! سوائے باتیں بنانے اور خود کا دل جلانے کے ! "
! کس قدر آسانی سے اس نے پاسا پلٹا تھا واہ واہ

سانیہ جل بھن ہی گئی تھی۔

تم۔۔۔تم مجھے چیلنج کر رہی ہو؟"سانیہ نے ماتھے پر بل ڈالے سرخ چہرے سے "
پوچھا۔

www.novelsclubb.com

نا!! حقیقت بتا رہی ہوں۔ہاں اگر تم اس کو چیلنج سمجھ رہی ہو تو سمجھ لو میں بھی تو"
دیکھوں کہ تم کیا کر سکتی ہو لیکن یاد رکھنا تم کچھ بھی کر لو کتنا بھی گر جاؤ لیکن اللہ

تعالیٰ تمھاری ساری چالیں تم پر ہی لوٹا دے گا۔" پر سکون سے انداز میں کہتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی پھر کچھ یاد آنے پر پلٹی۔

اور ہاں جتنا ہو سکے صارم بھائی اور ایمان سے دور رہو۔ کیونکہ تم جو چاہتی ہو وہ" میں اچھی طرح سمجھ رہی ہو اس لیے وارن کر رہی ہوں۔" اسے کہتے ہوئے وہ اوپر جانے والی سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔

سیفی کو آج سے زیادہ شافیہ کبھی اتنی اچھی نہیں لگی تھی۔ اس کی باتیں اس کا انداز ہر چیز نرالی تھی۔ اور یہ نرالا پن ہی سیفی کے دل پر شافیہ کی موہر لگا گیا تھا۔

اسے اپنے جانب آتا سیفی بوکھلایا پھر جلدی سے اوپر کی طرف بڑھا۔ پھر بوکھلا کر واپس نیچے اترنے لگا۔ شافیہ جو غصے سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی انجانے میں اس

سے ٹکرا گئی۔دونوں کی ایک دوسرے سے ٹکر ہوئی۔شافیہ بوکھلائی پھر سامنے سیفی کو دیکھ کر آنکھیں ماتھے کو چڑھی۔

تم دیکھ کر نہیں چلتے کیا؟"اپنا توازن برقرار رکھتی ہوئی اس نے خونخوار نظروں" سے سیفی کو گھورا۔

ایک منٹ ایک منٹ آنکھیں آپ گھر رکھ کر آئی ہیں اور دیکھ کر چلنے کا مجھے کہہ" رہی ہیں یہ تو مناسب نہیں نا!"اس کی ناک پر غصہ دیکھ کر سیفی کا دل کیا اسے ستائے اور اپنے دل کے ارادے پر عمل کرتے ہوئے وہ مصنوعی معصومیت سے بولا

۔

دیکھو سیفی میرا دماغ نا خراب کرو ورنہ اسی گھر سے باہر پھینک دوں گی!" "عجیب پاگل تھا وہ جب دیکھو ستاتا ہی رہتا تھا۔اس نے جھنجھلا کر سوچا۔

یہ بھی خوب کہی آپ نے بھئی میرے ہی گھر میں کھڑی ہو کر مجھے ہی گھر سے باہر" پھینکنے کی دھمکی دے رہی ہو۔" پھر وہی مصنوعی معصومیت سے کہا گیا۔

مجھے تم سے بات نہیں کرنی سائڈ ہو ذرہ مجھے ایمان سے ملنا ہے!" "اسے سائڈ کرتی" وہ اوپر کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ پھر سیفی کی بات پر ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

جس ایمان سے آپ ملنے جا رہی ہے نا میڈم اب وہ میری بھابھی صاحبہ ہیں!" "اپنا رخ شافیہ کے سمت کیا۔

مجھے کیا ایمان تمھاری بھابھی لگے یا تم ایمان کے سالے میں تو بس اپنی بہن سے" ملنے آئی ہوں!" کہہ کر وہ پھر مڑنے ہی لگی تھی کہ سیفی پھر بول اٹھا۔

سالا تو میں ایمان کا تب بنوں گا جب اس کی بہن سے میری شادی ہو گی!" "دھیمی مسکان لبوں پر سجائے سیفی نے آج پہلی بار شافیہ کو غور سے دیکھا تھا۔وہ کس قدر پیاری تھی۔اور مکمل !

ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا وہ اوپر کی طرف بڑھ گیا۔پیچھے کھڑی شافیہ کو جب اس کی بات کا مطلب سمجھ آیا تھا تو اس کے لبوں سے بے اختیار پھسلا تھا۔

کس قدر بے شرم ہے یہ" پھر سر جھٹکتی وہ بھی اوپر کی جانب بڑھی۔"

نیچے کھڑی سانیہ کو شافیہ کی باتیں تیر کی طرح دل پر لگی تھی۔اب وہ جانتی تھی کہ یہ تیر اپنے دل سے نکلا کر ایمان کے دل پر کیسے مارنا ہے!

ایک طنزیہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں پر قبضہ کیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ جیسے ہی اوپر آئی سامنے ہی ایمان کو کھڑا دیکھ اس پر برسنے لگی۔

تم کتنی بد تمیزی ہو ایک تو شادی کر کے بیٹھ گئی اور اوپر سے بتانا بھی گوارا نہیں کیا" بد تمیزی! اگر پلو رشہ مجھے نا بتاتی تو مجھے تو کبھی پتا ہی نہیں چلنا تھا۔" وہ جارحانہ انداز میں اس کی طرف لپکی تھی ایمان مسکراتی ہوئی پیچھے ہوئی۔

میں یہاں تم سے ناراض ہوں اور تم ہنس رہی ہو چپ چاپ شادی کر کے سکون" نہیں ملا جواب ہنس کر میرا دل جلا رہی ہو ہاں!" ایمان کی مسکراہٹ نے جیسے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔ پیچھے سے آتا سیفی اس زخمی شیرنی کو دیکھ کر دل کھول کر مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی کھلکھلاہٹ سن کر شافیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔اس کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ تو جل بھن ہی گئی تھی بھلا وہ ابھی تک تھوڑی دیر پہلے کہی بات کب بھولی تھی

۔

تم۔۔۔۔"ابھی وہ آگے کچھ بولتی کے وہاں ساجدہ بیگم چلی آئیں۔اپنا غصہ اندر" دباتی پھر وہ ساجدہ بیگم سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

شام کا وقت تھا اور آسمان پر اس وقت مکمل طور پر بادلوں کا قبضہ تھا۔بادلون کی گہری کالی گھٹا کی وجہ سے آسمان نیلے رنگ سے سیاہ رنگ میں ڈھل چکا تھا۔

شام کے وقت بھی رات جیسا سماع تھا۔سردیوں کی بھی آمد آمد تھی۔

لان کے وسط میں بیٹھی موسم سے بے خبر وہ گہری سوچوں میں غرق تھی۔سوچوں کا مرکز صبح والا سانیہ والا واقع تھا۔

بھلا سانیہ کیا کہنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اسی الجھن کا شکار تھی۔

دور مین گیٹ کھلا تھا اور سفید کرولا اندر تیزی سے داخل ہوئیں تھی اور پورچ میں آکر رکی تھی کچھ ہی پل بعد صارم بلیک تھری پیس سوٹ میں باہر نکلا تھا۔ گاڑی لاک کرتا وہ جیسے ہی اوپر کی طرف بڑھنے لگا اس کی نظر ایمان پر ٹھہری۔

ہوا میں خنکی بڑھنے لگی تھی موسم کے تیور دیکھ صارم کے ماتھے پر نا سمجھی کی شکنے ابھری تھیں۔ یک دم ہی نا سمجھی زائل ہوئی اور اس کی جگہ فکر نے لے لی تھی۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا ایمان کے سامنے آ بیٹھا۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے لیکن ایمان اپنی سوچوں سے باہر نا نکلی۔ اب کی بار صارم بری طرح ٹھٹکا تھا۔

کیونکہ وہ چلتا ہوا یہاں تک آیا تھا پھر اس کے سامنے کب سے بیٹھا تھا لیکن ایمان کو خبر ہی نا ہوئی تھی۔ وہ اس قدر اپنی سوچوں میں غرق تھی۔

ایمان!!"صارم نے اسے نرمی سے مخاطب کیا۔ لیکن کچھ پل تک کوئی جواب نا" آیا۔

ایمان!!"اس بار اس نے بہت زور دے کر اسے پکارا تھا ایمان ایک دم ہر بڑا کر" کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

سامنے صارم کو دیکھ کر ہڑ بڑاہٹ کے مارے بوکھلائی۔

آپ؟"اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آواز کھائی سے آرہی ہو۔"

ہاں میں اور اب بیٹھ جاؤ!"تھوڑی پر ہاتھ رکھے صارم نے اسے بیٹھے کا حکم دیا یا ایسا" ایمان کو لگا وہ فوراً سے پہلے کرسی پر بیٹھ گئی۔

آپ کب آئے مجھے تو پتا ہی نہیں چلا؟"بوکھلاہٹ کے مارے اسے جو سمجھ آیا" سوال کر گئی۔

www.novelsclubb.com

تب ہی جب آپ اپنی سوچوں میں بری طرح ڈوبی ہوئیں تھیں۔"صارم کے" کہنے پر ایمان کو پھر سانیہ کی باتیں یاد آئیں تھی اور وہ ایک دفعہ پھر سوچ میں ڈوبنے لگی تھی۔

ایمان کوئی پریشانی ہے تو تم مجھ سے بانٹ سکتی ہو!" کچھ دیر اسے یون ہی پریشان دیکھ کر صارم بول اٹھا۔ نا جانے کیوں اسے ایمان پریشان اچھی نا لگی تھی۔

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے!" ایمان ہلکا سا منمنائی۔"

اچھا چلو یہ سب چھوڑو اور اندر چلو موسم کا کچھ پتا نہیں ہے کسی بھی وقت بارش ہو" سکتی ہے۔ اور یہ موسم بھی بدلتا ہوا ہے بارش میں بھیگ گئی نا تم تو بیمار پڑ جاؤ گی۔" فکر مندی سے کہتے ہوئے صارم کھڑا ہوا ساتھ ہی ایمان کو بھی کھڑا ہونے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی آپ چلیں میں آتی ہوں تھوڑی دیر تک۔"ایک نظر اسے دیکھ کر کہتے" ہوئے اس نے اپنی نظاہوں کا مرکز ہری بھری گھاس کو کر لیا۔

لیکن ایمان تم کوئی شال وغیرہ بھی لے کر نہیں بیٹھی ہو۔اگر اچانک بارش ہو گئی" "۔۔۔

صارم جی میں آرہی ہوں آپ چلیں!"اس کی بات کو بیچ میں کاٹ کر ایمان نے" دھیمی آواز میں کہا۔صارم حیران ہوا تھا اس کہ یوں اچانک بات کاٹنے پر۔اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ کچھ نا کچھ بات ضرور ہے لیکن وہ چاہتا تھا کہ اب ایمان اسے خود آکر بتائے۔

ٹھیک ہے آجانا یاد سے !" ہار مانتے ہوئے وہ اوپر کی طرف بڑھا۔ پیچھے وہ پھر سے " سوچوں میں غرق ہو گئی۔

اسے اتنا دھیان ہی نا رہا بارش شروع ہوئی اور اسے بھگو گئی۔ایک دم سردی کی احساس سے اسے محسوس ہوا جیسے بارش اسے بھگو گئی ہے نا جانے وہ کب سے یہاں بیٹھی تھی۔

اسے بے اختیار صارم کی بات یاد آئی تھی۔وہ اسے اوپر آنے کا کہہ کر گیا تھا۔

ہائے اللہ!! سر پر ہاتھ مارتی وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اور بڑے بڑے قدم بھرتی کمرے تک آئی۔

www.novelsclubb.com

کمرے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے ایک گہری سانس بھری پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔صارم صوفے پر بیٹھا ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا۔

بلکل آہستگی سے دروازہ بند کرتی بنا آواز پیدا کیے بس وہ واش روم تک پہنچنا چاہتی تھی لیکن ایسا نا ہوا کیونکہ صارم اسے دیکھ چکا تھا۔

ایمان یہ کیا ہوا آپ بھیگ کیسے گئی؟ کیا بارش۔۔۔۔"ایمان سے دریافت کرتے" ہوئے اس نے جیسے ہی کھڑے ہو کر ٹیرس پر نظر ڈالی اس کے لفظ دم توڑ گئے۔ باہر بہت تیز بارش برس رہی تھی۔

میں نے کہا تھا نا آپ کو کہ بارش ہونے سے پہلے پہلے آجایئے گا لیکن آپ بارش" میں بھیگ کر آرہی ہیں!"صارم نے ایک نظر ایمان پر ڈالی جو پوری بھیگ چکی تھی ۔ایمان نے شرمندگی کے مارے لب بھینچے۔

صارم جی پتا ہی نہیں چلا کہ کب اچانک بارش شروع ہو گئی۔"ابھی اس کی بات" مکمل ہی ہوئی تھی کہ اسے زور کی چھینک آئی۔صارم جو اس کی بات پر ٹھنڈا ہونے لگا تھا اسے چھینکتے دیکھ اسے پھر ایمان کی لاپرواہی پر غصے آیا تھا۔

دیکھ لیں اب شروع ہو گئی ہے آپ کو چھینکیں۔میں فارسی میں نہیں کہہ رہا تھا کہ" موسم تبدیل ہو رہا ہے آپ بیمار پڑ سکتی ہے لیکن نہیں آپ نے تو میری سنی نہیں ہے!"اس کے لہجے میں فکر تھی جو بول رہی تھی۔ایمان اپنی صفائی میں کچھ کہتی کہ پھر اسے چھینک آئی۔

www.novelsclubb.com

سوری صارم جی مجھے سچ میں احساس نہیں ہوا!"ناک کو زور زور سے مسلتے ہوئے" کہتی وہ بلکل اسے چھوٹی بچی لگی تھی۔بے اختیار ہی صارم کو احساس ہوا تھا کہ وہ جیسے

زیادہ بول گیا ہے۔ لیکن اب اپنی اس فکر کا کیا کرتا جو ہر وقت ایمان کے لیے رہتی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم یہاں بیٹھوں! "آگے بڑھ کر اسے بیڈ پر بیٹھا کر وہ الماری کی طرف بڑھا پھر کچھ ہی پل بعد اس کے سامنے واپس اکھڑا ہوا۔ اب کے اس کے ہاتھ میں تولیہ اور ایک سوٹ تھا۔

"یہ لو تم فریش ہو جاؤ جب تک میں تمھارے لیے بلیک کافی لاتا ہوں۔ "ایمان جو اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر واش روم جانے ہی لگی تھی صارم کے آخری لفظوں پر ٹھہر گئی۔

بلیک کافی؟"ایمان کی دونوں بھنویں ملی۔"

"ہاں بلیک کافی! کیوں کوئی مسئلہ ہے کیا؟"

لیکن صارم جی میں بلیک کافی نہیں پیتی، وہ بہت کڑوی ہوتی ہے۔"کڑوی بولتے" ہوئے اس کے چہرے پر بھی کڑوے سے تاثرات ابھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

کڑوی ہوتی ہے لیکن اس وقت وہ تمھارے لیے بہت فائدے مند ہے اس لیے" جلدی جاؤ تم، میں لے کر آتا ہوں"اس کے تاثرات دیکھ کر صارم کو ہنسی آئی لیکن وہ لبوں کو دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ کو ابھرنے سے روک گیا۔

لیکن۔۔۔۔"وہ ابھی کچھ کہتی کہ صارم کمرے سے جا چکا تھا وہ بھی منہ لٹکاتی" واش روم میں گھسی تھی۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دو کافی کے کپ تھے۔ کہنی سے کمرے کے دروازے کو بند کرتا وہ بیڈ کی طرف آیا جہاں ایمان اب مختلف لباس میں موجود تھی۔ بال آدھے کھلے تھے اور آدھے کیچر میں قید تھے۔

یہ لو!"کپ اس کی جانب بڑھایا جیسے ایمان نے جھجھکتے ہوئے تھاما۔"

مجھے یہ کپ پورا خالی چاہیے اس لیے جلدی سے ساری کافی پیو۔ گرم گرم پیوگی تو" زیادہ فائدہ ہو گا"

لیکن صارم جی!"ایک بار پھر اس نے کوشش کرنا چاہی۔"

جلدی سے!"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ بولا اور صوفے پر جٹس کر بیٹھ" گیا۔

اب بظاہر وہ خود کو لیپ ٹاپ پر مصروف دیکھا رہا تھا مگر نظریں ایمان پر تھیں جو کافی کے کپ کو گھور رہی تھی۔کچھ دیر تو وہ ایسے ہی اسے دیکھا رہا کہ شاید پی لے لیکن اسے ناپیتا دیکھ وہ کھڑا ہوا اور بیڈ پر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

اسے اپنے یوں اچانک سامنے بیٹھا دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی۔

اب جب تک تم یہ کافی ختم نہیں کرو گی میں یہی بیٹھا رہوں گا! چلو شاباش پیو"

جلدی سے "لہجہ اس وقت خاصہ سنجیدہ تھا ایمان نے ایک نظر کافی کو اور پھر صارم کو دیکھا۔

صارم جی "ایمان منمنائی۔"

جلدی سے ایمان! "اسے ٹس سے مس نا ہوتا دیکھ ایمان نے اپنی ناک کو انگلیوں" سے بند کیا اور ایک ہی سانس میں پی گئی۔

پوری پینے کے بعد اس نے کپ سائڈ ٹیبل پر رکھا۔ منہ میں ابھی تک اس کڑوی کافی کا ذائقہ ابھر رہا تھا اس نے جھرجھری لی۔

گڈ اب سو جاؤ دیکھنا صبح بلکل فریش اٹھو گی!" نرم مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا"
وہ بیڈ سے اٹھ کر لائٹ بند کرتا خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔ ایمان صارم کے
لیے اپنی فکر دیکھ کر حیران ہوئی تھی بھال کب کسی نے اس کی اتنی فکر کی تھی؟
اپنی سوچوں کو جھٹکی وہ بھی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

---

www.novelsclubb.com

وقت کبھی کسی کے لیے نہیں رکتا۔ وقت کا کام ہے گزر جانا سو وہ گزر جاتا ہے بس
کبھی اپنی اچھی یادیں چھوڑ جاتا ہے یا کبھی درد بھری !

جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا ویسے ویسے دونوں کی دوستی مزید گہری ہوتی جارہی تھی۔

آج بھی جب وہ تھکا آرہا گھر لوٹا تو ایمان کو لاؤنج میں بیٹھا پایا۔وہ ساجدہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔

صارم دونوں کو مشترکہ سلام کرتا صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

کیا ہوا صارم آج دیر ہو گئی آنے میں؟"ساجدہ بیگم نے استفسار کیا۔"

www.novelsclubb.com

جی موم بس تھوڑی دیر ہو گئی آپ لوگ باتیں کریں میں فریش ہو کر آتا ہوں!""" ماتھے کو مسلتا ہوا وہ کھڑا ہوا۔

ہاں بیٹا جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر نیچے بھی چلنا ہے کھانا کھانے!" وہ فقط سر ہلاتا" کمرے میں چلا گیا۔

کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ دونوں کمرے میں چلے آئے تھے ایمان بیڈ پر بیٹھی تھی اور صارم صوفے پر بیٹھا آفس کا کچھ کام کر رہا تھا۔ وقفے وقفے سے وہ ایمان پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔ ایمان کبھی موبائل دیکھتی پھر اسے رکھ دیتی پھر ارد گرد دیکھتی پھر کچھ سوچنے لگی۔

ایسا لگ رہا تھا وہ خاصی بور ہو رہی ہے۔ صارم کو احساس ہوا کہ وہ پورا دن کیا کرتی ہو گی۔ موم اسے کام کرنے نہیں دے رہی یونیورسٹی کا ابھی بریک چل رہا تھا۔

پھر ایسے تو وہ بہت بور ہو جاتی ہو گی۔ یہی سب سوچتے ہوئے اس کے دماغ میں ایک خیال آیا تھا۔

تم ناول پڑھتی ہو؟"سوال بے ساختہ اور اچانک تھا۔"

ناول؟"ایمان نے پھر سے تصدیق چاہی کہ کہی اس نے غلط تو نہیں سن لیا۔"

ارے ہاں ناول۔میں نے تو سنا ہے لڑکیاں بہت شوقین ہوتیں ہیں ناول وغیرہ" پڑھنے کی تمھیں شوق نہیں ہے؟"وہ حقیقت حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

نہیں شوق تو ہے اور بچپن میں، میں نے پڑھیں بھی ہے ممالا کر دیتی تھی لیکن" ان کے جانے کے بعد میں نے پڑھنا چھوڑ دیے ہیں!"اپنا پرانا وقت یاد کرتے ہوئے وہ افسردہ ہوئی۔

اچھا مطلب تمھیں شوق ہے تو بتاؤ تمھیں کون سا ہیرو بہت پسند ہے؟"اس کا" دھیان بھٹکانے کے لیے وہ بے خیالی میں یہ سوال کر گیا۔

مجھے ناجہاں سکندر، سالار سکندر بہت پسند ہیں اور؟"ابھی آگے وہ کچھ بولتی کہ" صارم بولا۔

یہ دونوں کون ہیں؟"اپنی بیوی کے منہ سی کسی اور کی تعریف سن کر تو دل کٹ" کر رہ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے ابھی تو آپ نے پوچھا کہ تمھیں کون سا ہیرو پسند ہے!" ایمان نے اشتیاق" سے کہا مطلب ابھی تو اس نے پوچھا تھا۔ صارم کو ایک دم اپنا کیا سوال آیا تھا دل جیسے پر سکون ہوا تھا۔

ہاں ہاں یاد ہے! لیکن ابھی تو تم نے کہا تم نے ناول پڑھنا چھوڑ دیے ہے!" ٹیبل پر" رکھے لیپ ٹاپ کو بند کرتا وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"!ہاں چھوڑ دیے ہیں لیکن بس یہ دونوں میں نے پڑھ رکھے ہیں"

اچھا ان دونوں کردار کو پسند کرنے کی کوئی خاص وجہ؟" وہ مشکوک ہوا۔"

پسند کرنے کی؟ان کو ناپسند کرنے کی کوئی وجہ ہے کیا؟میری نظر میں تو نہیں!"

آپ کو پتا ہے جہان سکندر اتنا اچھا تھا وہ اپنی بیوی کی ہر وقت حفاظت کرتا تھا اور سالار سکندر کی محبت۔۔۔واہ آپ کو پتا ہے سالار نے اپنی محبت اپنے اللہ سے مانگی تھی گڑگڑا کر اور اللہ نے اس کی سن بھی لی!"اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ پھر سے ناول کی دنیا میں جا بسی ہے۔

بس سب کی محبت تمھیں دکھ رہی ہے سوائے میرے!"اس کے اس قدر" خلاصے پر وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

آپ نے کچھ کہا کیا صارم جی؟"اسے بڑبڑاتا دیکھ ایمان نے پوچھا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں کچھ نہیں کہا کل میں تمھارے لیے لے کر آجاؤں گا پھر تم بور نہیں ہوا کرو" گی!"ایک نظر ایمان پر ڈال کر وہ پھر سے لیپ ٹاپ کھولنے لگا۔

آپ لائیں گے؟"وہ ششدر ہوئی۔آنکھیں بڑی بڑی ہوئی"

کیا مطلب میں لاؤں گا؟میں ہی اب تمھارا شوہر ہوں نا تو تمھاری ساری ذمہ" داری میری ہے اور یہ کیا جب بھی میں کچھ تمھارے لیے کرنے کا کہتا ہوں تو تمھاری یہ آنکھیں بڑی بڑی کیوں ہو جاتی ہے"لب دباتا وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔

نہیں میں نے سنا ہے کہ شوہر کہتے ہے کہ ہم تو اپنی بیگمات کو ناول ہی نہیں پڑھنے دے گے ورنہ وہ ہر وقت جہاں سکندر سالار سکندر کر کے ہماری ناک میں دم کر دیں گی "ناجانے کہاں کی بات سنی اس نے یہاں بولی تھی۔

صارم بلند آواز میں مسکرا کر لاجواب ہوا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے!" مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا پھر خود کو مکمل طور پر کام کی طرف متوجہ کیا۔

بیڈ پر بیٹھی ایمان بھی خوش ہوئی تھی کیونکہ اب اس کی بوریت کا سامان جو آنے والا تھا۔

آج وہ اتنے دنوں بعد پھر اس اندھیری رات میں آ کھڑا ہوا تھا۔لوہے کی بڑی سی بینچ پر ایک کونے میں بیٹھا وہ بلکل گم سم سا تھا۔آسمان پر چاند ہر سو اپنی روشنی بکھیر رہا تھا ۔

اسی پل اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے عقب میں آ کر بیٹھا ہے۔اس کے بیٹھتے ہی اسے اپنائیت سا احساس ہوا۔اس نے گردن موڑ کر دیکھنے کی زحمت تک نہیں کی وہ جانتا تھا کہ کون اس کے عقب میں آ کر بیٹھا ہے۔

تم تو اب بہت خوش ہو گے !" برابری بیٹھی لڑکی نے دھیرے سے کہا۔"

خوش لیکن کیوں؟"وہ الجھا۔"

کیوں خوش نہیں ہونگے تم!خوش تو تمھیں ہونا چاہیے نا اپنی محبت جو مل گئی ہے"
!"وہ دھیرے سے مسکرایا۔

خوش!خوش اور مطمئن تو میں جب ہوں گا جب میں اپنی محبٹ کو آخری سانس" تک نبھاؤں گا!کیونکہ محبت کرنا آسان ہے لیکن اسے آخری سانس تک ایک ہی شخص کے ساتھ نبھانا بہت مشکل!اگر مرتے وقت بھی میرے لبوں پر میری بیوی کا نام ہوا تو میں سمجھ لونگا کہ میں نے اپنی محبت کو آخری سانس تک نبھایا ہے!"اسے برابر میں بیٹھا وجود لاجواب ہوا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

ہاں کہو"اس نے اس کی طرف دیکھا۔"

جب میں تمھارے ساتھ ہوتی ہوں تو تمھیں کیا محسوس ہوتا ہے؟" بلکل یہ بے"
ساختہ یہ سوال ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب تو میرے ساتھ ہوتی ہو تو مجھے نا جانے کیوں تم سے اپنائیت کا احساس ہوتا"
ہے!"اس کا ایک ایک لفظ سچا تھا برابر میں بیٹھی لڑکی ٹھٹھکی۔

اچھا اگر میں کہوں کہ میرے لیے تم اپنی محبت کو چھوڑ دو تو کیا چھوڑ دو گے ؟""

بلکل ہی عجیب سا سوال۔ جس کا نا کوئی سر تھا اور نا پیر۔

اگر آپ کے پاس آپ کی محبت ہو نا تو پھر چاہے آپ کے سامنے دنیا کی کتنی ہی" قیمتی سے قیمتی شہ بھی آپ کے سامنے رکھ دی جائیں آپ اپنی محبت کو ہی چنتے ہو !"

"وہ مسکرایا۔"اب تمھیں میرا جواب تو مل گیا ہو گا؟

www.novelsclubb.com

اس نے اسے دیکھا۔ وہ آج بھی اس کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

ہاں مل گیا جواب !"لڑکی افسردہ ہوئی۔"

دعا ہے تم اپنی محبت کے ساتھ ہمیشہ خوش رہو!" وہ پھیکا سا مسکرائی۔"

لیکن ایک بات تم میری ہمیشہ یاد رکھنا جس دو محبت کرنے والے مل جاتے ہیں نا تو" یہ دنیا انھیں جینے نہیں دیتی الگ کر کے ہی رہتی ہیں اس لیے ہوشیار رہنا اور کسی کو اتنا موقع نا دینا کہ وہ تمھیں تمھاری محبت سے الگ کر سکے!" وہ اس کی بات پر الجھا

۔

www.novelsclubb.com

بھلا ایسا کیوں ہو گا؟" ابھی برابر بیٹھی لڑکی اس کے سوال کا جواب دیتی وہ جیسے نیند" سے بے دار ہونے لگا۔

آہستہ آہستہ حواس بحال ہونے لگے۔

وہ ہر بڑا کر صوفے سے اٹھا تھا اس نے فوراً سے بیڈ کی طرف دیکھا۔

بھلا ایسا کیوں ہو گا؟" ابھی برابر بیٹھی لڑکی اس کے سوال کا جواب دیتی وہ جیسے نیند" سے بے دار ہونے لگا۔

آہستہ آہستہ حواس بحال ہونے لگے۔

وہ ہڑ بڑا کر صوفے سے اٹھا تھا پھر گھٹنوں پر کہنیوں کو جمائے وہ کچھ دیر تک خود کو پر سکون کرنے لگا کہ اچانک اسے ایمان کا خیال آیا۔اس نے ایک جھٹکے سے بیڈ کی سمت دیکھا۔لیکن۔۔لیکن وہاں ایمان موجود نہیں تھی۔

ایمان کو وہاں نا دیکھ کر اس کا رہا سہا سکون بھی بر باد ہوا وہ جلدی سے اٹھا اور اسے پورے کمرے میں تلاش کرنے لگا۔ڈریسنگ روم میں واش روم میں وہ کہی نہیں تھی۔نا جانے کیوں اسے خواب والی لڑکی کی باتیں یاد آئیں تھیں۔

تو کیا سچ میں کوئی ہمیں دور کرنا چاہتا ہے؟

اپنے خیال کو جھٹکتا وہ جیسے ہی باہر جانے لگا ٹیرس کا دروازے کے پار اسے وہ دیکھائی دی۔

ہاں اس کی محبت! ہاں وہ ایمان ہی تھی! دل میں جیسے ڈھیروں سکون اترا تھا۔ کالے رنگ کے ٹراؤزر اور شرٹ میں وہ اب بے چین نہیں تھا۔ منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے گہری سانس بھری۔ خود کو پر سکون کرتا وہ ایمان کی طرف بڑھا۔

تم جاگ رہی ہو ابھی تک؟" اس کے بالکل برابر میں کھڑے ہو کر اس نے پوچھا" ۔ایمان ایک مردانہ گھمبیر آواز پر پلٹی۔

آپ!! آپ کب جاگے۔" وہ حقیقت حیران ہوئی۔"

بس ابھی آنکھ کھولی تھی تمھیں بیڈ پر نہ دیکھ کر میں پریشان ہو گیا لیکن پھر تمھیں" یہاں دیکھ کر پر سکون ہو گیا!" ابھی کچھ دیر پہلے والی حالت اس نے ایمان کے غوش کی۔

ایمان مسکرائی۔

مجھے کہاں جانا تھا! ہاں اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ مجھے نیند میں چلنے کی بیماری ہے" اور میں نیند میں کسی کا بھی قتل کر سکتی ہوں یا گھر سے بھاگ سکتی ہوں تو آپ بے فکر ہو جائیں!" اس نے مسکرا کر کہا۔ صارم خجل ہو کر سر خجانے لگا۔ پھر مسکرا دیا

وہ کچھ نا بولا خاموشی طویل ہوتی گئی۔

آپ کو یاد ہے ہم پہلے ساتھ کافی پیا کرتے تھے اور چاند کو دیکھ کر بہت باتیں کیا کرتے تھے!" وہ جیسے پرانے وقتوں میں کھو گئی۔ صارم ٹھٹکا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے اور پہلے کیوں ہم ابھی بھی کافی پی سکتے ہے اور باہر کو دیکھ کر ڈھیر ساری باتیں کر سکتے ہیں!"

کیا اس وقت؟" وہ حیران ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

تو کیا باتیں کرنے کا وقت مقرر ہے؟" اس نے الٹا سوال داغا۔"

نہیں!" اس کے منہ سے پھسلا۔"

ٹھیک ہے تو پھر تم میرا یہاں انتظار کرو میں ابھی کافی بنا کر لے آتا ہوں!"اسے" کہہ کر وہ جانے لگا۔

آپ بنائے گے ؟میں بنالاتی ہوں۔۔"اس نے صارم جو روکنا چاہا۔"

نہیں میں بنالوں گا بس تم میرا یہاں انتظار کرو!اگر تم میرا انتظار کرو گی تو میرے" دل کو یہ امید رہے گی کہ تم میرا انتظار کر رہی ہو اور پھر یہ امید ہی میرے لیے سب کچھ ہے پھر چاہے تم میرا انتظار کرو یا نا!"بھاری گھمبیر لہجے میں کہا۔پھر بنا اس کا جواب سنے وہ باہر چلا گیا۔

پیچھے وہ ششدر رہ گئی۔

کچھ ہی وقت گزرا تھا اور وہ اس کے سامنے تھا۔اب دونوں کرسیوں پر بیٹھے چائے اور کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی باتیں بھی جاری تھیں۔

اس سب میں بھی وہ ایمان کی چائے نہیں بھولا تھا۔اسے یاد تھا کہ ایمان کافی نہیں چاہے پیتی ہے۔

اور پھر ہمیں جس سے محبت ہو جائے اس کی پسند ناپسند تو یاد ہی رہتی ہے۔

پھر سے وہ پرانا وقت واپس لوٹا تھا۔آج تو چاند بھی خوشی خوشی ان دونوں کو دیکھ کر چھپ چھپ کر مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً روز ہی اسے گھر آنے میں دیر ہو جاتی تھی۔آج وہ خود اپنا کام جلدی نمٹانا کر گھر لوٹا تھا۔پورش سے گزرتے ہوئے دو دن پہلے والا خواب پھر یاد آیا تھا۔بھال کون ان دونوں کو الگ کرنا چاہتا تھا؟وہ اسی کشمکش کا شکار تھا۔پھر سر جھٹکتا جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔اپنی موم کو اپنے آنے کی اطلاع دے کر اب وہ کمرے میں جانے لگا۔سرمئی رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس کندھے پر لیپ ٹاپ بیگ ڈالے اس نے دروازے کے ناب کو گھمایا پھر دروازہ کو بند کرتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر ایمان پر پڑی بوکھلاہٹ کے مارے لیپ ٹاپ بیگ کندھے سے نیچے گر آیا۔اس نے جلدی سے لیپ ٹاپ بیگ کو صوفے پر پھینکا اور ایک لمحے میں ایمان تک پہنچا۔

www.novelsclubb.com

ایمان آس پاس سے بے گانہ بیڈ کے کنارے پر بیٹھی ٹشو پیپر سے اپنے نہ رکنے والے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔

ایمان کیا ہوا آپ۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں سب ٹھیک ہے نا؟"اس کے سامنے " بیٹھ کر وہ بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔ لفظوں میں واضح لڑکھڑاہٹ پیدا ہوئیں۔

ایمان کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟زائیدہ چچی نے کچھ کہا؟"اس کے جواب " نا دینے پر وہ اور بے چین ہوا۔

نہیں کسی نے کچھ نن۔۔ نہیں کہا!"ایمان روتے ہوئے بامشکل بولی۔"

www.novelsclubb.com

پھر ایسے رو کیوں رہی ہو کچھ ہوا ہے ؟تم۔۔ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"" آنکھوں میں بے چینی کا تاثر لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا بلکہ جواب کا منتظر تھا۔

صارم جی وہ مر گیا؟" کچھ وقت کے تواقف کے بعد ایمان نے آنسوؤں سے لبریز" آنکھیں صارم کی بے چین آنکھوں میں ڈالی۔

کون مر گیا؟" وہ شدید حیران ہوا بھلا گھر میں تو سب ٹھیک تھا پھر کون مر گیا؟"

صارم جی عمر مر گیا؟" صارم کی بات کو یکسر نظر انداز کیا گیا۔ صارم کی بھنویں" چڑھیں۔

www.novelsclubb.com

کون عمر؟" بھنویں آپس میں ملی۔"

صارم جی آپ کو پتا ہے عمر اتنا اچھا تھا اتنا خیال رکھتا تھا! اتنا پیار کرتا تھا!" "اب تو صارم کی بس ہوئی تھی۔

کون ہے یہ عمر بتاؤ مجھے؟" ایمان کا چہرا اپنی طرف موڑ کر بولا جو آنسوں صاف" میں مصروف تھی۔

وہ مر گیا صارم جی اتنا اچھا تھا وہ تو پھر کیوں مر گیا؟" وہ ایک پھر رونا شروع ہوئی" تھی صارم کے سر میں درد کی لہر دوڑی۔

ایمان کون ہے یہ عمر بتاؤ تو سہی؟" دانت پر دانت جمائے اس نے ایمان سے" دریافت کیا۔ وہ برداشت کی انتہا پر تھا۔

آپ کیا کریں گے جان کر؟"اس کے دل کا حال جانے بنا وہ نا سمجھی سے بول بیٹھی"
۔اور یہ بات صارم کو آگ لگا گئی

کیا کروں گا مطلب اس کی ہڈی پسلی ایک کر کے آؤں گا بھلا میں یہ کیسے برداشت"
کر سکتا ہوں کہ میری بیوی میرے علاوہ کسی اور کی اتنی فکر کرے! میں جب
تمھیں رولانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تو کسی اور کو یہ حق کیوں دوں بھال؟"اس
کا غصے تو جیسے سوا نیزے پر تھا۔روتے روتے ایمان ٹھٹکی۔پھر پل بھر میں سیدھی ہو
!بیٹھی۔اس کا اس قدر جارحانہ انداز

صارم جی لیکن وہ تو مر گیا پھر آپ اس کی ہڈی پسلی ایک کیسے کریں گے ؟"نا جانے" اسے کیا سوجھی اسے چڑھانے کے لیے وہ معصومیت سے بولی بیٹھی۔کچھ دیر قبل والا دکھ یکسر وہ فراموش کر گئی۔

تو۔۔۔کیا ہوا مر گیا تو اس کے گھر جاؤں گا اور دیکھ کر آؤں گا آخر تھا کون یہ عمر نامی" بلا! جس کی ہماری بیوی اتنی فکر کر رہی ہیں!"چند پل تو وہ خاموش رہا پھر لفظوں کو ترتیب دیتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس کا گھر تو آج تک کسی نے نہیں دیکھا! اور نا عمر نامی بلا کو دیکھا ہے۔۔""" اس نے بات کو درمیان میں چھوڑا۔

پھر یقیناً وہ ہوائیں مخلوق ہو گا!"لبوں سے بے اختیار پھسلا۔"

نہیں وہ ناول کا مرکزی کردار ہے اور اسی بات کا مجھے بہت دکھ ہے اوپر سے وہ"
ناول میں مر بھی گیا!"اسے اپنا دکھ اس وقت بہت بڑا لگا تھا۔اس کی بات سنتے ہی
صارم سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اے میرے اللہ میں کیا سمجھ رہا تھا اور نکلا کیا؟"وہ حیران ہوتا افسوس کرتا یا ہنستا"
اسے سمجھ نا آیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان سچی میں تم ایک ناول کے کردار کے لیے رو رہی تھیں؟"حیرت سے"
آنکھیں پھاڑے وہ پوچھ رہا تھا۔

نہیں اس کے مرنے پر!" وہ بھی سر جھکائے رندھی آواز میں بولی۔ صارم ایک "
لمبی سانس ہوا میں خارج کرتا اسے دیکھنے لگا۔ پھر اسے یک دم ہی ایمان کو دیکھ کر
ہنسی آنے لگی اس کی لال ہوتی ناک! آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ اور اس کا اداس چہرا۔ وہ
اچانک ہی بلند آواز میں ہنس پڑا۔

ایمان نے خفگی سے اسے گھورا۔

پھر اس پر پاس رکھا تکھیہ زور سے مارا

www.novelsclubb.com

آپ تو تشدد کرنے لگی ہے بھئی!" تکھیے کے گرد بازوں حائل کیے وہ بولا۔ ایمان "
اسے گھوری سے نوازتے ہوئے باہر نکل گئی پیچھے وہ مسکراتا رہا۔

------★★★------

آج سورج اور بادل لکا چھپی کا کھیل کھیل رہے تھے! کبھی سورج اپنا آپ دیکھانے باہر نکلتا تو بادل اسے چھپا لیتے۔اور سورج بادل کو دیکھ کر جلدی سے کہی چھپ جاتا ۔آسمان پر یہ کھیل صبح سے جا رہی تھی۔اب دیکھنا یہ تھا کہ نا جانے کس کو جیتنا تھا؟ بلکل اسی طرح خانس مینشن میں بنے تیسری منزل پر بھی ہلکی پھلکی لڑائی جاری تھی

-

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں اس وقت گھر کی سب خواتین اور بچے بیٹھے تھے۔ لیکن ان میں تین لوگوں اور موجود تھے۔ خضر، خضر کی ماں اور شافیہ۔ جو اس وقت سیفی سے لڑنے میں مصروف تھی۔

بڑے سے لاؤنج میں ایک طرف ساری ینگ پارٹی براجمان تھی تو دوسری طرف ساری خواتین سیفی اور شافیہ کی لڑائی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

بڑے سے صوفے پر ایمان شافیہ اور پلورشہ کے ساتھ بیٹھی تھی اور شافیہ کی باتوں پر خود ہنس رہی تھی۔

سامنے والے صوفے پر سیفی اور خضر بیٹھے تھے۔ ان سے ہی تھوڑی دور سانیہ کشف کے ساتھ بیٹھی تھی۔

سیفی اب اگر تم نے کچھ کہا نا تو میں تمھیں گنجا کر دوں گی!" شافیہ نے کسی بات کا" برا مانتے ہوئے خونخوار انداز میں کہا۔

کیوں ٹریمر ساتھ لے کر گھوم رہی ہو کیا؟" سیفی اس کی بات کا بنا برا مانے اسے" اور تپانے کے لیے بولا۔اس کے سوال پر خضر ایمان اور پلورشہ کا لاؤنج میں مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔

سیفی۔۔۔۔" شافیہ نے دانت پیس کر اسے پکارا۔"

! جی حکم کریں ملکہ عالیہ!" وہ دھیٹ تھی تو وہ ڈھیٹوں کا سردار تھا"

اللہ بس کرو سیفی کیوں بچی کو پریشان کرنے میں لگے ہو؟"ساجدہ بیگم نے سیفی کو" ٹوکا۔خضر کی ماما سلمہ بیگم مسکرائی۔

ارے لڑنے دے بہن بچے ہی تو ہے اور کبھی کبھی تو دیکھنے کو ملتا ہے اپنی بیٹی سے" زیادہ کوئی ڈھیٹ! ورنہ یہی میرے ناک میں دم رکھتی ہے اب کوئی اس کی ناک میں دم کر رہا ہے تو اسے پتا چلے گا!"سلمہ بیگم نے شافیہ کی طرف مسکراہٹ اچھالی ۔شافیہ سیک پا ہوئی۔

لاؤنج میں پھر سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا۔

ماما؟"بے چاری شافیہ کا تو صدمے سے برا حال تھا۔"

www.novelsclubb.com

ویسے آپس کی بات ہے آنٹی مجھے آپ سے بڑی ہمدردی ہے!" سیفی تھوڑا جھک کر رازداری سے سلمہ بیگم سے مخاطب ہوا۔

اپنے کمرے میں بیٹھا وہ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔ باہر سے آتے شور کو یکسر نظر انداز کیے وہ اپنے کام میں غرق تھا۔

آج آفس میں کوئی میٹنگ نا ہونے کی وجہ سے وہ گھر پر ہی رہ کر کام کر رہا تھا۔

کچھ یاد آنے پر لیپ ٹاپ کو صوفے پر رکھتا وہ پیروں کو چپلوں میں قید کرتا کھڑا ہوا۔

الماری میں سر گھسائے اب وہ اپنی مطلوبہ شہ تلاش کر رہا تھا۔ لیکن پوری الماری تلاش کے باوجود اسے اپنی مطلوبہ شہ نا ملی تو ایک لمبی سانس ہوا میں تحلیل کرتا باہر نکل کر لاؤنج کی طرف بڑھا۔

لاؤنج کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے باآواز بلند سلام کیا تھا۔ سلام کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور اسے دیکھنے لگے تھے۔

"وہ ایمان آپ نے میری نیلی والی فائل کہی دیکھیں ہے؟" وہ خجل ہو کر ایمان سے پوچھ رہا تھا۔ صوفے پر بیٹھی ایمان نے سر ہلایا

"صارم جی کمرے میں ہی رکھی ہے!" لاؤنج میں ایک دم جیسے خاموشی چھا گئی تھی

۔

www.novelsclubb.com

نہیں مل رہی ہے ایمان آپ ذرہ آکر نکال کر دے دیں!" صارم کے کہنے پر" ایمان سر ہلاتی ہوئی کھڑی ہوئی۔ سیفی کے لب کچھ بولنے کے لیے پھڑ پھڑائے۔

بھائی ابھی تو آپ کی شادی کو دو ہفتے گزرے ہے اور آپ کا ابھی سے یہ شروع" ہو گیا ایمان تم نے میری فلاع فائل دیکھی ہے ایمان مجھے میری ٹائی نہیں مل رہی آپ نے دیکھی ہے۔ آپ کا دو ہفتوں میں یہ حال ہے تو کیا تو سال بعد آپ یوں بولیں گے کہ ایمان ہماری شادی کیوں ہوئی تھی؟ ایمان آپ کون لگتی تھی میری؟" مکمل ڈرامائی انداز میں سیفی نے بات مکمل کی تو لاؤنج میں سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا۔

صارم بنا شرمندہ ہوئے سیفی کے برابر میں آکر بیٹھا اور ایمان اندر کی بڑھ گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم بہت تیز نہیں ہوتے جا رہے ہو سیفی؟" صارم نے سیفی کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بھائی آپ کی ہی شہبت کا اثر ہے!" سیفی بھی بنا اثر لیے دانت نکال کر بولا۔" صارم دھیمہ سا مسکرایا۔

اگر میری شہبت کا اور ہوتا تو تم بلکل بھی ایسے نا ہوتے" وہ ایک ہی پل میں سیفی کو" لاجواب کر گیا تھا۔دور بیٹھی شافیہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ سیفی نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔اسی پل ایمان لاؤنج میں واپس آئی تھی۔

صارم جی سائڈ ٹیبل کی دراز میں ہی تو رکھی ہے!"ایمان پلورشہ کے برابر میں" بیٹھی۔

اچھا میں نے وہاں نہیں دیکھا تھا شکریہ آپ کا!"وہ جیسے شرمندہ ہوا"

اچھا ہوا بھائی مجھ پر آپ کی شہبت کا اثر نہیں ہوا ورنہ میں بھی یونہی دو دو منٹ بعد" کچھ بھول رہا ہوتا!"وہ سیفی تھا اسے کہا برداشت تھا اپنا ادھار کسی پر چھوڑنے کا۔ صارم نے سختی سے اسے گھورا۔جواب میں اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کی۔

ویسے بھائی میں سوچ رہا تھا کل ویک اینڈ ہے تو کیوں نا گھومنے چلتے ہیں۔اپنا جو" کراچی میں فام ہاؤس ہے نا وہاں چلتیں ہیں! کیا کہتے ہیں؟" سیفی نے اچانک بات بدلی۔صارم جو ایمان کو دیکھ رہا تھا اس کی بات پر پھر سے اسے دیکھنے لگا۔

ہاں آئیڈیا برا نہیں ہے!" وہ سیفی کی بات سے متفق ہوا۔"

لیکن صارم تو کام چھوڑ کر کہی جاتا ہی نہیں ہے! ہے نا صارم؟ تم تو نہیں چلوں" گے نا" اس سب میں پہلی بار سانیہ بولی۔صارم نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنی نظروں کو ایمان پر ٹکا دیا۔

اگر ایمان جائے گی تو میں ضرور جاؤں گا!" اپنی آنکھوں کو ایمان پر ٹکائے وہ محبت" بھرے لہجے میں بولا۔ سانیہ نے نفرت سے ایمان کو دیکھا۔

تو پھر ڈن ہوا ہم آج رات ہی نکل جائیں گے۔ اور خضر تم اور تمھاری بہن بھی" ہمارے ساتھ چلے گی ٹھیک؟" سیفی نے خضر سے پوچھا جواب میں اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

تم لوگ باتیں کرو جب تک میں اپنا تھوڑا کام نمٹالوں!" سیفی کی ٹانگ پر ہلکا سا" دباؤ دیتے ہوئے وہ اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے وہ سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئے اور خضر شافیہ بھی اپنے گھر جانے کو روانہ ہوئے۔

شام کے تقریباً آٹھ بجے وہ لوگ نکلنے کے لیے تیار تھے۔ بائے روڈ جانے میں انھیں بیس سے چوبیس گھنٹے لگتے اس لیے ہوائی جہاز سے جانے کا ارادہ کیا تھا سب نے۔

سیفی پلورشہ خضر شافیہ ایک گاڑی میں جب کے سانیہ کشف لائبہ اور سمیرا ایک گاڑی میں ایرپورٹ کے لیے روانہ ہوئے جب کے صارم کو کچھ کام تھا تو وہ ایمان کو لیے اپنا کام کرنے گیا تھا وہی سے ان کو ایرپورٹ کی طرف روانہ ہونا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں اس وقت گہری خاموشی تھی۔صارم خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے میں مشغول تھا جب کہ ایمان ونڈو سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔گاڑی سگنل پر آکر روکی تو صارم نے اپنا رخ موڑ کر اسے دیکھا۔

"آپ بور ہو گئی نا میرے ساتھ آکر؟"اسے اپنے ساتھ لا کر صارم کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے غلطی کر دی ہے بھلا یہاں وہ جس طرح خاموش بیٹھی تھی وہاں کچھ باتیں تو کر لیتی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی بات نہیں ہے!"اس کی بات پر ایمان نے چونک کر اسے دیکھا تھا پر ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ایک نظر اسے دیکھ کر اب وہ واپس باہر دیکھنے لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر سڑک کے کنارے پر کھڑے ایک بچے پر گئی تھی جو بہت سارے گجرے لیے کھڑا تھا۔

صارم جی گجرے!!" یک دم ہی اس کے منہ سے پھسلا تھا۔ صارم نے تھوڑا" جھک کر دیکھا۔

آپ کو گجرے پسند ہیں؟" اس کے چہرے پر نظریں جمائے اس نے بڑے نرم" لہجے میں بولا۔ جواب میں ایمان نے فقط بس سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اوکے ابھی لے لیتے ہیں پھر!" سگنل کو کھلتا دیکھ اس نے اپنی گاڑی کو یو ٹن کیا۔" اگلے ہی لمحے وہ اس بچے کے پاس پہنچ چکے تھے۔

بچے سے گجرے لے کر جیسے ہی اس نے شیشہ بند کر کے ایمان کو دیکھا تو وہ بڑی خوشی سے گجروں کو دیکھ رہی تھی

کیا میں پہنا دوں؟" سامنے بیٹھے شہزادے نے اس سے اجازت طلب کی۔"

شہزادے کی ملکہ نے سر اثبات میں ہلا کر اسے اجازت دی۔

اجازت ملتے ہی جیسے شہزادے کا چہرا خوشی سے کھل اٹھا پھر اس نے انتہائی نرم انداز میں اس کے ہاتھ میں گجرے پہنائے۔

شہزادے کی ملکہ کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔اس نے ایک نظر اپنے شہزادے کو دیکھا پھر شکریہ ادا کرتی شہزادے سے نظریں چرائی۔

شہزادہ مسکراتا ہوا پھر سے گاڑی چلانے لگا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ لوگ ایر پورٹ پہنچے تو وہ سب پہلے لوگ پہلے ہی پہنچ چکے تھے بس ان کا ہی انتظار تھا۔

ان کو آتا دیکھ وہ لوگ ایر پورٹ کے اندرونی حصے کی طرف بڑھے۔

کچھ ہی وقت بعد وہ لوگ جہاز میں بیٹھے جہاز اڑنے کا انتظار کر رہے تھے۔

بائیں طرف ونڈو والی کرسی پر ایمان بیٹھی تھی اور اس سے برابر والی پر صارم۔ان سے ہی کچھ فاصلے پر جہاز کے بالکل بیچ میں سانیہ کشف لائبہ اور سمیر بیٹھے تھے۔

بالکل ان کے پیچ شافیہ خضر سیفی اور پلورشہ بیٹھے تھے۔

جہاز میں اناونسمینٹ ہونے لگی تھی جہاز بس اڑنے کے لیے تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی یہ جہاز گرے گا تو نہیں نا؟" کسی انجانے خوف کے تحت ایمان نے" پوچھا۔اس کے دماغ میں ڈھیروں وسوسے آرہے تھے۔

نہیں ایمان ایسا کیوں سوچ رہی ہے آپ!" وہ حقیقتاً پریشان ہوا۔"

نہیں وہ مجھے ڈر لگ رہا ہے میں پہلی بار بیٹھی ہوں نا!" ایک نظر صارم کو پھر ایک" نظر کھڑکی کو دیکھ کر کہا۔

صارم جیسے حیران ہوا پھر سنبھل کر بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ ایسا کریں میری جگہ آجائیں اور میں آپ کی جگہ آجاتا ہوں ورنہ ایسے تو آپ" پورا سفر باہر دیکھتی رہیں گی اور ڈرتی رہیں گی!" اس نے اپنی طرف سے ایک حل پیش کیا۔

لیکن مجھے باہر بھی تو دیکھنا ہے نا میں پہلی بار بیٹھی ہوں!" اس نے معصوم سے" لہجے میں کہتے ہوئے ایک بار پھر باہر کھڑکی سے جھانکا۔

www.novelsclubb.com

ہمم تو پھر اس کا ایک حل ہے آپ میرا ہاتھ پکڑ لیں اور باہر دیکھتی رہی اس سے یہ" ہو گا آپ کو یہ احساس رہے گا کہ میں آپ کے پاس ہوں آپ کے ساتھ ہوں تو

شاید پھر آپ کو ڈرنا لگے!"اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر بات ختم کی گئی۔ایمان کچھ نا بولی۔جیسے اس کی بات سے متفق ہو۔

پھر پورا سفر دونوں کا خاموشی میں گزرا تھا لیکن دونوں ایک ہی احساس سے دوچار تھے کہ برابر بیٹھا شخص اس کے ساتھ ہے اس کے پاس ہے۔

وہی سانیہ یہ سب نفرت سے دیکھ رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی ایمان کو جہاز سے باہر اتار دے۔

وہی ان کے پیچھے بیٹھے سیفی کے دل کے حالات کچھ دن سے بدلتے جا رہے تھے ان قریب اسے ڈر تھا کہ کہی وہ شافیہ کی محبت میں پاگل نا ہو جا ہے۔

اس کی سوچوں کا مرکز صرف شافیہ تھی۔

اسے شافیہ کب اچھی لگی؟

اسے اس سے محبت کب ہوئی؟

اور آخر اس سے ہی کیوں اسے محبت ہوئی؟

ان سب سوالوں کے جواب وہ اپنے اندر تلاش کر رہا تھا۔

وہی برابر میں بیٹھا خضر جس نے اب تک خاموش محبت کی تھی اپنے جذبات کو بالکل خاموش رکھا تھا سب سے چھپا کر خود سے بھی چھپا کر اب جیسے اس کے جزبات پھپھڑنے لگے تھے ان کو لفظوں کے سارے باہر نکلا تھا۔اب نا جانے کب وہ لفظوں کے سہارے باہر نکلیں گے کب خضر اپنی خاموشی توڑے گا۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ جب کراچی پہنچے تو بہت رات ہو گئی تھی۔ آرام کرنے کے بجائے وہ وہ لوگ اپنے بڑے سے فام ہاؤس میں گھوم رہے تھے۔ مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی بائیں طرف بڑا سا لان تھا اس کے قریب ہی سمنگ پول بنایا گیا تھا۔ دائیں طرف جائے تو آس پاس ہریالی ہی ہریالی تھی پتلی سی پھتری روش پر سے گزر کر فام ہاؤس کے اندر داخل ہونے کا دروازہ تھا اندر داخل ہوتے ہی بائیں طرف دو بڑے بیڈ روم تھے دونوں کمروں کے بیچ اچھا خاصہ فاصلہ تھا اتنا کہ وہاں ایک بڑی سی ڈائینگ ٹیبل لگی تھی۔ بائیں طرف ماسٹر بیڈ روم تھا بیچ میں بڑا سا ہال نما تھا جس کو لاؤنج کی طرح سیٹ کیا گیا تھا۔ بائیں طرف ہی ایک چھوٹی سی گلی نما بنی تھی جس میں سے گزر کر دیکھا جائے تو وہاں ایک اور بڑا سا ہال تھا بائیں طرف بڑا سا کچھ بنا تھا ۔دور تھوڑی دور ایک اور کمرا تھا جس میں سینما کی طرح بڑی اسکرین لگی تھی۔ ساتھ ہی ٹیبل ٹینس وغیرہ جیسی چیزیں بھی موجود تھیں۔

www.novelsclubb.com

پورا فام ہاؤس کریم اور بلیک رنگ میں ڈھکا تھا۔ ساتھ ہی لال اور کالے رنگ کے فرنیچر سے فام ہاؤس اور خوبصورت لگ رہا تھا۔

وہ لوگ اس وقت بڑے سے لان میں چھل قدمی کر رہے تھے۔ کہ اچانک سیفی کی نظر دور رکھے بیٹ پر گئی۔ وہ فوراً اس طرف بھاگا پھر بیٹ کا اٹھا کر اپنے ہاتھ میں دیکھنے لگا۔

بھائی دیکھیں مجھے کیا ملا!" صارم جو پلر سے ٹک لگائے ارد گرد دیکھنے میں" مصروف تھا۔ سیفی کی آواز پر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ شافیہ سے بات کرتی ایمان نے بھی سیفی کو دیکھا۔

بھائی آجائیں ایک ایک گیم ہو جائے!" صارم خضر سب لڑکے سیفی کی طرف" بڑھے۔

آجاؤ لڑکیوں تم لوگ بھی کھیلوں!" سیفی نے دور کھڑی لڑکیوں کو مخاطب کیا۔"

بھئی ہمیں نہیں کھیلنا یہ کھیل ہمیں باتیں کرنے دو۔" شافیہ نے دوٹوک لہجے میں" کہا۔

www.novelsclubb.com

ارے بھائی دیکھیں لڑکیاں ڈر رہی ہے لڑکوں کی گیم کھیلنے سے!" سیفی نے ایک" طنز شافیہ کی طرف اچھالا۔ شافیہ کے تن بدن میں مانو آگ لگ گئی۔

کون ڈراہاں ڈرے ہماری جوتی!" شافیہ کی طرف سے بھی جوابی کاروائی ہوئی۔"

تو پھر آجاؤ میدان میں!" سیفی کے کہنے پر ساری لڑکیاں ان لڑکوں کے قریب" آئی۔

اب ٹیم منتخب ہو رہی تھی خضر اور سیفی دونوں اپنی اپنی ٹیم چن رہے تھے۔ صارم موبائل میں کچھ دیکھنے میں غرق تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو جی ہو گئی دو ٹیمیں!" خضر کی آواز پر صارم نے موبائل واپس جیب میں ڈالا" ۔

"اچھا کون کون کس ٹیم میں ہے؟"

ایمان آپی پلور شہ، سمیر لائبہ ! سیفی کی ٹیم میں آپ شافیہ سانیہ کشف میری ٹیم " میں !"خضر کی بات پر صارم نے کچھ منہ پھولا کر سیفی کو دیکھا۔

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا میری بیوی کو دوسری ٹیم میں ڈال کر اصولاً تو میری بیوی" کو میری ہی ٹیم میں ہونا چاہیے تھا!"منہ کو پھولائے اس نے بچوں جیسے انداز میں کہا ۔ایمان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

www.novelsclubb.com

بھائی آپ تو ایسے کہہ رہے ہے جیسے بڑے سچے کھلاڑیوں کی طرح خضر کی ٹیم میں" ہو کر رہے گے یہاں ہم سب کو پتا ہے آپ نے ایمان کو بچوں والی بال کرانی ہے !" سیفی کی بات پر صارم نے اسے آنکھیں دکھائی لیکن اس ڈھیٹ پر کچھ اثر نا ہوا۔

بالکل اپنی جان عزیز بیوی کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں!" ایک دم وہ پٹری سے اترا۔ ایمان جو مسکرا رہی تھی اس کی بات پر مسکرا سمٹی۔ اسے ایسا لگا جیسے اس کے گال گلابی ہو رہے ہوں شرم سے۔

اوہوں کوئی شرما رہا ہے!" شافیہ نے اسے چھیڑا۔ ایمان نے اسے کونی ماری۔"

اب سب کھیلنے کے لیے تیار تھے۔

www.novelsclubb.com

شافیہ میدان میں جیسے ہی اتری اس کو یاد آیا اس نے تو کبھی یہ کرکٹ نہیں کھیلا تھا! بلکہ اس نے تو کبھی بیٹ ہی ہاتھ میں نہیں پکڑا تھا

اف شافیہ جلدی جلدی میں تم ہمیشہ اپنا نقصان کر جاتی ہوں ! اپنے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے بلا ہاتھ میں تھاما۔

سیفی بول کرانے کے لیے تیار تھا۔

ہاں تو شافیہ میڈم تیار ہیں آپ ؟ایک آخری موقع دے رہا ہوں چاہے تو گیم چھوڑ کر جا سکتی ہیں اور اپنی ہار تسلیم کر سکتی ہیں ! "سیفی بول کو دونوں ہاتھوں پر گھومتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

او ہیلو ہارے تمھارے دشمن ! میں نہیں پیچھے ہٹنے والی ! "سیفی کے دور ہونے کے باعث وہ تھوڑا زور سے چیخی۔ سیفی اس کی بات پر دھیمہ سا مسکرایا۔

پھر آپ ہارنے کے لیے تیار ہو جائیں میڈم کیونکہ میری سب سے بڑی دشمن" آپ ہیں!" شافیہ کی آنکھیں ماتھے کو چڑھی۔دل ہی دل میں سو گالیوں سے نوازتے ہوئے اس نے اپنی جگہ سنبھالی۔

اور سیفی کے پہلی بال کروانے پر ہی شافیہ کے پیچھے رکھی وکٹ اڑا چکی تھی۔اور شافیہ صدمے سے وکٹ کو دیکھ رہی تھی بلکہ گھور رہی تھی۔

دور سیفی پیٹ پر ہاتھ رکھے نان اسٹوپ ہنس رہا تھا۔باقی سب بھی ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

www.novelsclubb.com

تم اگر ایک اور بار ہنسے نا تو اسی بلے سے تمھارے سارے دانت توڑ دوں گی!""

شافیہ نے ہاتھ میں پڑے بلے کو اوپر کر کے اس کو دھمکی دی جس کا سیفی پر کچھ اثر نا ہوا۔

یہ بھی کر کے دیکھ لو محترمہ!"اس نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی۔اور شافیہ" تلملاتی ہوئی اس کی طرف بھاگی۔

اسے اپنے قریب آتا دیکھ اور ساتھ ہاتھ میں بڑا والا ہتھیار دیکھ سیفی بھی جان بچانے کو بھاگا۔

www.novelsclubb.com

اب سین کچھ یوں تھا کہ پورے لان میں سیفی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور سیفی منہ چڑاتے ہوئے اس کے آگے آگے بھاگ رہا تھا۔

اور باقی سب اس ڈرامے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

خوب مزہ کر کے ہر طرح کے گیمز کھیل کر اب وہ تھوڑی دیر سونے کے غرض سے کمروں میں چلے گئے تھے۔ لڑکیاں ایک کمرے میں جبکہ لڑکے ایک کمرے میں۔

آسمان پر اس وقت ہلکی ہلکی نیلاہٹ موجود تھی فجر ہوتے ہی ہر طرف چڑیوں کی چہچہاہٹ شروع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے پیروں کو سوئمنگ پول میں ڈالے اس ٹھنڈے ٹائم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

کچھ ہی پل بار اس نے کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے مڑ کر دیکھا تو خضر دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے اسے ہی یک ٹک دیکھ رہا تھا۔ پلورشہ کو خود کو دیکھتا پا کر خضر نے نظروں کا تبادلہ کیا۔

پھر قدم قدم چلتا وہ بھی پلورشہ سے تھوڑے فاصلے پر سوئمنگ پول میں پیر ڈال کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سوئی نہیں باقی سب تو سو رہے ہیں!" چند ساعتیے بعد خضر نے اپنا چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔ پھر سوال پوچھ بیٹھا۔

نہیں وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں بیٹھ گئی!" پلورشہ نے سوئمنگ پول میں" تیرتے اپنے پیروں کو دیکھ کر کہا۔

اور آپ؟" ابھی ابھی دل میں امڈتا سوال فوراً لبوں پر آیا تھا۔"

مجھے بھی بس نیند نہیں آرہی تھی پھر سوچا لان میں چکر لگالیتا ہوں آپ کو یہاں" !بیٹھا دیکھا تو چلا آیا!" دونوں نے درمیان ایک ہچکچاہٹ تھی

www.novelsclubb.com

خضر کا دل بار بار اسے کہہ رہا تھا کہ خضر کہہ دے اپنے دل کی بات بعد میں موقع نہیں ملنا! لیکن وہ ڈر رہا تھا وہ ڈر رہا تھا کہ کہی پلورشہ اسے غلط نا سمجھے اسے انکار نا کر دے۔ اپنے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے اپنی دل کی آواز پر لبیک کہا تھا۔

"ویسے ایک بات پوچھوں؟"

"!جی"

میں آپ کو کیسا لگتا ہو؟"خضر کے سوال پر پلورشہ گڑبڑائی پھر سنبھل کر بولی۔"

بالکل سیفی کی طرح لگتے ہیں۔"شاید وہ جان گئی تھی کہ وہ کیا پوچھنا چاہتا ہے کیا" کہنے سے ڈر رہا ہے! بھلا وہ بھی تو وہی چاہتی تھی۔اس کے دل میں بھی تو خضر کے ! لیے کچھ تھا کچھ بہت انمول سا

www.novelsclubb.com

سیفی کی طرح ہینڈسم ضرور سمجھیے گا لیکن سیفی کی طرح مجھے بھائی سمجھنے کی غلطی" بھی مت کریئے گا!"پلورشہ کے جواب پر خضر کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

نہیں آپ میرے بھائی ہو بھی نہیں سکتے کیونکہ میرا آپ سے کوئی خون کا رشتہ "
نہیں ہے!"اپنی مسکراہٹ کو بامشکل روکے وہ بے نیاز سا بولی۔

بالکل اور نا مجھے بھائی بنے کا شوق ہے!"اس نے اندر ہی اندر شکر ادا کیا۔"

ٹھیک ہے پھر آپ جو مجھ سے اپنا رشتہ بنانا چاہتے ہے اس کے لیے گھر پر رشتہ بھیج "
دیں میری طرف سے ہاں ہے لیکن میرے لیے اپنے بھائیوں اور والدین کی
رضامندی زیادہ اہم ہے!"اس نے اپنا رخ موڑ کر اسے دیکھا دونوں کی نظریں
آپس میں ملی پھر پلو رشہ آنکھیں چراتی ہوئی وہاں سے کھڑی ہوئی اور اندر بیٹھ گئی
پیچھے خضر کو ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نا آیا تھا۔

کیا واقعی وہ راضی تھی؟

! لیکن اس سے مشکل تھا اس کے گھر والوں کو راضی کرنا

دور اب آسمان پر نیلاہٹ میں آہستہ آہستہ سرخی گھلتی جا رہی تھی

---

www.novelsclubb.com

صبح کا اجالا اب اچھی طرح ہر سو پھیل چکا تھا۔ لڑکیاں ساری اپنے کمرے میں بیٹھی ہنسی مذاق میں مصروف تھی جب کے سارے لڑکے اس وقت سوئمنگ پول کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

صارم ایمان کو ڈھونڈتا ہوا جب لڑکیوں کے کمرے تک پہنچا تو کمرے کا دروازہ تھوڑا کھولا تھا۔

اور پلورشہ کے کسی بات پر چھیڑنے پر ایمان نے پاس رکھا کشن اسے مارا تھا۔ یہ دیکھ کر صارم کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

پھر آگے بڑھ کر اسنے ہلکا سا دروازے کو نوک کرتے ہوئے کھولا۔

دروازے پر کسی کی موجودگی محسوس کر کے سب لڑکیوں نے دروازے کے سمت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایمان ایک منٹ میری بات سنیے گا!" ایمان کو اشارہ کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل آیا پیچھے ایمان بھی جلدی سے کھڑی ہوئی اور کمرے سے بار نکل کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

جی؟" تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر اس نے استفسار کیا۔"

مجھے لگ رہا تھا کہ آپ بس مجھ پر ہی تشدد کر رہی ہے لیکن یہاں تو ہر کوئی آپ" کے تشدد کا نشانہ بنا ہے!" مسکراہٹ کو روکتے ہوئے ابھی کچھ دیر پہلے والے واقعے کی طرف اشارہ تھا۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

آپ نے یہ بات کرنے کے لیے مجھے باہر بلایا ہے؟" آنکھیں چھوٹی کیے منہ پھولا" کر کہا گیا۔ صارم کی ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی چھوٹی۔

وہ میں کہہ رہا تھا کہ کیا پورا دن اپنے شوہر کو بھوکا رکھنے کا ارادہ ہے کل سے کچھ "
نہیں کھایا ہوا۔ کب سے انتظار میں ہوں کہ ہماری بیوی خود آئیں گی اور کہے گی کہ
صارم جی سب کو چھوڑیں آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا، ناشتہ کر لیں! لیکن
یہاں تو بس آپ تشدد ہی کر رہی ہیں!" شروع میں معصوم انداز میں کہتے ہوئے
آخر میں اس نے شکوہ کنار انداز میں ایمان کو دیکھا۔

ایمان کو یک دم شرمندگی نے آگھیرا۔

www.novelsclubb.com

سوری۔۔۔ میں۔۔ میں ابھی بنا دیتی ہوں!" شرمندگی سے سر جھکائے ایمان "
کچن کی طرف بڑھی پیچھے صارم نے دل ہی دل میں خود کو داد دی۔ پھر جلدی سے
اس کے پیچھے لپکا۔

اب وہ جلدی جلدی کچن میں کھڑی اپنے ہاتھوں کو چلا رہی تھی صارم تھوڑے ہی فاصلے پر سلیپ پر بیٹھا اسے کام کرتا دیکھ رہا تھا۔

کافی دیر تو ایمان اس کی نظروں کو نظر انداز کرتی رہی لیکن جب وہ مستقل دیکھتا رہا تو ایمان نے اسے دیکھا پھر کچھ کہنے کو لب کھولے پھر سر جھٹکتی واپس اپنے کام میں لگ گئی۔

"مجھے لگ رہا ہے آپ کو یہاں سب کو چھوڑ کر اکیلے آ کر میرا ناشتہ بنانا اچھا نہیں لگ رہا ہے نا؟" صارم اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا جو کچھ دیر قبل کچھ کہنے ہی لگی تھی پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئی۔ صارم کو اس کی خاموشی کھٹک رہی تھی! وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے باتیں کریں۔ اس لیے اسے بولنے پر اکسایا۔

نہیں ایسا تو نہیں ہے!"ایمان اپنے تاثرات کو نارمل رکھے۔"

پھر آپ کچھ بول ہی نہیں رہی مجھ سے، خاصی کنفیوز دکھ رہی ہیں خیریت؟"اس" کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے صارم انجان بنا۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے! بھلا میں کیوں کنفیوز ہونے لگی!"اس نے بات کو ٹالنا" چاہا۔ پھر وہ واپس اپنے کام میں مگن ہو گئی جلدی جلدی اس نے سارا ناشتہ تیار کیا۔ کام کے دوران نا جانے وہ کب سے صارم کی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی اب اس کی بس ہوئی تھی۔

صارم جی آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہے کیا کچھ کہنا ہے آپ کو؟"وہ جھنجھلائی"
!صارم کے دیکھنے سے نہیں بلکہ اپنی شرم سے جو بار بار اسے شرمانے پر مجبور کر رہی تھی۔

ایمان کے پوچھنے پر صارم کا دل چاہا بول دے اپنے دل کا حال پھر سنبھل کر بولا۔

ہاں وہ میں نے کہنا تھا کہ مجھے اتنی شدید بھول نہیں لگی تھی میرے لیے ایک کپ"
کافی ہی کافی تھی!"ایمان کو دیکھتے ہوئے اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ایمان تو اسے
صدمے سے دیکھ رہی تھی کب سے وہ یہاں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی لیکن مجال تھی
کہ صارم میاں کچھ بولتے سارا ناشتہ بنے کے بعد بولے بھی تو کیا بس یہ کہ مجھ
!صرف ایک کافی کی طلب تھی

صارم جی!!!!"اس نے تنگ آکر پاس رکھا کپ اٹھایا۔"

دیکھو ایمان ٹھیک ہے مانا میری غلطی ہے لیکن اب تم یوں سرے عام مجھ پر تشدد" نہیں کر سکتی! میں تمھارا اکلوتا واحد ہینڈسم سا شوہر ہوں"اپنی کہہ کر اس نے فوراً سے پہلے کچن کے باہر دوڑ لگا دی۔

پیچھے ایمان کو یک دم ہی صارم کی بات پر ہنسی آئی اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

یہ منظر دو آنکھوں نے بڑی نفرت سے دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں بہت گہرا تاثر ابھرا تھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا شاید انتقام کی آگ! نا جانے کیوں اس کی خاموش دور سورج کو بہت ٹھٹکی تھی۔

یہاں صارم اور ایمان کچن میں مصروف تھے تو وہی باقی سب سوئمنگ پول کے ارد گرد بیٹھے ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔

اسی وقت سیفی نیلی شرٹ اور بلیک جینز پہنے نکھرا نکھرا سا وہاں آیا۔ وہ پہلے ہی خوب سوئمنگ کر کے تیار ہونے چلا گیا تھا اور اب ان سب کے سامنے تیار کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویسے تو بڑا دھوکے باز ہے سیفی ہم سے پہلے تو نے صاف پانی میں سوئمنگ کر لی اور" اب تیار بھی ہو کر آ گیا!" سمیر نے اسے دیکھ کر طنز کیا جیسے اس نے مسکرا کر وصول کیا۔

بس دیکھ لو بھائی کی پھرتی!"اس نے فرضی کالر جھڑکائے۔ سمیر خضر سوئمنگ پول کے کنارے پر بیٹھے تھے جب کہ ساری لڑکیاں کچھ دور کرسیوں پر بیٹھی تھی۔ شافیہ نے سیفی کو تیار دیکھا تو دل کو کچھ شرارت سوجی۔ جس پر عمل کرتے ہوئے وہ سیفی کہ ٹھیک بالکل پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

آہ!!! کتنی خوبصورت صبح ہے نا!"سیفی نے ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا"

-

www.novelsclubb.com

بالکل اور یہ صبح اور بھی خوبصورت ہو سکتی ہے!"پیچھے سے آتی شافیہ کی آواز پر" سیفی پلٹا۔

اچھا کیا واقعی لیکن میرے لیے آج کی صبح بہت زیادہ خوبصورت ہے لیکن پھر بھی" تم بتاؤ کیسے ؟"اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بات کا جو مطلب تھا وہ شافیہ کبھی نہیں سمجھ سکتی تھی۔

وہاں دیکھوں !"شافیہ نے دور آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ سیفی نے اس کے کیے" گئے اشارے کی طرف رخ موڑ کر دیکھا اور یہی اس کی غلطی تھی۔

اس کے مرتے ہی شافیہ نے سیفی کو زور سے جھٹکا دیا سیفی اپنا توازن برقرار نا رکھ پایا اور سیدھا سوئمنگ پول میں جا گرا۔یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ سیفی کو سنبھالنے کا موقع تک نا ملا تھا۔

وہ سیفی جو تھوڑی دیر پہلے مکمل تیار تھا اب وہ پورا پانی میں بھیگ چکا تھا۔ یہ دیکھ کر سب کا قہقہہ نکلا تھا۔ شافیہ بھی پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسی جا رہی تھی۔

سیفی نے صدمے کی حالت میں شافیہ کو دیکھا تھا جیسے اس کو اب تک یقین نا آیا ہو۔

لو ہو گئی تمھاری صبح اور خوبصورت!" اپنی مسکراہٹ کو بامشکل روکے وہ" خوبصورت پر خاصہ زور دیتی ہوئی بولی۔ سیفی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

تم شافیہ میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں!" سیفی نے وہی سے احتجاجاً کہا۔"

پہلے پکڑ تو لو سیفی !"ایک ادا سے کہتے ہوئے اس نے اپنے بال جھٹکے۔اور ایک" آنکھ کو دبا کر اسے اور چڑھاتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ پیچھے سیفی تلملاتا ہی رہ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ لوگ فارم ہاؤس سے نکل آئے تھے خوب مزہ کر کے اب ان لوگوں کا ارادہ کراچی کے ساحلے سمندر جانے کا تھا اور پھر وہاں سے واپسی اسلام آباد۔

دیکھنے میں لگتا تھا جیسے ساحلے سمندر پر اس وقت کراچی کی آدھی عوام موجود تھی۔ آج کراچی کا موسم بھی خاصہ خوش گوار ہو رہا تھا۔ہر طرف ٹھنڈی ٹھنڈی ہوئیں

چل رہی تھی۔اور آسمان سے چھوٹی چھوٹی بارش کی بوندیں کراچی کے شہریوں کو سکون بخش رہی تھی۔

پھر بارش ہو موسم اچھا ہو تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ کراچی کی عوام ساحلے سمندر پر نا آئے؟

صارم اور ایمان ایک طرف کھڑے اس حسین منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے وقفے وقفے سے آتی سمندر کی لہریں ان کے قدموں سے ٹکرا کر واپس گہرے سمندر میں گم ہو جاتی۔ارد گرد چلتی ٹھنڈی ہواؤں نے ان سب کو اندر تک پر سکون کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑے ہی فاصلے پر سیفی وغیرہ گروپ بنا کر باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

تمھیں سمندر کی لہریں پسند ہے؟"صارم نے سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے" ایمان سے پوچھا۔

کس کو پسند نہیں ہوتی؟"ایمان نے الٹا سوال کیا۔"

ہمم گڈ کس کو پسند نہیں ہوتی؟ یہ تو سب کو پسند ہوتی ہے!"صارم اپنی گردن کو" ہلاتے ہوئے جیسے اپنے ہی بے وقوفانہ سوال پر ہنسا پڑا۔

www.novelsclubb.com

آپ ہنس کیوں رہے ہے؟"اپنا رخ صارم کی جانب کیے اب وہ اپنی ہوا سے اڑنے" والی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی۔ صارم جو اسے ہی دیکھ رہا تھا چند پل کے لیے ٹھہر سا گیا۔

کیا ہوا آپ ہنس کیوں رہے تھے ؟"اسے خود کو تکتا پا کر ایمان نے اپنی بات پر زور" دے کر پوچھا جس پر صارم نے جلدی سے اپنی نظروں کا تبادلہ کیا۔

نہیں۔۔۔ نہیں اپنی ہی فضول بات پر ہنس رہا تھا بھلا سمندر کس کو پسند نہیں ہوتا" ۔اس کی لہروں میں تو ایک الگ سا سکون ہوتا ہے۔!" نظریں واپس سمندر پر جمائے صارم نے بنا دیکھے کہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں یہ تو ہے !"اس کی بات پر متفق تھی وہ۔"

بھائی!" اسی پل سیفی نے انہیں دور سے پکارا۔ دونوں نے سیفی کی پکار پر اس کی جانب دیکھا۔

بھائی یہاں آجائیں اونٹ کی سواری کرتے ہے!" صارم نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے آنے کا اشارہ کیا پھر ایمان کو لیتا ان تک پہنچا۔

تم کس چیز سے نہیں ڈرتی؟" وہ لوگ جب ان سب کے قریب پہنچے تو سیفی شافیہ سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں ڈرتی بھلا میں کیوں کسی چیز سے ڈروں گی میں شیر نی ہو اور شیر نیاں کسی سے نہیں ڈرا کرتی!" شافیہ نے فرضی کالر جھڑکائے۔

تو پھر ٹھیک ہے اونٹ کی سواری کرتے ہے سب الگ الگ ٹھیک ؟" سیفی نے "
سب کو ایک نظر دیکھا۔

سب نے فوراً ہامی بھر لی۔

نہ۔۔۔ نہیں میں نہیں کروں گی اونٹ کی سواری!" شافیہ نے لڑکھڑاتی زبان "
سے فوراً انکار کیا۔ سیفی کے لبوں کو طنزیہ مسکراہٹ نے چھوا۔

www.novelsclubb.com

کیوں ڈر لگتا ہے ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ تمھیں کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا!" سیفی "
نے اسے چھیڑا۔

نہ۔۔ نہیں بھلا میں کیوں ڈروں گی وہ تو بس میرا دل نہیں کر رہا!" شافیہ نے بات سنبھالنے کے لیے بات بنائی۔

تو پھر دل کو ڈالوں بھاڑ میں کیونکہ آج تو یہاں موجود سب اونٹ کی سواری کریں" گے ہاں البتہ جس کو ڈر لگتا ہے وہ بتا سکتا ہے!" سیفی نے اس کے واپسی کے سارے رستے جیسے بند کر دیے۔ شافیہ نے ٹیرے میڑے منہ بناتے ہوئے آنکھیں گھومائی۔

اب وہ لوگ اونٹ کی سواری کرنے کے لیے تیار تھے۔

ایک اونٹ پر دو انسان بیٹھ سکتے تھے۔ تو اسی حساب سے وہ سب جانے کے لیے تیار تھے۔

چلوں شافیہ جاؤں ساتھ ایمان بھابھی آپ بھی چلی جائیں!"سیفی شافیہ اور پھر" ایمان سے مخاطب ہوا۔

بھائی مجھے ڈر لگتا ہے اونٹوں سے پلیز مجھے نہیں جانا!"شافیہ خضر کے کان کے" قریب جا کر منمنائی۔جس پر خضر نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔

بھئی میری بہن کو ڈر لگ رہا ہے وہ نہیں جائے گی!"اور یہاں خضر نے ڈائریکٹ" شافیہ کا بھانڈا پھوڑا تھا۔سیفی کی تو ہنسی چھوٹی تھی۔شافیہ نے خضر سیفی دونوں کو ساتھ میں آنکھیں دکھائی۔

لو جی ابھی تو کوئی یہاں بول رہا تھا کہ وہ شیرنی ہے اور شیرنیاں کسی سے نہیں ڈرتی" !"سیفی ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے انجان بنتے ہوئے بولا وہاں کھڑے سب لوگوں نے اپنی مسکراہٹ کو چھپایا تھا۔

بھائی آپ نے ڈرپوک شیرنی دیکھی ہے؟"سیفی نے اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے" آبرو آچکا کر پوچھا جواب میں صارم نے لبوں کو دانتوں تلے دبا کر نفی میں سر ہلایا۔

تو دیکھ لیں نا یہ رہی دی گریٹ ون اینڈ اونلی شافیہ عرف ڈرپوک شیرنی!"سیفی" نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر بھرپور طریقے سے شافیہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

وہاں کھڑے سب لوگوں کے قہقہے ہوا میں بلند ہوئے تھے۔شافیہ نے خون خوار نظروں سے اسے گھورا سیفی بنا اثر لیے بولا۔

بس اب یہ گھورنا بند کرو اور جا کر اونٹ پر بیٹھوں کیونکہ سواری تو آپ کو کرنی ہو" گی میڈم!" بیزار سا لہجہ۔اب وہ لوگ اونٹ کی سواریوں کی طرف بڑھ رہے تھے ۔ایمان نے صارم کی شرٹ کو پکڑ کر کھینچا۔صارم نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

صارم جی مجھے بھی ڈر لگتا ہے اونٹ کی سواری سے پلیز مجھے بھی نہیں جانا!"""

صارم حیران ہوا بے حد حیران۔یہ لڑکیاں اتنا ڈرتی کیوں تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن ایمان اس میں ڈرنے والی کون سی بات ہے؟" صارم نے ایک نظر پیچھے مڑ" کر سب کو دیکھا پھر پوری طرح سے ایمان کی طرف متوجہ ہوا۔

نہیں نا مجھے ڈر لگتا ہے وہ جب اونٹ پر بیٹھتے ہے اور وہ ایک دم اٹھتا ہے ! کہی یہ نا" ہو وہ اٹھے اور میں نیچے گر پڑو "آہہ اس کے لہجے میں کیا کیا تھا ڈر خوف۔

"! لیکن ایمان"

پلیز نا صارم جی مجھے نہیں بیٹھنا مجھے ڈر لگتا ہے "اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے" ہی ایمان صارم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے التجائیں انداز میں کہہ رہی تھی۔ صارم منجمد ہوا۔اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے ہاتھوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی بات بھول بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے نہیں جائیں گی آپ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں جب تک صارم" ایمان کے ساتھ ہے ایمان کو کوئی ایک کھروچ بھی نہیں پہنچا سکتا !" بالکل آہستگی

سے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کیے پھر اس کے بازوؤں پر نرمی سے ہاتھ رکھے وہ اسے باور کروا رہا تھا کہ صارم ہمیشہ اس کے ساتھ رہے تھے۔

شکریہ!" یک دم ایمان کو شرمندگی نے آگھیرا پھر آہستگی سے اپنے بازو چھڑاتی وہ" سب کی طرف بڑھی۔ پیچھے صارم بھی سر کھجاتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

آج ان لوگوں کو کراچی سے آئے چوتھا دن تھا۔آتے ہی پلورشہ اور ایمان کی یونیورسٹی بھی کھل چکی تھی اور ساتھ ہی اب ریگیولر ٹیسٹ ہو رہے تھے۔

صارم کے کہنے کے باوجود ایمان رات کا کھانا اپنی دلی خوشی سے سب کے لیے بناتی تھی۔جب سے وہ کراچی سے آئی تھی ہر کام کرنے کی ممکن کوشش کرتی تھی۔

رات کے وقت سب ڈائینگ ٹیبل پر موجود تھے۔ایمان سب کو کھانا سرو کر رہی تھی۔

سمیر نے آس پاس نظریں ڈوڑا کر زائیدہ بیگم کو دیکھ کر نفی میں ہلایا۔۔زائیدہ بیگم نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔

"ایمان تم شاید لزانیہ نہیں لے کر آئی جلدی لے کر آؤ بھائی کھانے کے لیے انتظار کر رہے ہیں۔" ٹیبل پر رکھی ڈش کو اٹھاتے ہوئے وہ گویا ہوئی۔ایمان نے ایک نظر انھیں دیکھا اور پھر صارم کو۔پھر ہمت کر کے گویا ہوئی۔

"سوری امی میں بھول گئی۔" انگلیوں کو آپس میں موڑتے ہوئے اس نے سر نیچے جھکا لیا جیسے اس کا جرم قبول ہو گیا ہوں۔

"ارے کیا بھول گئی۔ارے تمھارے بھائی نے تم سے پہلی بار کوئی فرمائش کی تھی اور بہنیں تو بھائیوں پر جان تک قربان کر دیتی ہے اور تم تو سرے سے بھول ہے گئی ۔" زائیدہ بیگم سالن کی ڈش کو ٹیبل پر پٹکھنے والے انداز میں رکھتے ہوئے تھوڑے تیز لہجے میں بولی۔انہیں اس کا بھولنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

" سوری امی میں کل بنا دونگی۔۔۔"

اسی یاد تھا شام میں زائیدہ بیگم جب اسے لزانیہ کا کہہ کر گئی تھی اس وقت تک وہ سارے کام کر چکی تھی اور پڑھنے جا رہی تھی پھر بھی یہ سوچ کر کے ابھی تھوڑی دیر میں بنا دوں گی یاد ہی نہیں رہا اس کو۔

www.novelsclubb.com

بس بس تم سے بھائی نے زندگی میں پہلی بار کوئی فرمائش کی اور تم بھول گئی۔ تم" نے جان بوجھ کر نہیں بنایا ہو گا۔ اور ویسے بھی آج کل بڑی اکڑ آتی جا رہی ہے تم "!میں

وہ نقاہت سے بولی۔صارم نے زور سے چمچ کو پلیٹ پر پٹکا۔صارم کی اب بس ہو گئی تھی۔وہ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

چاچی جب وہ کہہ رہی ہے کہ وہ بھول گئی تو بلاوجہ آپ بات کو رائی کا پہاڑ کیوں بنا" رہی ہے۔"آواز کو دھیمی رکھ کر وہ جبڑے بھینچ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

ارے ہائے میں نے ایسا کیا بول دیا ہے کہ تم مجھ پر ہی اکڑ رہے ہوں"زائیدہ کو" صارم کا بیچ میں بولنا ایک آنکھ نہ بھیا۔"میں تو صرف یہ بول رہی ہوں کہ بھائی نے

پہلی بار فرمائش کی اور۔۔۔۔"ابھی وہ آگے کچھ بولتی کہ ان کی بات کو بیچ میں کاٹا گیا

۔

کون سے بھائی کی بات کر رہی ہے آپ، وہ بھائی جس نے کبھی اپنی بہن کے حق" میں آواز نہیں اٹھائی، یا وہ بھائی جس نے آج تک اپنی بہن کے سر پر شفقت کا ہاتھ تک نہیں پھیرا، یا وہ بھائی جس نے اپنی بہن کو اپنے ہونے کا یقین نہیں دلایا، یا وہ بھائی جس نے کبھی اس کو بہن سمجھا ہی نہیں، یا پھر وہ بھائی جو صرف مطلب پر بھائی ہونے کا ڈھونگ کرتا ہے۔"وہ بولنے پر آیا تو اگلا پچھلا سب بتا گیا۔ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے سب کے چہرے ہونق بنے اسے دیکھ رہے تھے۔زائیدہ بیگم کا چہرا لٹے کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔سکون میں کوئی بیٹھا تھا تو وہ تھے صرف زولقرنین صاحب۔جو کھانے سے بھرپور انصاف کر رہے تھے۔وہ ایسے بے خبر بیٹھے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ڈائینگ ٹیبل کے قریب کھڑی ایمان مسلسل نفی میں سر ہلا کر اسے آگے بولنے سے روک رہی تھی۔

دیکھو؟"وہ آگے بولتی کے صارم نے پھر درمیان میں بات کاٹی۔"

دیکھیں آپ۔اور اگر آپ کے بیٹے کو اتنا ہی دل تھا کھانے کا تو اپنی دوسری پلس" سگی بہن سے بول دیا ہوتا۔اور اگر آپ کو بھی اپنے بیٹے کی فرمائش کی اتنی ہی پروا تھی تو آپ اپنی بیٹی سے بول دیتی۔آپ اس کو بھول گئی کیا؟ یا یہ کچن کے کام صرف ایمان کے ہی ہے۔آپ کی اپنی بیٹی بھی ہے زرہ اس پر بھی دیہان دیں لے

۔کل کو اس کو بھی دوسرے گھر جانا ہے۔کچن کے کام نہیں آئے گے تو سسرال والے پوھڑ سمجھے گیں!"عام سا لہجہ پر طنزوں سے بھرپور۔

بیک وقت پلورشہ اور سیفی دونوں کے دانت نکلے جنھیں وہ بڑی مہارت سے چھپا گئی ۔سانیہ نے دانت پیسے۔زائیدہ بیگم نے اپنے شوہر کو دیکھا کہ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد شاید وہ اب بولے لیکن وہ ابھی بھی کھانے میں مشغول تھے۔

اور ایمان تم بھی آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ وہاں کیوں کھڑی ہو۔کھانا نہیں" کھانا کیا"اب وہ ایمان کو دیکھ رہا تھا۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کھائیں۔"اس نے سہولت سے انکار کرنا" چاہا۔ماحول میں تناؤ سا پھیلتا جا رہا تھا۔

بھلے جتنی بھی بھوک ہوں آجاؤ کھاؤ"نرم لہجہ سے کہا گیا۔وہ آہستہ آہستہ چلتی" اس تک آئی۔

منہوس ماری،دوسروں کا کھانا حرام کر کے اب خود منہوس آرام سے کھائے گئی" ۔ناگن کہی کی۔ماں کی طرح خود بھی ایک منہوس ماری ہے۔"زائیدہ بیگم اپنے منہ منہ میں بڑبڑائی۔پر بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ صارم باخوبی سن سکتا تھا۔اس کا دل کھانے سے ایک دم اچاٹ ہو گیا۔وہ سب برداشت کر سکتا تھا لیکن اپنی محبت !کے لیے ایسے لفظ بلکل نہیں

چمچ کو زور سے پلیٹ پر مار کر وہ ایک جھٹکے سے کرسی دھکیل کر کھڑا ہوا۔ ساتھ ایمان جو بیٹھنے ہی لگی تھی زائیدہ بیگم کی بڑبڑاہٹ سے رک گئی۔ پھر صارم کے کھڑے ہونے سے وہ بھی کھڑی رہی۔

مام کیا ضروری ہے ہم زور نیچے ہی کھانا کھائیں "اس نے ساجدہ کو دیکھا۔"

یہ کیا کہہ رہے ہو صارم؟ "وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں لیکن اب میں یہاں بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا تو میں ایمان کو لے کر اوپر "جا رہا ہوں "ایمان کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں دیکھے تو سر جھٹک کر گویا ہوا۔

ٹھیک ہے جاؤ بیٹا" ساجد بیگم کو یہ صحیح لگا اس سے بات بھی نہیں بڑھتی۔"

اور چچی جن لوازمات سے آپ لطف اندوز ہو رہی ہیں نا یہ اسی نے بنایا ہے جس کو" ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ مفت القابات سے نواز رہی تھی۔ آپ کو تو یہ تک دیہان نہیں رہتا ہے کہ کھانا کب بنے گا، کھانا کب بنا شروع ہوا اور کب بن بھی گیا۔ لیکن اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے آپ کو دوسرے کے بارے میں چنگا موگی کرتے یاد کہار ہتا ہے۔ جو آپ دوسرے کام دیکھیں۔" وہ صاف گوئی سے بول کر ان کو اندر تک جلا گیا۔ پاس کھڑی ایمان کا ہاتھ پکڑا اور اوپر کی طرف بڑھ گیا۔ پیچھے بیٹھی زائیدہ بیگم کا چہرا غصے کے مارے سرخ پر گیا۔ انھوں نے زولقرنین کو دیکھا جو انھیں ہی دیکھ رہے تھے۔ وہ غصے سے پیر پٹکی ہوئی کرسی دھکیل کر تن فن کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وہاں بیٹھے سب لوگوں کا کھانا حرام ہو گیا تھا سب آہستہ

آہستہ اٹھ کر جانے لگے سوائے پلورشہ اور سیفی کے۔جن کے مطابق ابھی کچھ دیر پہلے یہاں انڈین ڈرامے کا سین چل رہا تھا۔

ویسے پلورشہ تو نے قوکیلا کا چہرا دیکھا تھا کیسے لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔بس اس پر یہ ٹون" " بجنی تھی'دھوم دانادانادینادینا

سیفی چاولوں کا چمچ اپنے منہ میں رکھ کر بڑے مزے سے بولا۔جواب میں پلورشہ دبی دبی ہنسی۔

www.novelsclubb.com

اور ایمان بھابھی بلکل وہ لگ رہی تھی گوپی بہو جو کہتی ہے'ماں۔۔ماں جی مجھ۔" ۔جھ سے غلطی ہو گئی ہے آئیندہ نہ۔نہیں کروں گی""پلورشہ بھرپور اداکاری کرتے ہوئے بولی جس پر دونوں کا ساتھ قہقہ گونجا۔

پھر دونوں نے ایسے ہی الٹی سیدھی باتوں کے دوران کھانا کھایا۔

صارم نے کمرے میں آکر اس کے ہاتھ چھوڑا۔اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔ایمان بھی بیڈ کے دوسرے سائٹ آکر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

سوری اپنی وجہ سے میں تمھیں بھی لے آیا اور تم کھانا بھی نہیں کھا سکی۔"کافی دیر خاموشی کے بعد صارم نے کہا۔ابھی بھی دونوں کی ایک دوسرے سے پیٹھ تھی۔

نہیں سوری کی کوئی بات نہیں ہے اور آپ نے بھی تو نہیں کھایا نا کھانا"دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے اسے دیکھا۔صارم نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں کچھ پل کے لیے ملی۔دونوں نے بیک وقت نظروں کا تبادلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

ویسے مجھے اچھا لگا تمھارا یوں اپنے حق میں بولا۔ڈرنامت میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔بس تم اپنے حق میں آواز اٹھانا سیکھ لو ایمان"اب وہ پیٹھ موڑ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آپ میرے ساتھ ہے بس یہی تو حوصلہ ہے مجھے "ایمان کی نظریں کار پیٹ پر ٹکی تھی۔ صارم نے اسے دیکھا وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی بات نے اسے اندر تک خوش کر دیا تھا۔

یار لیکن سچ بولو نیچے کھانا تو چھوڑ کر آ گیا ہوں لیکن پیٹ میں اب چوہے دوڑ رہے ہیں" ایمان نے اسے دیکھا جو معصوم سی شکل بنائے پیٹ پر ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سچ بولو تو مجھے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے قسم سے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں" ۔"وہ بھی اسی کے انداز میں گویا ہوئی۔ دونوں کی ہنسی چھوٹی۔

ایسا کرتے ہے کچھ اوڈر کرتے ہے۔اب نیچے جا کر واپس کھائیں گے تو بے عزتی ہو جائے گی یار" جیب سے موبائل نکالا اور اسے چلانے لگا۔

بتاؤ کیا کھاؤ گی وہی اوڈر کریں گے۔پیزا برگر، سینڈوچ بتاؤ کیا؟"موبائل پر" انگلیاں چلاتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

نہیں مجھے یہ سب چیزیں زیادہ پسند نہیں ہے اور نہ ہی یہ سب مجھے ہزم ہوتا ہے" ۔"وہ بیڈ شیڈ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تو بتاؤ کیا کھاؤ گی اس سب کے علاوہ جو تمھیں ہزم بھی ہو جائے۔" نظریں کو ایک "
پل کے لیے اٹھا کر اسے دیکھا۔

آپ نے کبھی نوڈلز کھائیں ہیں؟" وہ تھوڑی جھجھکتے ہوئے بولی۔ صارم نے "
چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

نوڈلز؟" اس نے دوبارہ پوچھا۔ کہ کہی اس نے غلط تو نہیں سن لیا۔ ایمان نے سر "
کو جلدی جلدی ہاں میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

بچپن میں جب چھوٹی تھی نا تو ماما مجھے یہ کھلاتی تھی مجھے یہ بہت پسند تھے۔ وہ میری "
پسند نہ پسند کا بہت خیال رکھتی تھی۔ جو مجھے پسند ہوتا تھا وہ ہفتے میں ایک بار ضرور

کھلاتی تھی لیکن پھر ماما کے جانے کے بعد میں نے یہ کبھی نہیں کھائی۔ کیوں کہ جب کوئی میری پسند کا خیال رکھنے والا نہیں رہا تھا۔" وہ اداسی سے بولی۔ صارم نے لب پسوئے۔ کچھ پل بعد وہ بولا۔

چلو تو پھر آج بناتے ہے تمھاری پسند کی چیز اور مجھے یقین ہے یہ چیز ضرور میری بہن کے پاس مل جائے گی" وہ اس کی اداسی دور کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

ہاں چلے اب تک تو سب آ گئے ہونگے۔ آپ یہی بیٹھے میں بنا لاتی ہوں" وہ کھڑی ہوئی اور چپلوں کو پیر و میں ڈالا۔

میں یہاں کیوں بیٹھوں میں بھی تمھارے ساتھ چلوں گا آج اپن دونوں مل کر" بنائے گے نوڈلز!!"وہ بھی ساتھ ساتھ کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

آپ؟؟آپ میرے ساتھ نوڈلز بنائے گے آپ کو آتے ہے بنانا"وہ حیران ہوئی" ۔

تو آپ کا کیا مطلب کچن کے کام کرنا کیا صرف لڑکیوں کو آتے ہے کیا۔آپ" بھولے مت ہم لڑکے بھی کسی سے کم نہیں ہوتے۔اگر کسی کام کو کرنی کی ٹھان لے نا تو کر کے ہی رہتے ہے پھر چاہے وہ کام آفس کا ہو یا کچن کا!"صارم نے فرض کا لر جھڑ کائے۔

اچھا ٹھیک ہے آپ کچن میں میرا انتظار کریں میں پلورشہ سے لے کر آتی ہوں۔""
کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھی۔صارم بھی کچن کی طرف بڑھا۔

جب وہ کچن میں آئی تو وہ کچن میں رکھی کرسی پر بیٹھا میز پر کہنیاں جمائے موبائل میں مصروف تھا۔آگے بڑھ کر اس نے کیبنٹ میں سے برتن نکالا اور اسے چولے پر رکھا۔

لے آئی؟"اس نے موبائل میں سے سر اٹھا کر اس سے پوچھا۔وہ قدم قدم اس" تک آئی۔

جی یہ لے "نوڈلز کے پیکٹس کو بلکل اس کے منہ کے آگے کر کے بولی۔صارم" نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

لے آئی تو مجھے کیوں دیکھا رہی ہیں۔بنائے اب یا آپ کو بنانا نہیں آتے ؟"ایک" آبرو آچکا کر کہا۔

بنانا تو مجھے آتے ہیں لیکن ابھی کچھ دیر پہلے کوئی بول رہا تھا کہ لڑکے سب کر سکتے" ہے۔تو اب کر کے دیکھائیں !"اپنے ہونٹ کے کونے کو دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ روکنے کی کوشش کی گئی۔صارم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔ اس کے انداز پر ایمان کی ہنسی چھوٹی۔اور کچن میں اس کی ہنسی کی آواز گونجی لگی۔اور صارم وہ تو سمجھو اس کی ہنسی میں کھو سا گیا تھا۔

ہر بار اس کے ساتھ یہی ہوتا تھا ایمان جب بھی کھل کر ہنستی مسکراتی تھی وہ کہی کھو سا جاتا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ بس اس کی صرف ایک مسکراہٹ ہی کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتی تھی۔اور صارم کا بس چلتا تو وہ اس مسکراہٹ کے لیے پوری دنیا لٹا سکتا تھا۔

کیا ہوا یہ لیں بنائیں "اسے مسلسل خود کو تکتا پا کر ہنسی کو روکا اور پھر سے نوڈلز کے " پیکٹس اس کے آگے لہرائے۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو تم چاہتی ہوں میں یعنی صارم یزدانی خان ! ! دی مشہور بزنس مین اب" تمھارے لیے یہ نوڈلز بنائے گا" ایک آبرو آچکا کر پوچھا گیا۔ جواب میں ایمان نے زور زور سے اپنے سر کو جنبش دی۔

جی میں مسسز صارم یزدانی خان دی مشہور بزنس مین کی بیوی یہ چاہتی کہ صارم" یزدانی خان دی مشہور بزنس مین اور ایمان کا شوہر اس کے لیے یہ نوڈلز بنائے" واہ ! کیا انداز تھا

! کیا غرور تھا لہجے میں

ناچاہتے ہوئے بھی صارم کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری۔ اور وہ اس کے اقرار پر جی جان سے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے بھئی جو حکم آپ کا ملکہ عالیہ! یہ غلام آپ کی خدمت میں حاضر ہے""" ایک انداز سے کہا گیا۔ نوڈلز اس کے ہاتھ سے لے کر اب وہ بننے لگا تھا۔ پتیلی میں نوڈلز وغیرہ ڈالنے لگا۔ اتنے میں ایمان بھی اس تک آئی۔

کیا؟" ایک آبرو آچکا کر صارم نے اسے دیکھا۔"

وہ میں نے سوچا کہ اگر آپ کو پتا نہ ہو کہ اس میں کیا ڈلتا ہے تو بتا دوں۔ کہی یہ نہ" ہو بعد میں ہم اس سے بھی جائیں۔" مکمل کوشش کی گئی مسکراہٹ روکنے کی ۔صارم نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

جی نہیں جناب مجھے پتا ہے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ وہاں کرسی پر"
"جا کر تشریف لے جائیں

اس کے منہ پھلانے پر ایمان ہنستی ہوئی چھوٹی سی میز تک آئی اور کرسی دھکیل کر بیٹھ گئی۔اب صارم چولے کی آنچ کو تیز کر رہا تھا اور ایمان دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو میز پر ٹکا کر بیٹھی تھی۔

وہ پتیلے کو چولے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکا دیا۔کچھ ہی وقت کے بعد اس میں مسالے جات ڈالے گئے۔کچھ ہی پل بعد اس نے کانچ کا نوڈلز سے بھرا باؤل ایمان کے سامنے رکھا اور دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکا کر کچھ اس طرح کھڑا ہوا جیسے کہہ رہا ہو کہ صارم یزدانی کے لیے کوئی کام مشکل نہیں ہے تو پھر نوڈلز تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

! ایمان اس کے انداز پر ہلکا سا مسکرائی۔۔ بلکل ہلکا سا

اب وہ اس کی سامنے والی کرسی دھکیل رہا تھا۔اور اب وہ اس پر براجمان ہو چکا تھا۔ ایمان نے ایک نظر نوڈلز کو دیکھا۔دیکھنے میں تو بہت مزے کے لگ رہے تھے اور خوشبو بھی چار سو پھیل کر ایک الگ سماں بتا رہی تھی۔

اس نے جلدی سے اسپون اٹھایا اور نوڈلز کا لقمہ لیا۔صارم اسے سوالیاں نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ بس ابھی بس ابھی ایمان اس کے بنائے گئے نوڈلز کی تعریف کریں گی۔

ابھی اس نے لقمہ لیا ہی تھا کہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے مرچوں کا پورا کا پورا ڈبا ہی اپنے منہ میں انڈیل لیا ہوں۔اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے صارم کو دیکھا جو اسے امید بھری نظروں سے تک رہا تھا۔پھر ایک پل کے لیے اپنے منہ میں مرچوں کی جلن کو محسوس کیا۔پھر اس نے لقمے کو بامشکل ہلک میں اتارا اور لبوں کو پھیلا کر مسکرانے پر مجبور کیا!

کیسی بنی ہے؟"صارم کی پر جوش سی آواز ابھری۔اس نے ہلکا سا سر کو جنبش دی"
اور ایک اور لقما ہلک میں ڈالا۔اسے اس کا دل رکھنے کے لیے وہ مرچوں والی نوڈلز
کھانی تھی۔

میں بھی کھا کر دیکھوں کہ کیسی بنی ہے؟"اسے ایک کے بعد ایک لقما لیتے ہوئے"
اس نے سوال کیا۔کیا اسے کچھ زیادہ ہی اچھی لگ گئی تھی؟ یا وہ جان بوجھ کر سب
کچھ اپنے اندر انڈیلنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کھاتے کھاتے ایمان کے ہاتھ ایک پل کے لیے روکے۔اسے اپنے کان میں سے
دھواں نکلتا ہوا محسوس ہوا۔اسے اس پل سب کچھ رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا صارم کا

بولنا،اس کے چلتے ہاتھ، باہر سے آتے کتوں کی بھکنے کی آواز! یک دم سب کچھ ہی روک سا گیا تھااور شاید اس کا ضبط

بھی ختم ہو گیا تھا۔وہ ایک پل بھی ضائع کیے بغیر کچن میں بنے سنگ کی طرف بڑھی اور قہ کی آواز سے اندر گیاسب کچھ باہر آ گیا۔صارم ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اس تک آیا۔اب ایمان چینی کے ڈبے کی طرف بڑھ رہی تھی اب اس نے چمچ کی مدد سے چینی اپنے منہ میں انڈیلی

صارم شاید دور کھڑا یہ سب کارروائی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا پھر جیسے اسے کچھ سمجھ آ گیااس نے ایک نظر ٹیبل پر رکھے باؤل کو دکھااور دوسری نظر ایمان کو۔اسے ایک لمحہ لگا تھا سمجھ سمجھنے میں! وہ فوراً میز تک آیااور نوڈلز کو اپنے منہ میں ڈالا۔اور دوسرے ہی پل وہ ایمان کے ہاتھ سے چینی کا ڈبا لے کر منہ میں چینی انڈیل رہا تھا۔

آہہہ کتنی مرچیں ہے اس میں ایمان تم کیسے کھا رہی تھیں۔"اس کے اس طرح" کہنے پر ایمان نے اسے دیکھا جو لال منہ سے اسے دیکھا رہا تھا لب بھینچے ہوئے تھے۔ یک دم ہی کچن میں ایمان کا قہقہہ گونجا تھا! اسے نے لال منہ اور سوسو کرتی ناک کے ساتھ ایمان کی مسکراہٹ کو دیکھا۔ایک پل گزرا۔دونوں کے قہقہے کچن میں گونجے تھے۔

آسمان پر دور کہی بہت دور چھوٹے سے وجود کا چاند بھی آج ان کے ساتھ مسکرا رہا تھا

۔

www.novelsclubb.com

کل کی تلخ کلامی کے بعد ماحول میں تناؤ سا پھیلا تھا۔ایمان کچن میں کھڑی چیزیں ادھر سے اُدھر کر رہی تھی پھر جلدی سے چائے کی کیتلی اٹھاتی باہر لاؤنج کے ایک کونے میں رکھی بڑی سی ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔

ٹیبل پر کیتلی رکھ کر اب وہ بھی صارم کے برابر والی کرسی پر بیٹھی ناشتہ کرنے لگی۔ یزدانی صاحب اپنی پوری فیملی کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پر براجمان تھے۔

زوالقرنین بتا رہا تھا کہ آپا سمیرا اور لائبہ کی منگنی کرنے کا کہہ رہی تھیں جس پر " زولقرنین نے ہامی بھر لی ہے اب انشاءاللہ پرسو منگنی ہے تو آپ سب تیاری کر لیجیے گا!" یزدانی صاحب کہتے ہوئے ناشتے سے ہاتھ کھینچتے ہوئے بولے۔

اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے ماشاءاللہ !" ساجدہ بیگم خوشگواری حیرت سے بولی۔"

ٹھیک ہے اب ہم چلتیں ہے اللہ حافظ !" یزدانی صاحب نیپکن سے منہ صاف" کرتے ہوئے کھڑے ہوئے پھر سب کو خدا حافظ کہتے اپنے آفس کے لیے نکل گئے

۔

اسی پل ساجدہ بیگم بھی اٹھ کر ٹیبل سے چلی گئی۔

خاموش بیٹھی پلورشہ کی زبان میں کھجلی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

بھائی اگلی بار آپ کچھ بنائے نا تو پلیز کہی اور جا کر بنایئے گا مجھے پوری رات آپ" دونوں کی مرچوں والی آوازوں نے ڈسٹرب کیا ہے !" پلورشہ جوس کا گلاس لبوں

سے لگاتے ہوئے لاچار انداز میں گویا ہوئی۔ صارم اور ایمان نے بیک وقت چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پلورشہ کو۔

"کیا کیا؟ یہاں کیا بات ہو رہی ہے مجھے بھی تو بتائیں ذرہ کس نے کس کے لیے کیا بنایا؟" سیفی جو چپ چاپ خاموشی سے ناشتہ کھانے میں مصروف تھا پلورشہ کی بات پر اس کا شیطانی دماغ جاگ اٹھا۔ صارم نے پلورشہ کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ نا کہنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کچھ نہیں! تم اپنے کام سے کام رکھو!" پلورشہ نے سیفی کو جھڑکا۔ صارم نے سکھ کا سانس لیا۔ ورنہ اگر سیفی صاحب کو پتا چل جاتا تو وہ ہر دوسرے پل اس کا رکارڈ لگاتے!

اچھا اب میں چلتا ہوں اگر کوئی کام ہو تو کال کر دیجیئے گا ایمان!" "صارم سکھ کا" سانس لیتا ہوا کھڑا ہوا۔ ایمان نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔ وہ بھی سب کو خدا حافظ کر کے آفس کے لیے نکل چکا تھا۔ وہ تینوں پھر سے ناشتے میں مشغول ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گھر میں منگنی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی۔

گھر میں گھستے ہی بائیں طرف بنے لان میں کوئی تھا جو ایک کونے میں ہو کر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سخت جھنجھلایا ہوا ہے۔

"تم پاگل ہو کیوں مجھے بار بار فون کر رہے ہو جب ایک بار کہہ دیا کہ مجھے تم سے بات نہیں کرنی تو کیوں پریشان کر رہے ہو!" لان میں کھڑا شخص غصے سے غرایا۔

"تو تو کیا ہوا ایک نکاح ہی تو ہے اور میری نظر میں اس نکاح کی کوئی اہمیت نہیں ہے میں بس اس رشتے سے آزاد ہونا چاہتی ہوں" اس نے غصے سے ماتھا مسلتے ہوئے فون کے اس پار کھڑے شخص کو باور کروایا۔

تم۔۔۔۔تم مجھے یو بلیک میل نہیں کر سکتے اسد۔تم جانتے نہیں ہو تم کس کو بلیک" میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔میں سانیہ ہوں سانیہ زولقرنین مجھ پر تمھاری ان فضول دھمکیوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا اس لیے یہ سب کسی اور پر آزماؤ! میں تم سے نہیں ڈرتی اور نا اب میں تم سے محبت کرتی ہوں!"سانیہ نے کہتے ہوئے غصے سے کل کٹ کر دی تھی۔فون کے اس پار اسد مایوس ہوا تھا جب کہ سانیہ بنا کسی بات کا اثر لیے اب اندر بڑھ گئی تھی۔

دور کہی قسمت کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

دو دن گزرنے کے بعد آج منگنی کا دن آ چلا تھا۔خانس مینشن میں آج معمول سے زیادہ چہل قدمی تھی۔

رات کا منگنی کا فنکشن چونکہ لان میں ہی رکھا گیا تھا تو اس وقت لان میں بہت سے لوگ ادھر اُدھر کام کرنے میں لگے تھے۔لان میں جگہ جگہ اٹیفیشل پھول لگائے گئے تھے۔دیکھنے سے لگتا تھا ابھی بہت کام باقی تھا۔لان میں کام کرنے والے لوگوں میں کچھ ان کے گھر کے بھی تھے جو ان سب کے سر پر کھڑے جلدی جلدی کام کروا رہے تھے۔سیفی سمیر صارم رف سی حالت میں ملازموں کے سر پر کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد صارم آفس میں ایک اہم میٹنگ ہونے کی وجہ سے تیار ہو کر آفس کے لیے نکل چکا تھا۔

دن شام میں کیسا ڈھلا پتا ہی نہیں چلا۔خانس مینشن میں موجود سارے لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔گھر کا لان بھی روشنیوں سے جگمگا اٹھا تھا۔

صارم جب گھر پہنچا تو اسے خاصی دیر ہو چکی تھی گھر میں مہماں آنا شروع ہو چکے تھے۔وہ سر جھکائے بنا لان میں نظر ڈالے اوپر والے پورشن کی طرف بڑھا۔اپنے کمرے کے طرف بڑھتے ہوئے اسے یہی خیال تھا کہ ایمان کمرے میں موجود اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔

لیکن وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑی تھی کمرے میں خاموشی کے سوا کوئی موجود نا تھا۔وہ تھکا تھکا سا اب واش روم کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظر بیڈ پر رکھے اپنے کمروں پر پڑی۔وہ اسکی آج کے فنکشن میں پہنے کے کپڑے ساری چیزیں نکال کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بے وجہ ہی صارم کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا تھا۔

پھر وہ کپڑے اٹھاتا واش روم میں جا گھسا۔کچھ وقت بعد وہ واش روم سے نکلا۔ آستینوں کے کف کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے وہ آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا ۔سفید کرتا شلوار پہنے اب وہ بیڈ پر رکھی سیاہ شال اٹھا رہا تھا۔شال کو گردن کے گرد

لیے ایک حصے کو کندھے پر ڈالے اب وہ پشاوری چپل پہن رہا تھا۔ ہاتھوں میں گھڑی پہنتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔

وہ شلوار قمیض بہت کم ہی پہنتا تھا لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کرتا شلوار میں بھی بہت جاذب لگتا تھا۔ بالوں کو ہاتھوں سے ٹھیک کرتا، خود پر پرفیوم چھڑکتا اب وہ خود پر آخری نگاہ ڈال رہا تھا۔ پھر مطمئن ہوتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب اس کی نظریں ہر طرف کسی کو تلاش کر رہی تھی لیکن وہ جہاں بھی دیکھتا اس کی نظریں بے چین ہی واپس لوٹتی۔

نا جانے وہ کہا بیٹھی تھی۔ اسے اتنا تک خیال نہیں رہا تھا کہ ابھی ان کے مجازی خدا نے آنا ہے! ذرہ جوان کی بیوی نے ایک بار بھی توفیق کی ہو ان سے پوچھنے کی کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔

چلو یہ نہیں تو یہ ہی پوچھ لیتی کہ میں کیسی لگ رہی ہو! افف آف! صارم اپنے دل کے خیالات سے جھنجھلایا۔

وہ جیسے ہی نیچے والے پورشن میں پہنچا تو اسے وہاں کوئی نا دکھا شاید سب لان میں جا چکے تھے۔ وہ تھک ہار کر اب لان میں جانے کے لیے باہر نکل آیا۔

تھوڑی ہی محنت کے بعد اسے وہ لان کے ایک کونے میں کسی سے بات کرتی ہوئی دکھائی دی۔ صارم کی رو کی سانس بحال ہوئی۔ لیکن اس کی نظریں کچھ پل کو ٹھہر سی گئی تھی۔ آج وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

یا شاید وہ اسے اپنی سی لگی تھی جو اس کے دل کے بے حد قریب تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان نے سفید ہی رنگ کی پیروں کو چھوتی گھیر دار فروق پہن رکھی تھی جس پر گولڈن رنگ کی خوبصورت سی کرائی ہوئی تھی۔ بالوں کو بیچ کی مانگ نکلا کر کھلا

چھوڑا تھا کانوں میں گولڈن رنگ کی خوبصورت سی بالیاں پہنی تھی۔سفید ہی ڈوپٹہ جس کے سائڈ میں گولڈن رنگ کی کرائی تھی اس کو کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔

ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ عام دنوں والی ایمان سے مختلف ایمان لگ رہی تھی۔

وہی ایمان جس میں صارم کی جان بستی تھی۔

ناجانے وہ کتنی ہی دیر تک اسے دیکھے گیا۔اچانک ایمان کی اس پر نظر پڑی صارم نے اپنی نظریں ہٹانا بھی مناسب نا سمجھا تھا۔

اب صارم کے دل کو امید تھی کہ ایمان ضرور اس کے پاس آئے گی لیکن۔۔۔۔

ایمان اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتی دوسری سمت بڑھ گئی تھی۔

صارم نے برا سا منہ بنا کر اس طرف دیکھا جہاں کچھ دیر قبل ایمان کھڑی تھی۔

کچھ دیر تک صارم ایمان کا انتظار کرتا رہا کہ وہ کب آئے گی اور پوچھے گی کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔

اف اس کی معصوم بیوی کو کچھ نہیں پتا تھا لگتا تھا کہ پوری زندگی اسے یہ سمجھانا پڑے گا۔

صارم جھنجھلاتا ہوا خود ایمان کی طرف بڑھا پھر ایمان کا ہاتھ پکڑتا گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔

ایمان اس اچانک حملے کے لیے بالکل تیار نا تھی۔بوکھلاہٹ کے مارے اسے کچھ سمجھ نا آیا کہ کیا بولے۔

صارم نے ایک کونے میں جا کر اس کا ہاتھ چھوڑا۔

صارم جی کیا ہوا ہے؟"ایمان نے بوکھلاہٹ کے مارے خود پر قابو پاتے ہوئے" پوچھا۔

کیا ہونا ہے آپ میری بیوی ہے اور ایک بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ جب شوہر کام" سے تھکا آرا آئے تو اس سے دو چار باتیں ہی کر لے لیکن آپ تو ہمیں یہاں منہ بھی نہیں لگا رہی ہے!"روٹھا روٹھا سا لہجہ۔ایمان کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری ۔

www.novelsclubb.com

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس کاموں میں یاد ہی نہیں رہا!"ایمان نے اپنی صفائی میں" کہا۔

لو جی ابھی ہماری شادی کو ایک مہینہ نہیں ہوا ہے اور آپ کو اپنے شوہر کا ہی خیال" نارہا! اللہ جانے چند سالوں بعد آپ کو اپنا شوہر یاد بھی رہے ہے گا کہ نہیں!" ناراضی ہنوز برقرار تھی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں بھلا آپ کو کیوں بھولنے لگی۔اب اتنی بھی کمزور" نہیں ہے میری یادداشت!"لبوں کو دانتوں تلے دبا کر کہا گیا۔

www.novelsclubb.com

بس رہنے دیں اگر ایسا نہیں ہوتا تو آپ ابھی مجھے دیکھ کر کہہ رہی ہوتی کہ صارم" جی آپ کرتا شلوار میں بہت اچھے لگ رہے ہے!"اللہ اللہ اس کا انداز۔ایمان نے

اس سب میں پہلی بار اسے غور سے دیکھا تھا وہ واقعی سفید کرتے شلوار میں وجیہہ لگ رہا تھا۔

"اچھا نا آپ ناراض کیوں ہوتے ہے آپ ہر روز ہی مجھے اچھے لگتے ہے لیکن سچ میں کرتا شلوار میں آپ کچھ زیادہ ہی خوبرو لگتے ہے!" ایمان نے دل سے اقرار کیا تھا۔ اور صارم ہائے ہائے اس کا دل تو کھل اٹھا تھا۔ کچھ دیر ان دونوں کے بیچ خاموشی کا وقفہ ہوا۔ پھر کچھ یاد آنے پر ایمان بولی۔

www.novelsclubb.com

"سنیں!" ایمان نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی سنائیں!" نظریں ہنوز اپنی بیوی پر ٹکی تھی

وہ میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔" نظریں آس پاس سے گزرتے ہوئے اب وہ صارم کو" دیکھ رہی تھی

کیا کہہ رہی تھی آپ؟" وہی دھیمہ لہجہ۔"

آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہے میں کنفیوز ہو رہی ہوں۔" ایمان صارم کی" نظروں سے تنگ آتے ہوئے نروٹھے پن سے بولی۔

کیسے دیکھ رہا ہوں میں آپ کو؟" صارم سینے پر ہاتھ باندھے لبوں کو سختی سے" دبائے بولا۔

www.novelsclubb.com

آپ مجھے بڑے غور سے دیکھ رہے ہے۔"لڑکھڑاتے لفظوں میں کہتے ہوئے"
ایمان نے اپنی چہرے پر بکھری لٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔

ہونہہ تصدیق کرلیں بیگم غور سے نہیں بڑے پیار سے دیکھ رہا ہوں میں آپ کو"
."ہائے کیا انداز تھا۔بے اختیار ہی ایمان کی نظریں شرم سے جھک گئی۔

وہ شاید مجھے تائی جان بلا رہی ہے میں آتی ہوں!"ہکلاتے ہوئے وہ وہاں سے"
بھاگ گئی پیچھے صارم کے لبوں کو جاندار مسکراہٹ نے چھوا۔

www.novelsclubb.com

میری معصوم بیوی!" سر نفی میں ہلاتے ہوئے وہ بھی دوسری طرف بڑھ گیا۔ یہ "
منظر کسی نے بڑی چبتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

اب بہت ہو گیا! اب میں اور برداشت نہیں کر سکتی! تیار ہو جاؤ ایمان "دور "
کھڑی سانیہ نے نفرت سے لفظوں کو کچکچا کر کہا۔
پھر پیر پٹکتی ہوئی وہاں سے غصے میں جا چکی تھی۔.

www.novelsclubb.com

رات گئے منگنی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کے غرض سے جا چکے تھے۔ایمان بھی کچن سے پانی کی بوتل لیتی لاؤنج سے گزرتی ہوئی باہر نکلی تھی۔

پورے گھر میں اس وقت گہری خاموشی تھی۔ایمان ابھی اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھتی کہ اسے دور لان کے وسط میں کوئی بیٹھا دکھائی دیا۔

اس نے اپنے قدم لان کی طرف بڑھائے۔ تھوڑی ہی قریب پہنچ کر اس کی سماعتوں سے کسی کی سسکیوں کے آواز ٹکرائی۔ایمان کے قدموں میں تیزی در آئی

۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی جلدی لان کے وسط تک پہنچی۔وہاں کوئی اور نہیں بلکہ سانیہ بیٹھی رو رہی تھی۔

"سانیہ! کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟" ایمان نے جلدی سے آگے بڑھ کر سانیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اس کے پوچھنے کی دیر تھی کہ سانیہ جلدی سے اس کے گلے سے آ لگی۔اور اپنا گہرا تنگ کر دیا۔ایمان ششدر رہ گئی تھی۔

"سانیہ کیا ہوا کیوں۔۔۔کیوں ایسے رو رہی ہو؟" ایمان سانیہ کا سر تھپتھپاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایمان وہ۔۔۔وہ مجھے تنگ کر رہا ہے وہ مجھے بلیک میل کر رہا ہے!" سانیہ رونے کے درمیان بولی۔

کون۔۔کون تنگ کر رہا ہے؟"ماتھے پر نا سمجھی کے بل ابھرے تھے۔"

وہ کہہ رہا ہے وہ گھر والوں کو جھوٹ جھوٹ بتادے گا پلیز پلیز مجھے بچالو وہ مجھے نہیں چھوڑے گا!"سانیہ ایمان سے دور ہوتے ہوئے بولی رونے میں اب تیزی آگئی تھی۔

کون ہے بتاؤ تو سہی؟"ایمان کو ابھی بھی کچھ سمجھ نا آیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ میرے یونی میں پڑھتا ہے مجھ۔۔مجھے پسند کرتا ہے اور اب بلیک میل کر رہا ہے" وہ میری غلط تصویریں نکل کر مجھے دھمکی دے رہا ہے۔پلیز مجھے بچالو اس سے بات

کرو اس کو منع کرو وہ ایسا نا کریں ورنہ بابا کی نظر میں میری کچھ عزت نہیں بچے گی !"سانیہ پھر سے ایمان کے گلے لگے رو رو کر بولی رہی تھی۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں مل لوں گی کل اس سے تم مجھے نمبر دے دو میں بات بھی" کروں گی اس سے منع بھی کرو گی کہ ایسا نا کریں۔"ایمان سانیہ کو پر سکون کرنے کے لیے بولی۔

تم کل۔۔کل ہی مل لینا پلیز!"سانیہ نے التجائی انداز میں کہا۔وہ کہی سے بھی وہ" سانیہ نہیں لگ رہی تھی جو ایمان سے نفرت کرتی تھی۔

ہاں ہاں مل لوں گی اب تم پر سکوں ہو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ایمان کچھ بھی" کر کے بس سانیہ کو پر سکون کرنا چاہتی تھی۔

اور پلیز کسی کو بھی مت بتانا صارم کو بھی نہیں پلیز!" کسی خدشے کے تحت سانیہ" نے اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے جس کو ایمان نے فوری طور پر پکڑا۔

کیا کر رہی! اس سب کی ضرورت نہیں میں کسی کو بھی نہیں بتاؤ گی! اب تم جاؤ" "اور ریلیکس کروں۔

بہت شکریہ تمھارا!" آنکھیں ابھی بھی آنسوؤں سے بھری تھی۔"

www.novelsclubb.com

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے اب جاؤ اور سو جاؤ میں مل لوں گی کل اس لڑکے سے" ویسے بھی پلورشہ نے کل یونی جانے سے منع کر دیا ہے!" ایمان فقط ہلکا سا مسکرائی تھی۔ پھر سانیہ کے ہاتھوں کو ہلکا سا دباتی اوپر کی طرف بڑھ گئی پیچھے سانیہ جو کچھ دیر پہلے رو رہی تھی۔ اس نے بے دردی سے اپنے نقلی آنسوؤں کو صاف کیا۔

پھر کمینگی سے مسکراتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

دور آسمان پر چاند اب بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا جیسے اسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہر سفر اختتام کو پہنچتا ہے

جیسے میرا اختتام کو پہنچنے لگا ہے

لیکن کیا ہر سفر کا اختتام خوشیوں سے بھرپور ہوتا ہے؟

یا کچھ سفر ادھورے رہ جاتے ہیں؟

! شاید کچھ ادھورے بھی رہ جاتے ہیں

شاید نہیں یقیناً ادھورے رہ جاتے ہے۔

لیکن وہ ادھورے ہو کر بھی تو مکمل ہوتے ہیں! بعض اوقات مکمل سفر ادھورے رہ جاتے ہے۔

مکمل ہو یا ادھورا لیکن ہر سفر اختتام کو پہنچتا ہے۔

تو پھر کیا میرا بھی سفر اختتام کو پہنچنے والا ہے؟

www.novelsclubb.com

لیکن کیا وہ سفر ادھورا ہو کر مکمل ہو گا؟

یا مکمل ہو کر ادھورا؟

یا شاید مکمل ہو کر میرا سفر مکمل ہی ہو؟

خیر مکمل ہو یا ادھورا سفر تو اختتام کو پہنچنا ہوتا ہے۔

!زندگی کا سفر

لان سے کمرے تک کے فاصلے میں صرف سانیہ کی کہی باتیں اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس کا رونا، اس کا ڈرنا، اس کی التجاء کرنا، اس کا ہاتھ جوڑنا! سب

یہ وہ سانیہ تو اسے کہیں سے نہیں لگی تھی جو اس سے نفرت کرتی تھی تو کیا سانیہ نے اسے دل سے بہن قبول کر لیا تھا؟

یہ خیال آتے ہی اس کا دل کھل اٹھا تھا لیکن اگلے ہی پل یہ سوچ کر مرجھا گیا کہ جو وعدہ وہ اس سے کر آئی ہے اسے کیسے نبھائے گی؟

وہ کسی انجان شخص سے اکیلے میں کیسے مل سکتی تھی؟اور پھر اوپر سے صارم کو بھی کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔

وہ انہیں سوچوں میں گم بیڈ پر بیٹھی تھی۔

ایمان کیا ہوا سب خیریت ہے؟"اسے اتنی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا دیکھ" کر صارم پوچھ بیٹھا۔

صارم کے پوچھنے پر ایمان کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔

ہاں۔۔ہاں سب ٹھیک ہے!"ایمان نے جلدی سے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا پھر مجھے لگ کیوں نہیں رہا؟ اگر کچھ بات ہے تو آپ مجھے بے جھجک بتا سکتی ہیں!" اس کا پریشان چہرہ صارم کو کسی اور ہی بات کی نشاندھی کر رہا تھا۔

نہیں سب ٹھیک ہے آپ فکر نا کریں!" ایمان نے اسے مطمئن کرنا چاہا پھر سائڈ ٹیبل سے لیمپ کو بند کرتی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹ گئی۔ دور صوفے پر بیٹھا صارم اس کی بات سے مطمئن نا ہوا تھا نا جانے کتنی ہی دیر وہ اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا ہوا خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔

اگلی صبح ہوا میں بوجھل پن سا تھا ٹھیک اسی طرح ایمان خود بھی بوجھل سی ہو رہی تھی۔ سستی سے تیار ہو کر وہ صارم کے ساتھ سیڑھیاں اترتی ہوئی کار پارکنگ میں آئی۔

کچھ ہی پل بعد گاڑی اسلام آباد کی سرمئی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔

صارم کو ایمان باقی دنوں کی نسبت کچھ سست سست سی محسوس ہوئی۔

اس نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر ایمان کو دیکھا پھر کچھ کہنے کو لب کھولے۔ پھر کچھ سوچ کر کھلے لبوں کو بند کرتا ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں بھی اس کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا۔یونیورسٹی کے آف سے پہلے اسے اپنی یونیورسٹی کے قریب ہی ریسٹورنٹ میں اس لڑکے سے ملنے جانا تھا پھر یونیورسٹی کی چھٹی سے پہلے پہلے ہی واپس آنا تھا۔

جیسے ہی لاسٹ لیکچر ہوا وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھاتی کلاس سے باہر نکلی آج اتفاق سے شافیہ اور خضر بھی یونی نہیں آئے تھے۔

وہ تیز تیز قدموں سے یونیورسٹی سے باہر نکل کر اب روڈ پار کرتی ہوئیں قریبی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی۔اس کے دل میں سو وسوسے جنم لے رہے تھے جسے وہ اللہ کا نام لے کر جھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے یک دم یاد آیا اس نے تو اس لڑکے کو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا اب وہ اسے کیسے ڈھونڈے گی۔اسی پل کوئی اس کے پاس سے گزرا تھا۔کوئی تھا جو کان سے فون لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔

جی ہاں میرا نام ہی حارث ہے!" وہ لڑکا بات کرتے ہوئے دور ایک ٹیبل پر جا کر" بیٹھ چکا تھا۔ایمان کو یاد تھا صبح جب سانیہ نمبر دے رہی تھی تو یہی نام دھرا رہی تھی ۔ایمان آہستہ چال چلتی اس لڑکے کی طرف بڑھنے لگی۔

اسلام و علیکم کیا آپ کا نام حارث ہے؟" لہجے میں جھجھک واضح تھی۔اس انجان" لڑکے نے کچھ حیرت سے ایمان کو دیکھا۔

اور آپ ایمان رائٹ؟" لڑکا خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔"

جی!" ایمان اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔"

دیکھیں میں کوئی آپ سے لمبی چوڑی بات کرنے نہیں آئی ہوں میں بس جواب" مانگنے آئی ہوں!" ایمان نے اپنی جھجھک پر قابو پاتے ہوئے صاف گوئی سے کہا۔

جی جی بالکل کریں میں بھی وہی بات کرنے یہاں آیا ہوں!" سامنے بیٹھا حارث" سنجیدگی سے کہتے ہوئے سیدھا ہو بیٹھا۔ایمان کو کہی سے وہ دھمکی دینے والا نا لگا تھا اس کا لہجہ اس کا لباس کہی سے یہ نہیں بتا رہا تھا کہ وہ اندر سے ایک دھمکی دینا والا لڑکیوں کو تنگ کرنے والا ہو سکتا ہے۔

خیر کبھی کبھی جو جیسا دکھتا ہے وہ ویسا نہیں ہوتا۔ایمان نے تلخی سے سوچا۔

آپ سانیہ کو بلیک میل کیوں کر رہے ہیں؟" ایمان بنا بات کو گھمائے مدعے پر" آئی۔

میں بلیک میل کر رہا ہوں؟" سامنے بیٹھے حارث نے اپنی طرف اشارہ کرتے" ہوئے بے یقینی سے کہا۔

جی آپ ہی تو ہیں جو اس کو پریشان کر رہے ہیں اس کی تصاویر کو غلط استعمال کر" رہے ہیں اگر آپ اس کو پسند کرتے ہیں اسے اپنا بنانا چاہتے ہیں تو حلال طریقہ استعمال کرئے۔ سیدھا سیدھا رشتہ گھر لے کر آئیں یوں اس کو پریشان کریں گے تو وہ آپ کو کبھی نہیں مل سکتی۔" ایمان بنا روکے ایک ہی سانس میں بولے گئی حارث کی بھنویں آپس میں ملی۔

تو آپ کو لگتا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنی پسند کو غلط طریقے سے" حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں حلال سے زیادہ حرام میں مزہ آتا ہے" حارث آواز دھیمے رکھے سخت لہجے میں بولا۔

نہیں میں نے ایسا نہیں کہا میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ اسے پسند کرتے" ہے تو گھر رشتہ لائیں اسے ایسے پریشان نا کریں۔ایسے تو اس کے دل میں آپ کے لیے صرف نفرت پیدا ہو گی۔"ایمان بات کا رخ غلط رخ پر مڑتا دیکھ نرمی سے بولی

۔

www.novelsclubb.com

تو آپ کو کیا لگتا ہے میں نے ایسا نہیں کرنا چاہا ہو گا؟"حارث نے الٹا سوال کیا۔" ایمان ایک پل کو گڑبڑائی۔

"کیا مطلب ہے آپ کے کہنے کا؟"

جی وہی مطلب ہے جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ سانیہ مجھے یونی کے پہلے سال سے ہی" پسند کرتی ہے لیکن میرا اس کی طرف کوئی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن پھر سانیہ نے زبردستی مجھ سے دوستی کر لی اور نا جانے کب لیکن میں بھی اس سے محبت کرنے لگا اور جب میں نے اسے کہا کہ میں تمھارے گھر آنا چاہتا ہوں تو اس نے صاف انکار کر دیا پھر میری بہت ضد کے بعد اس نے مجھے چھپ کے نکاح کرنے کو کہا۔

پہلے پہل تو مجھے اس کی بات بالکل ناگوار گزری تھی لیکن پھر مجھے بس ایک یہی حل دکھا اپنی محبت حاصل کرنے کا تو ہم دونوں نے نکاح کر لیا !

لیکن اب جب میں اسے پورے حق سے اپنے گھر لانا چاہتا ہوں تو میڈم کہہ رہی ہیں کہ اب انہیں مجھ سے محبت نہیں رہی ہیں وہ یہ نکاح ختم کرنا چاہتی ہے۔انہیں اب کوئی اور پسند آگیا ہے۔اب آپ خود سوچیں میں تو کہیں کا نہیں رہا نا؟" حارث کہہ کر اب ایمان کے بولنے کا منتظر تھا لیکن ایمان کو جیسے اس سب پر یقین نہیں آیا تھا بھلا اس کی بہن ایسے کیسے کر سکتی تھی۔

نکاح؟ میں آپ کی بات پر بالکل یقین نہیں کرتی! آپ جھوٹ بول رہے ہیں مجھے" سانیہ نے ایسا کچھ نہیں بتایا اب آپ اسے پھنسانا چاہتے ہیں۔میں ہر گز آپ کی باتوں میں نہیں آنے والی بس آپ سے گزارش ہے کہ اس کا پیچھا چھوڑ دیں!" ایمان سختی سے کہتی ہوئی کھڑی ہوئیں کچھ بھی تھا سانیہ اس کی بہن تھی وہ اس سے اتنا سب کچھ نہیں چھپا سکتی تھی!

ٹھیک ہے مت کریں آپ میرا یقین لیکن مجھے یقین ہے جب میں آپ کو ثبوت" دیکھاؤں گا یعنی ہمارا نکاح نامہ تو آپ ضرور یقین کریں گی۔پرسوں اسی ٹائم یہاں آجایئے گا میں آپ کو ثبوتوں کے ساتھ یہاں ملوں گا۔اور رہی بات سانیہ نے آپ کو ایسا کچھ نہیں بتایا تو آپ ابھی سانیہ کو جانتی نہیں ہیں۔اسے آپ جیسے معصوم لوگوں کو بے وقوف بنانا آسانی سے آتا ہے!" حارث ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا تھا پیچھے ایمان سن کھڑی رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر میں داخل ہوتے ہوئے اس کے دماغ میں کئی سوچیں ایک ساتھ گھوم رہی تھیں۔فریش ہو کر جب وہ نیچے آئی تو سیدھی لان کے پیچھے والے حصے کی طرف بڑھ گئی۔اسے کچھ دیر سکون چاہیے تھا۔

لان کے پیچھے والے حصے میں قدم رکھتے ہی اسے سانیہ دور بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔ وہ کرسی پر دونوں پیروں کو اوپر کیے سسکیاں لے کر رو رہی تھی۔ایمان جلدی سے اس تک پہنچی۔

سانیہ کیا ہوا؟"کچھ دیر پہلے ٹینشن کو بھلائے ایمان فکر مندی سے بولی۔"

ایمان تم۔۔۔تم مل آئی اس سے کیا کہا اس نے؟ مجھے پتا ہے ضرور اس نے تمھیں" میرے خلاف کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن ایمان سچ میں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا وہ بس مجھے پھنسا رہا ہے۔"سانیہ کی بات پر ایمان حیران ہوئی۔

سانیہ مجھے پتا ہے تم نے کچھ غلط نہیں کیا پلیز ایسے رو نہیں! سب ٹھیک ہو جائے گا" "ایمان اس کے برابر رکھی کرسی پر بیٹھے ہوئے اسے تسلی دے رہی تھی۔

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا ایمان وہ۔۔حارث سب کو بتا دے گا اور پھر وہ مجھ سے" بد گماں ہو جائیں گے ایمان میں ان کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری نہیں دیکھ سکتی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی! پلیز اسے میرا کر دو!"سانیہ کی بات پر ایمان بری طرح ٹھٹکی۔

کس کی بات کر رہی ہو تم سانیہ؟"ایمان نے لڑکھڑاتی زبان سے پوچھا۔دل میں" سو وسوسے جنم لے رہے تھے۔

تم۔۔تم دونوں کی شادی تو تم دونوں کی ہی مرضی کے خلاف ہوئی ہے نا اور تم" دونوں اس رشتے میں خوش بھی نہیں ہو پلیز ایمان صارم کو چھوڑ دو میں اسے بہت خوش رکھوں گی۔ویسے بھی تم دونوں ابھی تک اس رشتے کو قبول نہیں کر پائے ہو۔نا تم اس سے محبت کرتی ہو اور نا وہ۔پر۔۔۔پر میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں پلیز اسے چھوڑ دو"سانیہ کے رونے میں اب تیزی در آئی تھی۔اور ایمان ششدر رہ گئی تھی۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پتھر کی بن گئی ہے۔

سانیہ کیا کہہ رہی تھی؟

! اس نے تو کبھی اس بارے میں سوچا نہیں تھا

کیا سچ میں صارم اس سے محبت نہیں کرتا تھا؟

ناجانے یہ خیال آتے ہی دل خالی خالی کیوں ہو رہا تھا۔

"پلیز ایمان میرے لیے اسے چھوڑ دو میں نے تم سے آج تک کچھ نہیں مانگا پلیز اس سے طلاق لے لو میرے لیے میں زندگی بھر تمھاری شکر گزار رہوں گی!" سانیہ کے یہ لفظ ایمان کو بہت بری طرح چبھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا بولتی؟

!اسے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے لفظ ختم ہو گئے ہیں

لیکن سانیہ کچھ غلط بھی تو نہیں کہہ رہی تھی۔اس کا نہیں پتا لیکن صارم یہ شادی زبردستی نبھا رہا تھا۔

بتاؤ نا ایمان کرو گی نا میرے لیے اتنا؟" سانیہ ایمان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوط سے پکڑے پوچھ رہی تھی۔

نا جانے کیا ہوا تھا کہ بالکل اچانک ایمان نے اپنی گردن کو اثبات میں ہلایا تھا۔ لفظ اس کا جس اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا آنکھیں جیسے ایک پل میں ویران سی ہو گئی تھی۔

تمھارا بہت شکریہ ایمان تم تم ایک بہت اچھی بہن ہو۔" سانیہ خوشی سے پھولے نا سماتی ہوئیں اس کے گلے سے آ لگی تھی۔

ایمان اس قدر شوکڈ میں تھی کہ اپنے ہاتھوں کو بھی نا ہلا سکی۔

سانیہ خوشی سے آنسوں صاف کرتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی لیکن ایمان ناجانے کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی رہی۔

اسے اپنا آپ مانو خالی خالی سا محسوس رہا تھا۔

اس کے جسم میں ہلنے تک کی طاقت نا رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

دن شام میں کیسے ڈھلا پتا ہی نا چلا۔

ایمان کی سوچیں ابھی تک سانیہ کی باتوں میں اٹکی تھیں۔

وہ چاہ کر بھی یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے؟

اس وقت وہ خانس مینشن کے دوسرے فلور کے کچن میں کھڑی سوچوں میں بری طرح گم تھی۔

ساری خواتین نیچے والے پورشن میں بیٹھی تھیں۔

ابھی کچھ ہی پل گزرے تھے کہ اسے کچن میں سانیہ داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ سانیہ کو دیکھ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔

"ایمان تم بات کر لو گی ناصارم سے اسے چھوڑ دو گی نامیرے خاطر؟" سانیہ بالکل معصومہ انداز میں گویا ہوئی۔جواب میں ایمان ہاں بھی نا کہہ سکیں تھی۔

"اسے! تم؟؟تم نہیں چھوڑو گی اسے پلیز چھوڑ دو میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر!" خاموشی دیکھ سانیہ نے ایمان کو دونوں بازوؤں سے پکڑا۔

سانیہ! تم صارم کو اپنے دماغ پر اتنا سوار کیوں کر رہی ہو دیکھنا میں تمھارے لیے" صارم سے بھی کوئی اچھا ڈھونڈوں گی!" سانیہ کے گال کو نرمی سے سہلاتے ہوئے ایمان نے کہا۔ مگر دوسری طرف ایمان کی بات سن کر سانیہ یک دم ہی پیچھے کو ہوئیں۔

نہیں نہیں چاہیے مجھے صارم سے کوئی اچھا مجھے۔۔۔مجھے بس وہی چاہیے پلیز اسے" مجھے دے دو ورنہ۔۔ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی!" سانیہ جارحانہ انداز میں کہتے ہوئے اچانک سلپ پر رکھی چھڑی کی طرف بڑھی۔اور اسے اپنی گردن کے بالکل قریب کرتے ہوئے دیوانوں کی طرح کہہ رہی تھی۔

سانیہ!! سانیہ یہ کیا کر رہی ہو نیچے رکھو لگ جائے گی!" ایمان بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار تھی۔

نہیں میں نہیں رکھوں گی جب تک تم مجھ سے وعدہ نہیں کر لیتی کہ تم صارم کو" چھوڑ دو گی اس سے بات کرو گی بلکہ آج ہی بات کروں گی!" سانیہ دیکھنے میں اس وقت کوئی پاگل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ایمان نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے نہیں کرو گی نا بات پھر میں خود کو ہی ختم کر لیتی ہوں" اسے خاموش دیکھ سانیہ کو اپنا کیے کرائے پر پانی پھرتا ہوا محسوس ہوا۔اس لیے جلدی سے بولی۔ اور چھری کو اپنی گردن کے قریب تر کر لیا۔

ایمان نے اس کی بات پر تڑپ کر اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے میں آج ہی ان سے بات کروں گی تم فکر مت کرو اور خود کے ساتھ "
بھی کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے!" نا جانے اس نے یہ لفظ کیسے ادا کیے تھے۔

سانیہ کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھرے

چھری کو دور پھینکتی وہ ایمان کے گلے لگی۔

اب کچھ بہت غلط ہونے والا تھا! بہت غلط۔

کچھ ایسا جس کی صارم نے کبھی توقع نہیں کی تھی اور شاید توقع تو ایمان نے بھی نہ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کو جب کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہیں وہ دونوں بھی کمرے میں آ چکے تھے۔ایمان بیڈ پر بیٹھی خود کو آنے والے لمحات کے لیے تیار کر رہی تھی تو دوسری طرف صارم مطمئن سا صوفے پر بیٹھا آنے والے لمحات سے بے خبر لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مشغول تھا۔

ایمان کچھ لمحے بعد مضبوطی سے قدم اٹھاتی ہوئی صارم کے ساتھ برابر میں آ بیٹھی۔ صارم ہنوز کام میں مگن رہا البتہ وہ ایمان کی موجودگی اپنے برابر محسوس کر سکتا تھا۔

صارم جی!"کچھ پل کے تواقف کے بعد ایمان نے اسے پکارا۔"

جی؟"صارم لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑے بولا۔"

"! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

جی بولیں ایمان۔۔"صارم ہر بات سے بے خبر مصروف سے انداز میں بولا۔"

میں جو بولنے جا رہی ہوں اس کو آپ مزاق مت سمجھیے گا!"ایک بار پھر وقفہ لیا۔"
صارم نے فقط بس سر ہلایا کر ایک نظر اسے دیکھا۔

مجھے آپ سے طلاق چاہیے!"خود کو مضبوط رکھتے ہوئے ایمان نے سپاٹ لہجے"
میں کہا۔صارم جو مگن سا لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔اس کی چلتی انگلیاں تھم سی
گئی۔ایک دم ہی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی انگلیوں میں جان ختم ہو گئی ہے۔
اس نے بے یقینی سے ایمان کو دیکھا۔

ایمان آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں! یہ باتیں مذاق میں نہیں کی جاتی!" صارم نے اسے
باور کروانا چاہا کہ ایسی باتیں اسے مزاق میں بھی پسند نہیں ہیں!

میں مزاق نہیں کر رہی ہوں صارم جی میں نے بات کے شروع میں ہی کہہ دیا تھا"
کہ میری بات کو مزاق مت سمجھیے گا! مجھے سچ میں آپ سے طلاق چاہیے!" لہجہ یک
دم ہی سخت ہوا۔ صارم کے ماتھے پر ڈھیروں بل پڑے تھے۔

آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے نا؟ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں! سو جائیں آپ کو آرام کی اشد"
ضرورت ہے؟" ایک پل میں ہی نرم لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا!

آپ کچھ بھی کہیں لیکن مجھے اب آپ سے طلاق چاہیے مجھے نہیں رہنا اب اور اس" ان چاہے بندھن میں!" ایمان نے کہتے ہوئے اپنا پہلوں بدلا تھا۔ صارم کا لہجہ اس کی بے یقین آنکھیں ایمان کو کمزور کر رہی تھیں!

ان چاہا بندھن؟ یہ آپ کو ان چاہا بندھن لگ رہا ہے ایمان؟ آپ کو یہ بندھن ان" چاہا لگ رہا ہے جس میں ہم نے ایک ساتھ دو مہینے گزار لیے ہیں!" صارم نے نرمی سے ایمان کا بازوں پکڑ کر اس کا رخ اپنے جانب کیا۔

www.novelsclubb.com

گزارنے میں اور جینے میں بہت فرق ہوتا ہے! میں نے بھی آپ کی طرح یہ دو" مہینے گزاریں ہیں! صارم جی ہم دونوں ہی اس رشتے میں خوش نہیں ہیں۔ اور آپ نے خود ہی تو کہا تھا شادی کی پہلی رات کہ یہ رشتہ قبول کرنا آپ کے لیے بھی

مشکل ہے۔تو پھر ہم دونوں یہ زبردستی کا رشتہ کب تک نبھائیں گے ؟"وہ بھی اچانک نرم پڑی تھی لہجہ بے تاثر تھا۔

ایمان مانا میں نے ایسا کہا تھا مگر اب اس بات کو بہت وقت بیت گیا ہے میں اب اس" رشتے کو نبھانا چاہتا ہوں میں زندگی بھر آپ کا ساتھ چاہتا ہوں مجھے تو لگ رہا تھا سب ٹھیک ہو رہا ہے۔آپ۔۔۔آپ اس رشتے کو قبول کر چکی ہیں۔میں خوش تھا کہ اب ہم دونوں ایک ساتھ یہ رشتہ خوشی خوشی نبھائیں گیں لیکن!!اب آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں ضرور آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!"صارم اس وقت خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔اس دل چاہ رہا تھا کہ وہ آنکھیں بند کر کے کھولے اور یہ منظر اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔

اس نے کرب سے آنکھیں میچ کر کھولی تھیں۔

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے صارم جی! میں کبھی اس رشتے کو قبول کر ہی" نہیں پائی ہاں میں نے کوشش بہت کی لیکن اب! اب بس میں علیحدگی چاہتی ہوں اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے!" یہ لفظ کہتے ہوئے اس نے اپنے دل کو پتھر کا کر لیا تھا ۔اسے اپنے دل پر آنسوں گرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ایک جھٹکے سے وہ کھڑی ہوئی۔ابھی وہ ایک قدم بھی آگے بڑھتی کہ صارم کے لفظ نے اس کے قدم زنجیر کر دیے۔

آپ جو چاہتی ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں لیکن میں آپ کو مرتے دم تک" نہیں چھوڑوں گا یہ بات آپ اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لیں۔مرتے دم تک آپ کا نام صرف اور صرف صارم یزدانی کے ساتھ ہی جڑا رہے گا! کوئی یہاں تک کہ آپ بھی میرا نام اپنے نام سے جدا نہیں کر سکتیں! یاد رکھیئے گا۔"لیپ ٹاپ

کو ٹیبل پر رکھتا اپنے ہر ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بالکل سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

!پیچھے ایمان بے دم سی صوفے پر بیٹھی تھی

---

www.novelsclubb.com

ناجانے کتنی رات کو صارم کمرے میں داخل ہوا تھا۔آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔بالکل آہستگی سے وہ کمرہ بند کرتا واش روم کی طرف بڑھنے لگا۔کمرے میں اس وقت نیم اندھیرا تھا۔بیڈ سے گزرتے ہوئے صارم نے ایک غصیلی نگاہ بیڈ پر

ڈالی تھی۔دوسروں کی نیند حرام کر کے کیسے میڈم پر سکون سو رہی تھیں۔صارم ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالتا واش روم میں جا گھسا۔

دوسری طرف ایمان جو سونے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی صارم کے واش روم جاتے ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔آنکھوں میں بے چینی اتنی تھی کہ نیند بھی روٹھ سی گئی تھی۔

ناجانے کیوں طلاق کی بات سے اس کا دل خالی خالی ہو گیا تھا۔کچھ بھی تھا لیکن شروع سے ہی ان کا رشتہ تھا تو زبردستی کا ہی نا! اب جب وہ الگ ہونا چاہتی تھی تو کیوں یہ دل اسے بار بار مجبور کر رہا تھا اپنے فیصلے پر سوچنے کے لیے۔

نہیں اسے خود کو مضبوط کرنا تھا۔اسے اپنی بہن کے لیے یہ کرنا تھا !

اسے اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے خود کی خوشیاں قربان کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بچپن سے یہی تو کرتی آئی تھی پھر بھلا اب اسے اتنی مشکل درپیش کیوں آ رہی تھی۔

! جیسے ہی واش روم کا دروازہ کھلا اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں میچی

صارم ایک نظر پھر اس پر ڈالتا صوفے پر جا لیٹا۔

آج دونوں کی ہی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ہونی بھی چاہیے تھی ایک

! طوفان آ کر جو گزرا تھا اور دوسرا سر پر کھڑا تھا

www.novelsclubb.com

سورج کی کرنیں اس کی آنکھوں پر مستقل پڑ رہی تھی۔اس نے سورج کی روشنی کے باعث کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔

اس نے ارد گرد نظریں گھمائیں تو اسے ایمان پورے کمرے میں کہی نا دکھی تھی۔ بیڈ کی چادر پر ایک شک بھی موجود نا تھا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ ایمان اس سے پہلے آٹھ کر باہر جا چکی ہے۔

وہ اٹھا اور کمزور سی چال چلتا الماری سے کمرے نکلتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد جب وہ واش روم سے نکلا تو اس کی سوچوں کا مرکز کل رات والا واقع تھا

۔

www.novelsclubb.com

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس سے کہا غلطی ہوئی ہے۔کہا کچھ ایسا غلط ہوا ہے جو ایمان نے علیحدگی کی بات کہہ دی۔کچھ تو تھا جو اس کی آنکھوں سے اوجھل تھا۔پچھلے کچھ دنوں میں ضرور کچھ ایسا ہوا تھا جس کی وجہ سے ایمان کے دماغ میں یہ بات آئی۔

اسے یاد تھا ایمان منگنی کے دن کے بعد سے کھچی کھچی سے رہ رہی تھی چپ چپ سی

۔

اب وہ منگنی کے دن سے کل تک کے دن کی ہر بات اپنے ذہن میں یاد کر رہا تھا۔

کچھ تھا جو اس کی سمجھ سے بالاتر تھا اور اسے اب وہ پتا لگانا تھا۔اسے ایمان پر بہت غصہ تھا مگر یہ وقت جذبات سے کام لینے کا نہیں بلکہ عقل سے کام لینے کا تھا۔

سر جھٹکتا ہوا وہ خود پر ایک نظر ڈالتا ہوا باہر نکل گیا۔پیچھے کمرہ خاموشی میں ڈوب گیا

۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کی میز پر بھی صارم نے ایک نظر ایمان کو نہیں دیکھا تھا۔اور یہی بات ایمان کو بہت کھٹک رہی تھی!

صارم خاموشی سے ناشتہ کر کے کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

ارے صارم کہاں جا رہے ہو؟آج تو سنڈے ہے نا؟" یزدانی صاحب نے صارم کو تیار دیکھ کر کہا۔"

جی ڈیڈ یاد ہے مجھے۔میں بس ایک کام سے جا رہا ہوں آ جاؤں گا شام تک!" "ایک اچٹتی نگاہ ایمان پر ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا۔ایمان بھی خود کو سمجھاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

شام کے وقت وہ ساجدہ بیگم کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی تھی۔ سوچیں صارم پر اٹکی تھی۔ ناجانے وہ صبح کا نکلا کہا گیا تھا ابھی تک واپس نالوٹا تھا۔ اس کا یوں نظر انداز کرنا ایمان کو بری طرح کھٹک رہا تھا۔

ابھی ایمان اپنی سوچوں میں گم تھی کہ لاؤنج میں وہ داخل ہوا۔ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر ایمان پر پڑی۔

ارے صارم بیٹا آ گئے کب کے نکلے ہو اب آئے ہو جاؤ فریش ہو جاؤ!"ساجدہ کی" آواز پر صارم نے اگلے ہی پل اپنی نظریں ایمان سے ہٹائی۔ایمان نے ساجدہ کی آواز پر چونک کر صارم کو دیکھا۔

جی موم بس ایک ضروری کام سے گیا تھا!"کالر کے بٹن کو کھولتے ہوئے وہ کہتا" ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جاؤ ایمان دیکھو اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں!"ساجدہ بیگم نے ایمان کو" مخاطب کیا ایمان سر ہلاتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی صارم بیڈ پر بیٹھا اپنے پیروں کو جوتوں سے آزاد کر رہا تھا۔

مجھے ابھی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے مجھے سونا ہے پلیز جاتے ہوئے لائٹ بند کرتے ہوئے جایئے گا!" سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے وہ بیڈ پر جا کر اوندھے منہ لیٹ گیا۔اس کی بات کا صاف مطلب تھا کہ وہ ایمان سے کچھ بات نہیں کرنا چاہتا ہے۔

ایمان اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتی ہوئی لائٹ بند کرتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

---

www.novelsclubb.com

اگلی صبح ہواؤں میں ایک بوجھل پن سا تھا ایک تناؤ سا آس پاس بکھرا تھا۔ کچھ ایسا تھا جو بہت غلط ہونے والا تھا۔ آنے والے خطرے سے بے خبر ایمان اپنی یونیورسٹی میں قدم رکھ رہی تھی۔

طبیعت خرابی کی باعث پلورشہ آج بھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔ ایمان جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اپنے دل میں سانیہ کی باتیں اور صارم کا رویہ رکھ کر وہ تھک چکی تھی اسے اب ایک سہارا چاہیے تھا جو اسے شافیہ کی صورت میں مل سکتا تھا۔

لیکن جب بہت وقت بیتنے کے بعد بھی شافیہ یونیورسٹی نا آئی تو ایمان سمجھ چکی تھی کہ وہ آج بھی نہیں آئے گی۔ اس نے ایک تھکن زدہ سی سانس اپنے اندر اتاری تھی

۔

لبوں پر سیٹی کی دھن بجاتے ہوئے چابی کو اپنی انگلی پر گھوماتے ہوئے سیفی اپنے کمرے سے نکل کر نیچے کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک لاؤنج میں رکھا ٹیلی فون بج اٹھا ۔ سیفی منہ بگاڑتے ہوئے لاؤنج میں رکھے فون کی طرف پہنچا۔

ہیلو کون ہے ؟" لہجے میں بے زاریت ہی بے زاریت تھی۔"

www.novelsclubb.com

میں شافیہ !ذرہ ایمان کو دو" دوسری طرف شافیہ کی مصروف سی آواز گونجی۔"

سیفی کی ایک پل میں بے زاریت ہوا ہوئی۔

"کیوں؟ کیوں دوں میں ان کو فون؟" لہجے اور آنکھوں میں اب ایک الگ ہی چمک موجود تھی۔

"مجھے اسے بتانا تھا کہ میں آج یونیورسٹی نہیں جا سکتی!" اسے پتا تھا کہ سیفی ڈھیٹ ہے اس لیے اطمینان سے بولی۔

"واہ جی واہ آپ کو دن کے بارہ بجے یہ بتانے کا ہوش آ رہا ہے کہ ایمان آج میں یونی نہیں جاؤں گی! صبح سے کیا عقل استعمال نہیں کر سکتی تھیں!" ہر لفظ چباتے ہوئے سیفی نے طنزیہ کہا۔

دیکھو سیفی میرا دماغ مت کھاؤ میں کل شام سے اسے کال کر رہی ہوں یہ بتانے" کے لیے کہ میں کل یونی نہیں جاؤں گی لیکن مجال ہے جو میڈم ایک بھی کال کا جواب دے دیں تو اس لیے اب یہاں کال کی ہے!" تحمل سے شافیہ نے پوری بات اسے بتائی۔

"!اوہ اچھا لیکن اب کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ جا چکی ہے یونی"

اوکے پھر میں رکھتی ہوں!" سیفی کی بات پر اس نے فوراً فون رکھنا چاہا۔"

ایک منٹ رکو ذرہ ایمان کے دیور سے تو بات کر لو!" سیفی نے فوراً کہا عنقریب" اسے ڈر تھا کہ وہ کال ہی ناکٹ کر دے۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے ایمان کے دیور سے بات کرنے کا انفیکٹ میں کیا کوئی بھی" تم سے بات کرنا پسند نا کریں مسٹر سیفی!" تمسخرانہ انداز میں کہی بات سیفی کو بہت بری لگی تھی۔سیدھی دل پر لگی تھی۔

تمھیں میں واقعی اتنا برا لگتا ہوں کیا شافیہ!" یک دم ہی اس کا لہجہ شوخ سے سنجیدہ" میں تبدیل ہوا تھا۔شافیہ ایک پل کو گڑبڑا ہی۔

www.novelsclubb.com

نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا!" دل میں اٹھتا خیال لبوں پر آیا۔جواب سنتے ہی" سیفی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

تو کیا بہت اچھا لگتا ہوں؟"اب لہجہ واپس شوخ میں تبدیل ہوا۔"

اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا بھئی!"شافیہ سخت جھنجھلائی۔آج سیفی صاحب کے" انداز ہی بدلے بدلے تھے۔

اور اگر میں کہوں کہ ایمان کا دیور تمھیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے تو" تمھارا کیا جواب ہوگا؟"سوال بالکل بے ساختہ تھا۔شافیہ نے جلدی سے بوکھلاہٹ کے مارے کال کٹ کر دی۔دوسری طرف سیفی کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔

مطلب جواب ہاں ہے کیونکہ لڑکی ہنسی تو پھسی !"خود سے ہی بڑبڑاتے ہوئے وہ" ارد گرد جھوم رہا تھا۔خوشی اس کے چہرے پر بکھری ہوئی تھی۔

لیکن وہ ہنسی تو نہیں ؟"جھومتے ہوئے وہ ایک پل کو رکا۔اور پھر خود سے ہی کہا۔"

ہنسی نہیں تو کیا شرمائی تو نا!اور لڑکیوں کا شرمانا ہنسی کے مترادف ہی ہوتا ہے !""" خود سے ہی اپنے سوال کا جواب دیتا وہ ایک بار پھر جھومنے لگا تھا۔

کیونکہ اتنا تو وہ جانتا تھا جس طرح کی شافیہ تھی اگر اس کو یہ بات پسند نہیں آتی تو وہ اسے اسی وقت کھری کھری سنا ڈالتی لیکن اس نے فون بند کر ڈالا مطلب کچھ تو گڑبڑ ہے نا !

اپنی ہی دھن میں جھومتے ہوئے وہ نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

دوسری طرف فون کے پاس کھڑی شافیہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کر رہی تھی۔یہ سیفی کو آج کیا ہوا تھا؟

اور اس کی اس بے تکی بات پر اس نے کچھ کہا کیوں نہیں؟ کھڑی کھڑی کیوں نا سنائی؟

کیا میرے دل کو بھی ایمان کا دیور بھا گیا ہے؟ دل پر ہاتھ رکھے اس نے اپنے دل سے دریافت کیا۔دھڑکنیوں نے اچانک اسپیڈ پکڑی۔

! دل دھڑک رہا تھا مطلب دل کو بھا گیا تھا وہ پاگل سا لڑکا

اپنی سوچوں کو جھٹکتی ہوئی وہ اوپر اپنے کی طرف بھاگی تھی۔پر اس بار اس کے

! چہرے پر کچھ الگ رنگ موجود تھے۔شاید حیا کے رنگ

--

وہ اپنی انگلیوں کو مڑوڑتی ہوئی ارد گرد نظریں دوڑا رہی تھی۔اس وقت ریسٹورنٹ میں رش نا ہونے کے برابر تھا۔وہ اکیلی ایک کونے والی میز پر بیٹھی تھی۔میز کے برابر میں ہی شیشے کی دیوار تھی جس سے آپ باآسانی باہر کا منظر دیکھ سکتے ہیں۔اسی وقت وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تھا۔آس پاس نظریں گھما کر جیسے ہی اس کی نظر ایمان پر پڑی وہ اسکی جانب قدم بڑھانے لگا۔

السلام و علیکم !" حارث کرسی پر بیٹھتے ہوئے ادب سے بولا۔ جواب میں ایمان " نے سر کو خم دیا۔

آپ کو پلیز جو بھی دکھانا ہے جلدی دکھائیں مجھے جانا ہے !" ایمان نے بے تاثر " لہجے میں سامنے بیٹھے حارث سے کہا۔ جواب میں حارث نے سر کو بالکل ہلکا سا ہلایا۔

میرے پاس زیادہ کچھ نہیں ہے بس کچھ ثبوت ہیں جس سے آپ کو پتا چل سکے کہ " آپ کی بہن بے قصور نہیں ہے ! یہ دیکھ لیں آپ سب سے پہلے تو ہماری چیٹز دیکھ لیں ! اس میں کہی آپ کو نہیں لگے گا کہ میں سانیہ کو بلیک میل کر رہا ہوں !" حارث نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنا موبائل ایمان کی طرف بڑھایا۔ ایما ٹنے لرزتے ہاتھوں سے موبائل کو تھاما۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ ان کی چیٹز دیکھتی رہی لیکن اسی کہی ایک بار بھی نالگا تھا کہ حارث اسے بلیک میل کر رہا ہے !

"مجھے ایک ٹھوس ثبوت چاہیے حارث صاحب !" موبائل کو میز پر رکھتے ہوئے وہ اٹل لہجے میں بولی۔ حارث نے پھر سر کو ہلکا سا ہلایا اور جیب سے کچھ پیپیرز نکال کر اس کے سامنے رکھے۔

"یہ لیں ایمان صاحبہ ایک ٹھوس ثبوت ! خود دیکھ لیں آپ اور پڑھ بھی لیں ! اس نکاح میں سانیہ کی دوست بھی شامل تھی بطورِ گواہ !" ایمان نے ان پیپیرز کو جلدی سے کھل کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔ آنکھوں میں بے یقینی بڑتی جا رہی تھی ۔ حارث سینے پر ہاتھ باندھے پر سکون سا کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا اب ایمان کے تاثرات جانچ رہا تھا۔

ایمان کو اپنی آنکھوں پر یقین نا ہوا تھا۔ یہ سب کیا تھا؟ سانیہ جب حارث سے نکاح کر چکی تھی تو اسے یہاں بھیجنے کا مقصد؟

کیا کرنا چاہتی تھی وہ؟ کیا وہ اسے اور صارم کو الگ کرنا چاہتی تھی۔ اور یہی خیال آتے ہی ایمان کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ پیپرز کو اس نے پرے دھکیلا تھا۔

اب بھی کوئی شک ہے آپ کو؟" حارث ہنوز پر سکون سا بیٹھا تھا۔"

ایمان کی آنکھوں میں ایک پل میں ہی ڈھیروں آنسوں جما ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

پاس سے گزرتے سیفی نے اسے دیکھا تو حیران ہوا۔

بھائی آپ آفس نہیں گئے ابھی تک ؟" سیفی کی پکار پر صارم مجبوراً رکا۔"

وہیں سے آرہا ہوں ایک امپورٹ فائل بھول گیا تھا وہ لینے آیا ہوں !" جلدی" جلدی کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آیا اور اپنی مطلوبہ فائل لیتا واپس نیچے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ گاڑی میں بیٹھتا کہ کسی کی پکار پر رک گیا۔

صارم تم کہی جا رہے ہو؟ پلیز مجھے میری ایک دوست کے گھر ڈراپ کر دو راستے" میں ہی اس کا گھر پڑے گا!" سامنے سانیہ کو کھڑا دیکھ صارم نے سوچا انکار کر دے پھر کچھ سوچ کر اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اشارہ ملتے ہی سانیہ خوشی سے گاڑی میں جا بیٹھی۔

صارم بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی روڈ پر ڈالی۔

گاڑی میں گہری خاموشی تھی صارم خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھا اور سانیہ وقفے وقفے سے اسے دیکھنے میں۔

ٹھیک پندرہ منٹ کے سفر کے بعد ان کی گاڑی ایک سگنل پر رکی۔ گاڑی رکتے صارم موبائل اٹھا کر اس میں کچھ دیکھنے لگا جبکہ سانیہ ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی کچھ پل ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد ایک جگہ اس کی نظریں ٹھہر گئی۔

صارم یہ تو ایمان لگ رہی ہے نا؟" سانیہ نے ایک ریسٹورنٹ کے اس پار بیٹھی "
ایمان کی طرف اشارہ کیا۔ایمان کے نام پر صارم نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھتے
ہوئے سانیہ کے تعاقب میں دیکھا۔

لیکن ایمان کے ساتھ یہ لڑکا کون ہے؟" ایمان کے ساتھ کسی لڑکے کو بیٹھا دیکھ "
صارم کے ماتھے پر لاتعداد ناگواری کی شکنیں ابھری تھی۔

ارے دیکھو تو کیسے لڑکا اس کے آنسوں پوچھ رہا ہے!" سانیہ اس وقت جلتی پر تیل "
چھڑکنے والا کام کر رہی تھی۔

صارم نے ضبط سے اپنی مٹھایاں بھینچی تھیں۔

دور ایمان کے ساتھ بیٹھا لڑکا ایمان کی طرف ٹشو پیپر بڑھا رہا تھا اور ساتھ کچھ کہہ بھی رہا تھا جس پر ایمان نے مسکراتے ہوئے ٹشو پیپر تھاما تھا۔

استغفر اللہ یہ ایمان کو کیا ہو گیا ہے یہ ایسی تو نہیں تھی! جب سے یونی جا رہی ہے" تب سے ہی عجیب ہو گئی ہے۔ بھئی اتنا اچھا شوہر ملا ہے اس کی قدر کرنے کے بجائے کہی اور منہ مار رہی ہے!" وہ لفظ نہیں تھے خنجر تھے جو صارم کے دل میں بے دردی سے لگ رہے تھے۔اس نے ضبط سے آنکھیں میچ کر کھولیں تھی پھر گاڑی کو ریورس کرتا ہوا وہاں سے گاڑی بھگا لے گیا۔آفس جانے کے بجائے گھر پہنچ کر اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بنا سانیہ کو دیکھے اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

پیچھے سانیہ تمسخرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب بھی کوئی شک ہے آپ کو؟" حارث ہنوز پر سکون سا بیٹھا تھا۔"

ایمان کی آنکھوں میں ایک پل میں ہی ڈھیروں آنسوں جما ہوئے تھے۔

ارے اب آپ رو کیوں رہی ہے؟ مجھے پتا ہے سانیہ کی وجہ سے رو رہی ہیں لیکن"
وہ ایسی ہی ہے اپنے فائدے کے لیے دوسرے کو برباد کر دیتی ہے اور یہ بات مجھے
بہت دیر سے پتا چلی۔ لیکن کیا کروں چھوڑ بھی تو نہیں سکتا نا آخر محبت جو کرتا ہوں!
بس اب آپ روئیں مت اور مجھے اپنا بھائی ہی سمجھیں۔ اب اچھا تھوڑی لگتا ہے یوں
بہنیں بھائیوں کے سامنے روئے چلیں جلدی سے اپنے آنسوں صاف کریں!"

www.novelsclubb.com

حارث نے میز پر رکھا ٹشو پیپر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے نرمی سے کہا۔ایمان نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے ٹشو پیپر لیا اور آنسوں صاف کرنے لگی۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں حارث بھائی اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی پریشانی جلد حل ہو جائے!" وقت کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے ایمان نے میز پر رکھا بیگ اٹھایا اور آٹھ کھڑی ہوئی۔اور خدا حافظ کہتی گھر جانے کے لیے ابھی کھڑی ہی ہوئی تھی کہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی سانس ہوا ہوئی۔

سامنے کھڑا شخص اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

وہ لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھا مسلسل اپنے پیروں کو ہلا رہا تھا۔ہاتھ کی انگلیوں سے ماتھے کو سہلاتے ہوئے وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

صارم بیٹا کیا ہوا؟"اسی پل ساجدہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئے۔"

کچھ نہیں موم!"صارم ایک دم سیدھا ہو بیٹھا پھر ہاتھ بڑھا کر ریموٹ سے ٹی وی چلایا۔ابھی ساجدہ بیگم کچھ اور کہتی اچانک سے انہیں نیچے سے شور کی آوازیں آنا شروع ہوئی۔

وہ آوازیں اب قریب تر ہوتی جا رہی تھیں۔اگلے ہی پل سمیرا ایمان کو کہنی سے پکڑے لاؤنج میں داخل ہوا اور ایک جھٹکے سے ایمان کا ہاتھ چھوڑا۔

شور سن کر سبھی گھر والے وہاں موجود تھے۔

صارم نے ایک پل کو اپنے بائیں جانب گردن گھوما کر یہ منظر دیکھا پھر نظر انداز کرتا پھر سے ٹی وی دیکھنے لگا۔

"کون تھا وہ بتاؤ؟" سمیر نے بے دردی سے ایمان کی کہنیوں کو پکڑے تھے ہوئے جارحانہ انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بتاؤ کون تھا وہ کس کے ساتھ منہ کالا کر رہی تھیں!" اس بار سیمر زور سے چیخا تھا۔

"سمیر آرام سے بات کرو کیوں چیخ رہے ہو ایمان پر!" دور کھڑے زولقرنین صاحب قریب آتے ہوئے بولے پھر ایک جھٹکے سے سمیر کو ایمان سے دور کیا۔

تو پوچھ لیں آپ اپنی اس بیٹی سے کس کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی کون تھا" وہ جس کے ساتھ یونیورسٹی جانے کے بجائے گپے لگا رہی تھی!" سمیر نے خونخوار نظروں سے ایمان کو گھورا۔جب غیرت پر بات آتی ہے تو اچھے اچھوں کی غیرت جاگ جاتی ہے۔

زولقرنین صاحب نے کچھ حیران ہو کر ایمان کو دیکھا۔ایمان مستقل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایمان یہ سمیر کیا کہہ رہا ہے بیٹا؟" زولقرنین صاحب نے انتہائی نرم لہجے میں پوچھا" ۔وہ اس بار کوئی ایسی غلطی نہیں کرنا چاہتے تھے جس سے ان کی بیٹی ان سے دور ہو جائے۔اب انہیں ایمان پر یقین کرنا تھا۔

" بابا سمیر بھائی غلط سمجھ رہے ہیں وہ۔۔۔"

تو تم سمجھا دو صحیح کیا ہے؟" سمیر ایمان کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے غصے سے چیخا" ۔ایمان نے مدد طلب نظروں سے صارم کی طرف دیکھا جو اطمینان سے ٹی وی پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔

سمیر میں بات کر رہا ہوں نا بیچ میں مت بولو!" زولقرنین صاحب نے سمیر کو" جھڑکا۔دور کھڑی سانیہ نے غصے سے اپنے باپ کو گھورا تھا۔اچھا بھال سب اس کے پلین کے مطابق چل رہا تھا لیکن یہ اس کا باپ بیچ میں بول کر اس کا کام خراب کر رہا تھا۔

ہاں بتاؤ بیٹا ایمان کون تھا وہ؟"زولقرنین صاحب کے نرمی سے پوچھنے پر ایمان" نے سانیہ کو دیکھا جو تمسخرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہنہہ یہ کیا بتائے گی زولقرنین صاحب آپ کی بیٹی آپ کی عزت خراب کر آئی" ہے !اس نے آپ کی عزت کا بھی کوئی خیال نہیں رکھا!"زائیدہ نے نخوت سے کہا

۔

www.novelsclubb.com

نہیں بابا ایسا بالکل نہیں ہے میں مر نا پسند کروں گی لیکن آپ کی عزت پر ایک" بھی آنچ نہیں آنے دوں گی !"ایمان نے صفائی میں فوراً کہا۔

تو بتاؤ بیٹا پھر سمیر کس کی بات کر رہا ہے؟"نرمی ہنوز لہجے میں برقرار تھی۔ایمان" نے پھر صارم کو دیکھا تھا۔

وہ کیوں خاموش بیٹھا تھا؟

وہ کیوں اس کے حق میں کچھ نہیں بول رہا تھا؟

کیا وہ بھی۔۔۔۔؟

اس کے آگے ایمان سوچ بھی نا سکی۔

www.novelsclubb.com

دیکھو ایمان تمھیں اپنے حق کے لیے خود لڑنا ہے ہر بار میں تمھیں نہیں بچا سکتا۔" تمھیں خود اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنا ہے خاموش نہیں رہنا۔اگر حق پر ہو تو بتاؤ وہ سچ سب کو جو سچ ہے۔ تمھارے خاموش رہنے سے لوگ تمھیں جھوٹا سمجھ سکتے

ہیں!"اچانک ہی اسے کہی دور سے صارم کی آواز سنائی دی۔ایمان نے گہری سانس اپنے اندر اتاری۔

اسے اپنی یہ جنگ خود لڑنی تھی۔

بابا وہ سانیہ کا شوہر تھا سانیہ اس کے نکاح میں ہے بس اسی سلسلے میں، میں اس سے" بات کرنے گئی تھی!"خود کہ اندر ڈھیروں ہمت جما کرتی وہ لرزتی آواز میں بولی۔ وہ جانتی تھی یہ سننے کے بعد شاید اس کا باپ بھی اس کا ساتھ نا دے کیونکہ وہ سانیہ سے بہت محبت کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

لاؤنج میں کھڑے سب افراد پر جیسے چھت آ گری تھی۔سانیہ کی آنکھوں میں پہلی بار ڈر کا تاثر ابھرا تھا۔

اسے نہیں لگتا تھا کہ ایمان اس کا راز فاش کر سکتی ہے؟

زولقرنین صاحب سن کھڑے رہ گئے تھے۔

"زولقرنین صاحب یہ۔۔۔یہ اب ہماری سانیہ کو پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے" ۔"زائیدہ بیگم فوراً آگے کو لپکی۔

"نہیں۔۔۔نہیں بابا میں سانیہ کو نہیں پھسا رہی بس یہ بتا رہی ہوں کہ سانیہ نے سب سے چھپ کر یونیورسٹی کے ہی ایک لڑکے سے نکاح کیا ہے اور اب وہ اس سے طلاق چاہتی ہے بس اسی سلسلے میں اس سے بات کرنے گئی تھی! میں تو انہیں جانتی تک نہیں تھیں یہ سانیہ نے ہی مجھے اس سے ملنے کو کہا تھا!" ایمان ایک ہی سانس میں سب بولے گئی جیسے خاموش ہو گی تو کوئی اس کی زبان چھین لے گا۔

یو بلڈی کچھ ناسوجھا تو میری ہی بہن پر الزام لگانے چلی ہو ابھی بتاتا ہوں تمھیں"

میں!" سمیر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ غیرت چیز ہی ایسی ہے! سمیر ایمان کی

طرف لپکا ابھی وہ اس کے گال پر اپنے نشان چھوڑتا کہ کسی نے اس کا ہاتھ سختی سے

پکارا۔ اتنا سختی سے کے ہاتھ کا سارا خون ایک جگہ جم گیا۔ ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔

صارم نے سمیر کے ہاتھ کو بے دردی سے جھٹکا تھا۔ اور ایمان کے آگے کسی ڈھال

کی طرح کھڑا ہو گیا۔

وہ ڈھال جس کی ایمان کو پوری زندگی ضرورت تھی۔

وہ سایہ جس کے بغیر ایمان ادھوری تھی۔

وہ ساتھی جس نے ایمان کی زندگی میں شامل ہو کر ساتھی کا اصل مطلب بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر میری بیوی کو اب کسی نے ہاتھ بھی لگایا نا تو اگلی بار اس کا یہ ہاتھ اٹھنے لائق" نہیں چھوڑوں گا!" اسکے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ سمیر نے اپنے قدم پیچھے لیے۔ آنکھوں میں ایک عجیب ہی سختی در آئی تھی۔ایمان نے نم آنکھوں سے اپنے آگے کھڑے اپنے سائبان کو دیکھا تھا۔

ارے پہلے تو اپنی بیوی پر لگام ڈالو ایک شوہر ہونے کے باوجود دوسری جگہ منہ مار" رہی ہے اور اپنے کالے کرتوت میری بیٹی پر ڈال رہی ہے!" زائیدہ بیگم کو صارم کا بیچ میں بولنا ایک آنکھ نا بھایا تھا۔زولقرنین صاحب کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی۔

آج ان کا امتحان تھا۔آج انہیں ایک ایسی موڑ پر قسمت نے لا کھڑا کیا تھا کہ نا تو وہ پیچھے مڑ سکتے تھے اور نا آگے بڑھ سکتے تھے۔

چچی زبان سنبھال کر بات کیجیے جس کہ لیے آپ ایسے لفظ استعمال کر رہی ہیں ناوہ" میری بیوی ہے۔صارم یزدانی کی بیوی اور صارم یزدانی اپنی بیوی کے لیے ایک غلط لفظ برداشت نہیں کر سکتا!"اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

تو پھر پوچھو نا اپنی پاک بیوی سے کہ کس کے ساتھ بیٹھی تھی یہ ریسٹورنٹ میں" ؟"سمیر کہا باز آنے والا تھا۔

صارم پلٹا اپنا رخ ایمان کے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی ایسا کچھ نہیں ہے یہ سب غلط بول رہے ہیں میں سچ میں ان کو نہیں جانتی" مجھے ان سے ملنے بھی سانیہ نے ہی بھیجا تھا۔وہ اور سانیہ دونوں نکاح میں ہیں!" صارم کی آنکھوں میں کچھ تھا کچھ بہت ہی عجیب سا۔

ایمان نے فوراً اپنی صفائی میں کہنا چاہا۔

"یہ۔۔۔یہ جھوٹ کہہ رہی ہے صارم یہ اپنے اعمال چھپانے کے لیے مجھ پر کیچڑ اچھال رہی ہے کیا تم نے اسے آج خود نہیں دیکھا اسی لڑکے کے ساتھ۔کیسے وہ لڑکا اس کے آنسوں پونچھ رہا تھا اور میں نے تو خود ایمان کے موبائل میں اس کا نمبر دیکھا ہے۔میں نے خود ایمان کو اس سے دیر دیر تک باتیں کرتے دیکھا ہے! تم چاہو تو اس کا موبائل چیک کر لو" سانیہ نے سارا ملبا ایمان پر ڈالا۔ایمان نے بے یقینی سے اپنی اس بہن کو دیکھا جس کہ لیے اس نے اپنی ساری خوشیاں قربان کر دی تھیں۔

"ہاں یہ بد کردار ہے! کرو اس کا موبائل چیک ابھی سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔" زائیدہ بیگم اور سانیہ کی آوازیں مل جھل کر آ رہی تھی۔

شٹ اپ!!!!!!"صارم زور سے چیخا تھا وہاں کھڑے سب لوگوں کا سانپ"
سونگھا تھا۔ایمان نے ڈر کر دو قدم پیچھے کو لیے تھے۔

ایمان اپنا فون لائیے!"صارم نے تحمل سے ایمان سے کہا۔"

! ایمان نے حیرت سے صارم کو دیکھا تھا

کیا وہ بھی سب کی طرح اس پر شک کر رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

ایمان میں نے کہا آپ فون لائیے!"ماتھے کو مسلتے ہوئے اس نے پھر سے اپنی"
بات دھرائی۔دور کھڑی سانیہ کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔

"صارم جی۔۔۔"

"Eman I said give me your phone right now !"

ایمان کی بات کا ٹتا وہ اس بار دھڑا تھا۔ایمان لرز کر پیچھے ہوئی تھی پھر جلدی سے زمین پر گرے بیگ کو اٹھا کر اس میں سے فون نکال کر لرزتے ہاتھوں سے صارم کے سامنے کیا تھا۔

اسے کسی بات کا ڈر نا تھا۔بس کہی دور اسے یہ خوف تھا کہ اس میں حارث کا نمبر موجود تھا۔

"لڑکے کا کیا نام ہے؟"

حار۔۔حارث!"کپکپاتے لبوں پر ایمان نے زبان پھیری۔"

کچھ پل بعد صارم نے کال ملا کر فون کا اسپیکر پر ڈالا۔

ہیلو اسلام و علیکم ایمان!"دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز گونجی۔"

ایمان کا شوہر بات کر رہا ہوں ٹھیک پانچ منٹ ہے تمھارے پاس گھر آؤ اور جو سچ" ہے آکر بتاؤ۔پانچ منٹ سے ایک بھی منٹ اوپر ہوا تو گھر میں قدم رکھنے کی ضرورت نہیں!"اپنی بات کہہ صارم نے کھٹ سے کال کاٹ دی پھر اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ایک نظر ڈال کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

لاؤنج میں مکمل خاموشی پھیل چکی تھی۔سب لوگ ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔زائیدہ بیگم ابھی بھی اپنی بیٹی پر یقین رکھے اکڑ کر کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کے مطابق سانیہ ایسا بالکل نہیں کر سکتی تھی اگر ایسا ہوتا تو وہ سب سے پہلے انہیں بتاتی۔

دوسری طرف ساتھ کھڑی سانیہ کو اپنے گلے میں پھندا پھستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد حارث تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔

اسلام و علیکم !"اس نے باآواز بلند سلام کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اب ٹھیک دو منٹ ہے تمھارے پاس اگر دو منٹ کے اندر اندر تم بولنا نہیں" شروع ہوئے تو آگے کیا ہو گا اس کے ذمے دار تم خود ہوں گیں !"صارم نے پھر ایک نظر اپنی گھڑی پر ڈالی۔

"! میرا نام حارث ہے"

آپ اپنا ایک منٹ ضائع کر چکیں ہیں حارث صاحب!" بات کو بیچ میں کاٹ کر" باور کروایا گیا۔

سانیہ میرے نکاح میں ہے۔سانیہ نے خود مجھ سے نکاح کا مطالبہ کیا" تھا۔۔۔۔۔۔۔" حارث سب کو سچ بتاتا گیا اور وہاں کھڑے سب کہ چہرے کے رنگ اڑتے گئے۔سارا سچ جان کر زولقرنین صاحب کے قدم لڑکھڑائے تھے جس پر سیفی نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا۔زائیدہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے ضرور اسے ایمان نے ہی جھوٹ بولنے کا کہا ہو گا!" زائیدہ بیگم ابھی بھی اس سب پر یقین نہ کر پائی تھی۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا بلکہ میرے پاس ایمان کو بھیجنے والی بھی سانیہ ہی تھی!" حارث نے اپنی بات پر زور دیا۔

نہیں یہ جھوٹ بول رہی ہے!" زائیدہ جارحانہ انداز میں ایمان کی طرف بڑھی۔" وہ ایمان کی طرف بڑھتی اس سے پہلے صارم ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

بس چچی بہت ہو گیا بہت کہہ لیا آپ نے اور بہت سن لیا میں نے لیکن اب بس" اب میں ایک لفظ بھی اپنی بیوی کے خلاف برداشت نہیں کروگا!" صارم نے کچھ سخت لہجے میں کہا۔

حارث تم جا سکتے ہو۔" پھر وہ حارث کی طرف متوجہ ہوا۔ حارث سر ہلاتا قدم" بڑھانے ہی لگا تھا کہ زولقرنین کی آواز پر ٹھہر گیا۔

جاتے ہوئے اپنی منکوحہ کو ساتھ لے کر جانا! اب ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے" تمھاری منکوحہ کی!" زولقرنین کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا ہر تاثر سے عاری۔

بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں!"سانیہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر زولقرنین کی طرف لپکی۔

ٹھہر جاؤ وہی اور ہمیں باپ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمھارا باپ مر چکا ہے تمھارے لیے۔اب تم یہاں سے جا سکتی ہو تمھارا اب اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے!"لہجہ حد درجہ سخت تھا۔

"نہیں بابا پلیز یہ نہیں کریں میں کہاں جاؤں گی۔یہ ایمان جھوٹ بول رہی ہے"

خبردار جواب ایک لفظ بھی میری بیٹی کے خلاف بولا تو۔اصل میں یہ نہیں بلکہ تم بیٹی کہلانے کے قابل نہیں ہو تم نے جیتے جی مجھے مار دیا ہے۔اب میرے دل میں

تمھارے لیے کوئی جذبات نہیں ہے تم جہاں جانا چاہتی ہو جا سکتی ہو!"زولقرنین صاحب باہر کی طرف جانے لگے کہ اچانک سانیہ ان کے قدموں میں آ گری۔

پلیز ایسا نا کریں بابا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے!"سانیہ کے آنسوں زولقرنین" صاحب کے دل پر گر رہے تھے لیکن وہ مجبور تھے اگر آج وہ سخت قدم نا اٹھاتے تو کل کو آگے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

زولقرنین صاحب یہ کیا کر رہے ہیں جوان بیٹی کو گھر سے نکال رہے ہیں۔""" زائیدہ بھی سب کچھ بھول بھال کر زولقرنین کی طرف بڑھی۔

ہاں اور ساتھ تمھیں بھی نکال رہا ہوں تم اس قابل نہیں ہو کہ تمھیں یہاں ایک" منٹ بھی اس گھر میں رکھا جائیں اگر تم اپنی بیٹی کو لگام دے کر رکھتی تو آج یہ دن دیکھنے کو نا ملتا مگر تم تو دوسروں کو گرانے میں خود اتنا گر گئی کہ اپنی خود کی بیٹی پر نظر نا ڈالی۔ تم نے مجھے اس قدر علیزہ سے بد گمان کر دیا کہ مجھے اس کے وجود سی نکلی بچی سے بھی نفرت ہو گئی۔ کاش!! کاش میں تمھاری یہ اصلیت پہلے جان جاتا تو آج شاید علیزہ میری بیوی اس دنیا میں موجود ہوتی۔ تم بھی اس کے ساتھ جا سکتی ہو طلاق کے پیپیرز تمھیں وصول ہو جائے گیں!" خود پر ضبط کرتے ہوئے وہ نیچے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

وہاں کھڑے سب ہی لوگ صدمے میں تھے۔

صارم نے ایمان کا ہاتھ پکڑا اور ایک نظر زائیدہ اور زمین پر بیٹھی سانیہ پر ڈال کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کمرے میں آتے ہی اس نے فوراً ایمان کا ہاتھ چھوڑا۔ایک غلط نگاہ ڈالے بنا وہ واش روم میں جا گھسا۔

پیچھے ایمان نے بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھا تھا شاید وہ اب بھی اسے غلط سمجھ رہا تھا۔

وہ بے جان قدموں سے بیڈ پر جا بیٹھی۔اپنی صفائی میں کہنے کو بہت کچھ تھا مگر زبان پر جیسے تالے دل گئے تھے۔

ناجانے کتنی دیر بعد وہ واش روم سے نکلا۔ڈریسنگ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھاتا آگے بڑھنے لگا کہ ایمان کی پکار پر ایک پل کو رکا۔

صارم جی!"ڈر ڈر کر اسے مخاطب کیا گیا تھا۔"

کچھ آگے وہ اپنی صفائی میں کہتی صارم بول اٹھا۔

ایمان پلیز کچھ مت کہیے گا۔آپ کے لفظ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔آپ جو چاہتی" ہیں میں وہ کرنے کو تیار ہوں آپ کو طلاق چاہیے نا؟کل صبح آپکے سامنے طلاق کے پیپیرز موجود ہوں گے!"بنا اسے دیکھے وہ باہر نکل گیا۔

پیچھے ایمان کتنے ہی حصوں میں اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔بار بار نفی میں سر ہلا کر وہ صارم کی بات کی نفی کر رہی تھی۔

کیا وہ سچ میں اس سے طلاق چاہتی تھی؟

کیا وہ واقعی اس کے بغیر رہ سکتی تھی؟

نہیں وہ نہیں رہ سکتی تھی اسے پوری زندگی صارم کا ساتھ درکار تھا۔وہ کیسے جیے گی اگر صارم نے اسے چھوڑ دیا تو۔

بس یہی سوچ آتے ہی اسے اپنا آپ مردہ محسوس ہو رہا تھا۔

ہاں اس پر آج آشکار ہوا تھا کہ وہ صارم سے محبت کرنے لگی ہے

کب؟ کیسے؟ کیوں اسے نہیں معلوم تھا لیکن یہ بات اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ صارم کہ بغیر اپنی زندگی نہیں گزار سکتی۔

www.novelsclubb.com

صارم کے بغیر اس کی زندگی بالکل ایسی تھی جیسے اندھیری رات۔

صارم کے ساتھ نے ہی اس کی زندگی میں چمک بھری تھی۔

صارم کے ساتھ نے ہی اسے اصل میں زندگی کا مزہ بتایا تھا۔

اب اسے انتظار تھا تو صبح کا۔اسے پورا یقین تھا کہ وہ صارم کو منا لے گی اسے سارا سچ بتا کر غلط فہمی دور کر دے گی۔

اب بس اسے صبح کا انتظار تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت کہاں بیٹھا تھا وہ نہیں جانتا تھا بس اسے اتنا پتا تھا کہ آس پاس ہریالی ہی ہریالی ہے۔شاید وہ کوئی پارک تھا۔ایک کونے میں رکھی بینچ پر بیٹھے وہ آسمان پر موجود چودویں کے چاند کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ صبح سے گھر سے نکلے اب اسے

رات ہو چلی تھی۔پورے دن راستوں پر گاڑی دوڑاتے ہوئے جب وہ تھک گیا تو ایک جگہ گاڑی روک کر یہاں آ بیٹھا۔

دل کا موسم بہت اداس تھا۔وہ جانے کیسے ایمان کو کہہ آیا تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے گا ۔جبکہ یہ خیال آتے ہی کہ وہ اس سے دور ہو جائے گی صارم کو ہر شہ بے رونق لگ رہی تھی۔

تھکن کے باعث وہ آنکھیں موندے بینچ پر سر ٹکا گیا تھا۔

آہستہ آہستہ وہ گہری نیند میں جا رہا تھا۔ہر چیز سے بے خبر۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے ایک چمک سی ابھری تھی اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اس چمک کو روکنا چاہا تھا۔

وہ اس وقت بھی ایک سفید بینچ پر بیٹھا تھا۔

اچانک وہ روشنی تیز ہوئی۔اگلے ہی پل کوئی وجود سامنے سے چلتا آرہا تھا۔

آسمان پر چاند اپنی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔

وہ سایہ اب اس کے نزدیک آتا جارہا تھا۔اس نے غور کیا یہ وہی تھی۔وہی لڑکی جس کی موجودگی میں اسے اپنا اپنا سا محسوس ہوتا تھا۔

وہ سایا اب اس کے بالکل قریب تر آگیا تھا اتنا قریب کے اس کے پیر اس وجود سے ٹکرا رہے تھے۔

آپ۔۔۔آپ مجھے کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟"سامنے کھڑے وجود کی آواز میں" صاف لرزش تھی۔

"تم۔۔۔"

آپ مجھے کیسے چھوڑ سکتے ہیں!"اس وجود نے پھر سے اپنی بات دھرائی تھی پھر بنا" جواب طلب کیے آگے بڑھنے لگی۔اس نے جلدی سے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا۔وہ لڑکی اچانک رک گئی۔اسنے دیکھا اس لڑکی کی کلائی پر آج بھی وہی سیاہ نشان موجود تھا۔وہ یک دم چونکا۔

وہ لڑکی جب بھی اس سے ملتی تھی ہمیشہ اس کی آستین کہنیوں سے اوپر ہوتی تھیں جس کی وجہ سے اس کے صاف شفاف ہاتھ واضح نظر آتے تھے۔

اچانک وہ سایہ غائب ہوا روشنی بھی مدھم پڑی۔

وہ آہستہ آہستہ نیند سے بے دار ہو رہا تھا۔اچانک اس کا سر بینچ سے ڈھلک کر نیچے ہوا۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھا۔

وہ ابھی بھی اسی پارک میں موجود اس بینچ پر بیٹھا تھا۔البتہ دن نکل چکا تھا۔اسے پتا ہی نا چلا وہ کب اتنا لمبا سو گیا۔منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کھڑا ہوا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

بالکل آہستگی سے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سے وہ جو کل رات سے صارم کا انتظار کرتی کرتی بیڈ کراؤن سے ٹیک نا جانے کب نیند کی وادیوں میں اتری تھی فوراً اٹھ بیٹھی۔

صارم ایمان کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے الماری سے کپڑے نکال کر واش روم میں جا گھسا۔

پیچھے ایمان جلدی سے کھڑی ہوئی اور کچن کی طرف کافی بنانے کی غرض سے بڑھی ۔

ایک دل میں امید تھی کہ وہ صارم کو منا لے گی۔

جلدی سے دو کپ کافی لے کر جب وہ کمرے میں آئی تو صارم ابھی تک واش روم سے نا نکلا تھا۔

کافی کے کپوں کو صوفے کے ساتھ رکھی میز پر رکھتے ہوئے وہ خود بھی صوفے پر بیٹھ کر صارم کا انتظار کرنے لگی۔

کچھ ہی پل بعد صارم واش روم سے نکلا۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اب وہ اپنے بال بنا رہا تھا۔

ایمان ہمت کرتی ٹیبل سے ایک کافی کا کپ اٹھاتی کھڑی ہوئی۔

اور بالکل صارم کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔

ابھی ایمان صارم کے آگے چائے کا کپ کرتی صارم جیسے ہی پیچھے ہوا اس کی کہنی کپ سے ٹکرائی اور گرم کافی کا کپ ایمان کے ہاتھ پر گر پڑا۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ ایمان کو سنبھلنے کا موقع تک نا ملا۔ درد کی شدت سے اس کے منہ سے آہ کی آواز نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آؤ آئی۔۔آئی ایم سو سوری ایمان آپ کو زیادہ تو نہیں لگی!" ایمان کو تکلیف میں دیکھ صارم فکر مندی سے بولا پھر جلدی سے اسے صوفے پر بیٹھا کر خود الماری سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے ساتھ آ بیٹھا۔

ایمان مجھے اپنا ہاتھ دکھائیں میں اس پر ٹیوب لگا دوں!" ایمان اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں زور سے پکڑے ہاتھ میں اٹھتے درد کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ایمان اپنا ہاتھ آگے کریں میں ٹیوب لگا دوں ورنہ نشان رہ جائے گا۔" اسے ہنوز ایسا ہی بیٹھا دیکھ کر صارم نے اس بار اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

ایمان نے اگلے ہی پل اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آستین اوپر کریں۔" کہتا وہ خود باکس میں سے ٹیوب نکالنے لگا۔ جیسے ہی اپنی مطلوبہ ٹیوب ملتے ہی اس نے ایمان کی کلائی کا جائزہ لینا چاہا وہ ایک پل کو ششدر رہ گیا تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ نشان۔۔۔یہ نشان تو اس نے خواب والی لڑکی کے ہاتھ میں دیکھا تھا! تو کیا وہ ایمان ہی تھی؟

ایک دم اس کے دماغ میں اپنے خواب کے سارے واقعات گھومنے لگے تھے۔اس لڑکی کا اس سے مدد طلب کرنا اس کا ساتھ اپنا اپنا لگنا اس کا یہ کہنا کہ وہ کون ہے صحیح وقت آنے پر پتا چل جائے گا! تو کیا صحیح وقت آ چکا تھا؟

کیا اسے اپنے سارے سوالات کے جوابات مل چکے تھے؟ وہ جلدی سے سر جھٹکتا پوری طرح ہاتھ کی طرف متوجہ ہوا۔

لیکن یہ بات اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس کے خواب والی لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ ایمان ہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹیوب لگا کر اسنے ایک نظر ایمان کو دیکھا پھر کھڑا ہونے لگا لیکن یہ کیا اس سے پہلے کے وہ کھڑا ہوتا ایمان ایک جھٹکے سے اسکے کندھے سے آ لگی تھی۔ صارم ایک پل کو ہل تک نا سکا تھا !

وہ اسکے کندھے سے لگی تھی ! وہ اس کے اتنے پاس بیٹھی تھی وہ کیسے ہل سکتا تھا بھلا ! اس کے پورے جسم میں اچانک سنسنی سی ڈوری۔

محبوب بھی کیا عجیب چیز ہے ! پاس ہو تو دل کی دھڑکنیں رکتی ہیں دور ہو تو دل کی دھڑکنیں رکتی ہے آہہ ! ! خود ہی سوچتے ہوئے اس نے اپنے بے جان ہاتھوں سے اس کے گرد حصار باندھا۔

www.novelsclubb.com

نا جانے کتنا وقت گزرا تھا کہ ایمان اس سے بالکل آہستگی سے الگ ہوئی۔

مجھے معاف کر دیں صارم جی۔مجھے طلاق نہیں چاہیے مجھے آپ کا ساتھ چاہیے۔"
میں آپ سے کچھ نہیں چھپانا چاہتی تھی سب کچھ آپ کو بتانا چاہتی تھی۔اور میں نے کئی بار آپ کو بتانے کی کوشش بھی کی مگر آپ کو بتانا سکی پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے ناراض مت ہوں۔آپ ناراض تو نہیں ہیں نا؟"آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔صارم چند پل کچھ کہہ بھی نا سکا۔

آپ نے کوئی ایسا حق چھوڑا ہی نہیں ہے ایمان جو میں آپ سے ناراض ہوں!"نا" چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

!نہیں صارم جی ایسا نہیں ہے آپ کو ہی تو سارے حق حاصل ہیں"

ایک آپ ہی تو وہ واحد شخص ہیں جس پر ایمان اس بھری دنیا میں بھروسہ کرتی ہے۔

ایک آپ ہی تو ہیں جو مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

آپ ہی تو ہیں جو مجھ پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔

ایک آپ ہی تو ہیں جس کو میرے دل نے سارے حق دے رکھیں ہیں۔ایک واحد شخص آپ ہی تو ہیں جس کے لیے ایمان اپنے دل میں جذبات رکھتی ہے!" صارم ایمان کا ایک ایک لفظ لب بھینچے خاموشی سے سنتا رہا۔

www.novelsclubb.com

صارم جی میرا یقین کریں میں حارث کو ذاتی طور پر بالکل نہیں جانتی۔۔۔"اسے" خاموش دیکھ ایمان نے بے بسی سے اپنے امڈنے والے آنسوں کو اندر اتارنا چاہا مگر وہ راستہ بناتے ہوئے باہر نکل پڑے۔

ارے ایمان آپ رو کیوں رہی ہیں میں نے کچھ کہا ہے کیا آپ کو؟"اسے روتا" دیکھ صارم کی اب بس ہوئی تھی وہ سب برداشت کر سکتا تھا مگر اپنی بیوی کے آنسوں نہیں۔

تو آپ ناراض ہیں نا مجھے سے بات بھی نہیں کر رہے ہیں اس لیے رونا آرہا ہے!"""
آنسوؤں کو صاف کرتی وہ بالکل بچوں جیسے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

اللہ میں نے کب ایسا کہا کہ میں آپ سے ناراض ہوں؟ میں سچی میں آپ سے" ناراض نہیں تھا اور نا ہوں بس تھوڑا غصہ تھا آپ پر۔اگر آپ مجھے اپنا سمجھتی تو

ضرور مجھے حارث کے بارے میں بتاتیں!"اس کے گالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ایمان پھر سے اس کے کندھے سے لگی تھی۔

"مجھے لگا کہ آپ بھی سب کی طرح مجھے پر شک۔۔۔"

اور آپ کو لگا میں بھی سب کہ طرح آپ پر شک کر رہا ہوں ہے نا؟آپ نے ایسا" سوچ بھی کیسے لیا یار میں اپنی ایمان پر شک کرنے سے پہلے سو بار مرنا پسند کروں گا! لیکن شک نہیں کروں گا!آپ کو تو اپنی جان بھی دے دوں تو مجھے کوئی ڈر نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں میری بیوی میری جان بھی سنبھال کر رکھے گی!آپ پر شک کرنا میرے لیے مرنے کے مترادف ہے!"اس کے ہر ایک لفظ میں سچائی جھلک رہی تھی۔

صارم جی میں آپ سے الگ نہیں ہونا چاہتی!"ایمان نے روندھی آواز میں کہا"

وہ تو دکھ رہا ہے کس طرح آپ میرے کندھے سے چپکی ہوئی ہیں۔"صارم نے" بات کو مذاق کا رخ دیا۔

صارم جی میں سچ میں آپ سے علیحدگی نہیں چاہتی ہوں؟"اس نے اپنی بات پر" زور دیا۔

www.novelsclubb.com

تو میں کونسا چاہتا ہوں یار؟"ایمان ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔"

"تو پھر آپ کل جو طلاق کا کہہ رہے تھے۔۔۔۔"

آپ بھی تو کہہ رہی تھی نا! آپ بھی بھول جائیں اور میں بھی بھول جاتا ہوں!""" اطمینان سے بھرپور لہجہ۔

ویسے مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ بھی اندر ہی اندر مجھ سے محبت کرتی ہیں۔""" شریر لہجے میں صارم نے اسے چھیڑا۔ایمان نے نا سمجھی سے ادھر اُدھر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کون میں ؟"وہ انجان بنی۔"

ارے ہاں آپ نے ابھی تو کچھ دیر پہلے ہی تو اپنی محبت کا اعتراف کیا ہے "صارم" مزے سے اس کے تاثرات نوٹ کرنے لگا۔

تو اس میں کون سی بڑی بات ہے میں نے تو پھر بھی کر دیا آپ سے تو یہ تک نا ہوا"
۔"تو پوں کا رخ اب اس کی جانب موڑا گیا تھا۔

اچھا کیا ضروری ہے کہ ہر بار زبان سے ہی اظہار کیا جائے آنکھیں بھی بولتی ہے۔"
اگر میں نے آج تک اپنی محبت کا نہیں کہا تو کیا آپ نے کبھی بھی میری آنکھوں میں
اپنے لیے محبت نہیں دیکھی ہے؟"جواباً اس نے سارا ملبا اس پر ڈالا۔

ایمان نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔واقعی کبھی کبھی اظہار کو لفظوں کی ضرورت
نہیں پڑتی کبھی کبھی یہ کام ہماری آنکھیں کر دیتی ہے۔اور یہ کام صارم کی آنکھوں
نے بہت بار کیا تھا۔

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گیں تو نہیں نا؟" لہجے میں ایک خوف تھا۔"

کوئی زندگی جینا چھوڑ سکتا ہے کیا؟ ہر انسان کو اپنی زندگی سے پیار ہوتا ہے تو پھر" میں اپنی پیاری سی زندگی کو کیسے چھوڑ دوں!" لہجے میں مان تھا۔ جس پر ایمان ھیمہ سا مسکرائی۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ میں کسی کے لیے اتنی بھی اہم ہو سکتی ہوں میں تو ایک عام سی" انسان ہوں!"

پر میرے لیے بہت خاص ہیں!"

کتنی خاص؟"سوال بے ساختہ تھا"

آپ میرے لیے اتنی خاص ہیں کہ صارم اپنی بیوی کہ آگے اپنی خود کی ذات " بھول سکتا ہے۔"ایمان نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا جو اسے ہی نرمی سے دیکھ رہا تھا۔

اسے مسلسل خود کو تکتا پا کر ایمان نے ایک آوارہ جھولتی لٹ کو کان کے پیچھے کیا تھا۔

آپ کو پتا ہے مجھے دو چیزیں بہت پریشان کرتی ہیں!"صارم کھوئے کھوئے انداز" میں بولا۔ایمان چونکی۔

"اور وہ کیا ہیں؟"

"ایک آپ۔۔۔۔"

"اور دوسری؟"

اور دوسری آپ کی یہ آوارہ لٹ جو بار بار آپ کے چہرے کے گرد جھول کر مجھے" پریشان کرتی ہے اور ابھی بھی مستقل کر رہی ہے اسے میں پیچھے کر دیتا ہوں کہیں یہ ناہو معاملہ بگڑ جائے!" اپنی ہی بات پر مسکراتے ہوئے اس نے پھر سے ایمان کی لٹ کو کان کے پیچھے کیا تھا۔

اب تو کوئی ایسی بات نہیں رہ گئی نا جس کی مجھے صفائی پیش کرنی ہو مادام!" مسکراتا" لہجہ۔ایمان نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔

چلو تو آج سے مجھے بیڈ پر سونے کی اجازت ہے اور ویسے بھی اگر میں کچھ دن اور" اس چھوٹے سے صوفے پر سویا نا تو عنقریب ضرور میری کمر کی کوئی نا کوئی ہڈی ٹوٹ جائے گی!" بات کے اختتام پر دونوں زور سے ہنسے تھے۔

--

www.novelsclubb.com

وہ بہت گہری نیند میں تھا جب اسے کچھ بہت تیزی سے بجتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ آواز اتنی قریب سے آ رہی تھی کہ وہ جلدی سے ہڑبڑا کر اٹھا ساتھ سوئی ایمان بھی اس کے ہڑبڑانے پر ساتھ اٹھ بیٹھی تھی۔

اسی پل دروازے پر زور سے دستخط ہوئی تھی۔صارم جلدی سے چادر کو پرے کرتا دروازہ کھولنے بڑھا۔دروازہ کھولتے ہی سامنے سیفی کو کھڑا پایا۔

کیا ہوا سیفی خیریت؟"آنکھوں کو مسلتے ہوئے صارم نے دریافت کیا۔"

بھائی آپ ابھی تک سو رہے ہیں جلدی اٹھیں آج ہم نے شافیہ کا رشتہ مانگنے جانا ہے!"صارم کو نیندوں میں دیکھ سیفی چیخ ہی پڑا تھا۔صارم نے کمرے میں لگی وال کلاک کو دیکھا جو صبح کے نو بجا رہی تھی۔صارم کو سیفی کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

"سیفی تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے صبح نو بجے کون کسی کے گھر رشتہ لے کر جاتا ہے؟"

بھائی ابھی کون جانے کو بول رہا ہے لیکن آپ جلدی اٹھیں گیں تو جلدی چلیں" گیں نا لیکن آپ تو ابھی تک سو رہے ہیں وہاں کل سے شافیہ میرا انتظار کر رہی ہے !"سیفی بچوں جیسا منہ بنا کر بولا۔

ہاتھ کو ہولا رکھو سیفی شافیہ اور تمھارے انتظار نو نیو رمیں تو بچاری کی حالت کو" سوچ سوچ کر ڈر رہا ہوں کس پاگل سے بندھنے جا رہی ہے وہ!"صارم نے کچھ افسوس سے کہا۔

کمرے میں موجود ایمان مسکراتی ہوئی بیڈ سے کھڑی ہوئی اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

بھائی!!!!!!!!"سیفی نے صدمے سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھا۔"

بھائی کے بچے اب یہاں سے پہلی فرصت میں غائب ہو جاؤ اور ہمیں سونے دو"
ابھی بہت وقت باقی ہے وہاں جانے میں !" سیفی نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ صارم نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔

میری تو اس گھر میں کوئی عزت ہی نہیں رہی ہے ! اللہ پوچھے سب سے !""
بڑبڑاتے ہوئے سیفی نے دروازے کو ایک نظر گھورا۔ پھر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ میرون رنگ کی کمیز شلوار میں ملبوس جلدی جلدی سیڑیاں اتر رہی تھی۔وہ مکمل تیار تھی۔اور اب باہر کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں سب اس کے انتظار میں موجود تھے۔

! جلدی جلدی سیڑیاں اترتے ہوئے اس کے قدم ایک پل کو تھمے

سامنے زولقرنین صاحب کھڑے تھے۔وہ کچھ ہی دنوں میں بوڑھے لگنے لگے تھے

۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا ایمان تم گئی نہیں ابھی تک؟"

بس بابا جا ہی رہی ہوں آپ کہا جا رہے ہیں؟"ایمان نے نرمی سے ان کے چہرے پر نظر ڈالی۔"

میں مقبول کے پاس جا رہا تھا۔ تم جاؤ جلدی نیچے سب تمھارا انتظار کر رہے ہیں!""" وہ آتے ہوئے سب کو باہر کھڑا دیکھ کر آئے تھے اس لیے بولے۔

جی وہ تو میں جا رہی ہوں لیکن کیا آپ نہیں چل رہے؟"ایمان کچھ حیران ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

نہیں بیٹا میری طبیعت ٹھیک ہے نہیں اس لیے میں نہیں جا رہا!"انھوں نے صاف گوئی سے کہا۔"

بابا کیا ہوا آپ کی طبیعت کو آپ کہیں تو میں رک جاتی ہوں آپ کے لیے!" وہ" یک دم ہی فکر مند ہوئی۔

ارے نہیں بیٹا! تم جاؤ یہ تو معمولی سی طبعیت ہے ٹھیک ہو جائے گی۔" انھوں" نے نرمی سے ایمان کے گالوں کو سہلایا تھا۔

ٹھیک ہے اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو مجھے فون کر دیجیے گا بابا میں آجاؤں" گی!" ایمان فکر مندی سے کہتے ہوئے سیڑیاں اتر گئی پیچھے زولقرنین صاحب کے چہرے پر افسردہ سے تاثرات ابھرے۔

وہ اپنے کیے کی معافی ایمان سے مانگ چکے تھے مگر ابھی بھی کہی ان کو یہ گلٹ تھا کہ انھوں نے اپنی بچی کے ساتھ زیادتی کر دی ہے جو کہ اب عمر سے ساتھ ساتھ ہی کم ہونا تھا۔

وہ سر جھٹکتے مقبول صاحب کے پورشن کی طرف بڑھے۔

---

www.novelsclubb.com

وہ لوگ لان کے وسط میں کرسیاں لگائے بیٹھے تھے۔کرسیوں کے بیچ ایک ٹیبل رکھی تھی جس پر کھانے پینے کے لوازمات رکھے تھے۔اندر سارے بڑے بیٹھے تھے جب کے ینگ پارٹی باہر لان میں بیٹھی ہنسی مذاق میں مصروف تھی۔ابھی اندر کچھ

دیر پہلے ہی پلورشہ کی خضر سے اور شافیہ کی سیفی سے بات طے پائی تھی۔ارد گرد ٹھنڈی ہوائیں رقص کر رہی تھی موسم آج بہت خوبصورت ہو رہا تھا۔سورج ڈھلے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا آسمان پر اب ہلکے ہلکے نیلے رنگ کے سائے پھیلتے جا رہے تھے۔

ویسے مجھے نہیں پتا تھا تم دونوں اتنے چھپے رستم نکلوں گیں "سیفی کا اشارہ پلورشہ" اور خضر کی طرف تھا جس پر خضر بنا شرمندہ ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہمیں بھی نہیں پتا تھا کہ آپ ہم سب سے بڑے چھپے رستم نکلیں گے !"کیا خوب" طنز کیا گیا تھا۔ہر ایک کا قہقہہ ہوا میں گونجا۔اس میں شافیہ بھی شامل تھی۔

جی ہاں ہماری شافیہ شرمانے کے بجائے بے شرموں کی طرف ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

بات سنوں تمھیں شرم نہیں آرہی۔ تمھارا ہونے والا شوہر تمھارے سامنے بیٹھا" ہے اور تم بے شرموں کی طرح ہنسی جا رہی ہو۔اس وقت تو لڑکیاں شرم سے چور چور ہوتی ہیں اور ایک تم بے شرم ہو!" تنگ آکر اس نے اپنی ساری جھنجھلاہٹ سامنے بیٹھی شافیہ پر نکالی۔ لیکن وہ بھی شافیہ تھی مجال ہے جو اس پر کسی بات کا اثر ہوتا۔

www.novelsclubb.com

اب نہیں آرہی ہے شرم تو زبردستی دلاؤں کیا؟ اور ویسے بھی میں دوسری" لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں! اور جو لڑکیاں شرم سے چور چور ہوتی ہے نا ان کے ہونے والے مجازی خدا کو بھی شرم آرہی ہوتی ہے لیکن ایک تم ہو بنا لحاظ کیے

آنکھیں پھاڑے بس گھورے جا رہے ہو!" شافیہ نے سیدھا اس کے دیکھنے پر چوٹ کی تھی جو کب سے بس اسے دیکھ رہا تھا۔

ہاں تو جب میں تمھیں دیکھ رہا ہوں تو تمھیں شرمانا چاہیے نا! شرم کے مارے" یہاں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے نا لیکن تم بھی تو ڈھیٹوں کی طرح بیٹھی ہو!" سیفی کہا پیچھے رہنے والا تھا۔ شافیہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

ایمان اور صارم نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔

پلورشہ نے جیسے نفی میں سر ہلایا تھا جیسے کہہ رہی ہوں یہ نہیں سدھر سکتے ان کا کیا بنے گا؟

تو کیا اب تمھارے گھورنے کی وجہ سے میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں۔ نہیں" آرہی بھئی مجھے ذرہ سی بھی شرم۔اور اگر مجھے نہیں آرہی ہے تو تم شرمالو! زیادہ ہی ارمان ہے نا تمھیں شرم دیکھنے کے۔" شافیہ نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔ سیفی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

میں کیوں شرماؤں؟ میں لڑکا ہوں اور تم لڑکی! شرمانا صرف لڑکیوں کو چاہیے اور" لڑکوں کو لڑکی کو شرماتے ہوئے دیکھنا چاہیے۔" واہ واہ کیا لوجک تھی وہاں بیٹھے سب لوگ اش اش کر اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

کہاں لکھا ہے کہ شرمانا صرف لڑکیوں کو چاہیے اور لڑکے صرف شرماتی ہوئی" لڑکیوں کو ہی دیکھیں گیں؟ کیا لڑکوں کی شرم مر گئی ہے؟ یار پیدا ہوتے ہی لڑکے اپنی شرم کو دراز میں بند کر دیتے ہے یہ سوچ کر کہ بھئی شرم ہماری کس کام کی؟ یہ

تو بس لڑکیوں کے ہی کام آسکتی ہے۔" شافیہ کے جواب سے وہاں بیٹھے سب لوگ لاجواب ہوئے تھے۔

حد ہے یار تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے!" سیفی ہار مانتے ہوئے بولا۔"

تو نا کرو بات اس فضول سے بلکہ میں تو کہتی ہوں اس فضول سے شادی ہی نا کرو"" شافیہ نے کندھے آچکائے جیسے یہ تو کوئی بڑی بات ہی نہیں ہے

www.novelsclubb.com

بس یہی تو مسئلہ ہے کہ اس فضول سے ہی دل لگ گیا ہے!" سیفی کان کی لو کو رگرتے ہوئے بڑبڑایا۔

اچھا یار اب تم لوگ اپنی یہ جنگ ختم کرو کیا ہو گیا ہے بچوں کی طرح کیوں لڑنے لگ جاتے ہو؟" صارم نے دونوں کو ڈپٹا۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے بھائی۔اب میرے پلے یہ جنگلی بلی پڑ گئی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔" چور نظروں سے شافیہ کو دیکھتے ہوئے سیفی انتہائی ہلکی آواز میں بولا۔

ہر طرف خوشیوں کے رنگ بکھرے تھے۔اب ہر کوئی اپنی زندگی خوش اور مطمئن تھا۔

www.novelsclubb.com

چند سال بعد!

سیاہ مرسیڈیز اس وقت اسلام آباد کی سرمئی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔ سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس صارم یزدانی سنجیدگی سے گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔ ساتھ بیٹھی اس کی چار سالہ بیٹی علیزہ ہاتھ میں پکڑی ڈول کے بال سوار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بابا اس ڈول کا کیا نام رکھیں ہم؟" چار سالہ علیزہ نے معصومیت سے اپنے باپ سے پوچھا۔ صارم نے گردن موڑ کر اپنی پھول سی بچی کو دیکھا تھا۔

ہنہہہ اس کا نام؟؟" صارم کچھ سوچنے لگا۔"

یہ بھی خوبصورت ہے اور آپ کی ماما بھی خوبصورت ہیں تو ایسا کرتے ہیں ہم اس کا" نام ایمہ رکھ دیتے ہیں!" صارم نے اپنی بیٹی کے گالوں کی چٹکی بھری۔

لیکن بابا ماما کا نام تو ایمان ہے پھر ایمہ کون ہے؟" بچی معصوم ذہن پر زور ڈالتے" ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

آپ کی نانی آپ کی ماما کو ایمہ بلاتی تھیں اور اب میں آپ کی ماما کو ایمہ بلاتا ہوں!"" اس نے ہلکا سا مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"بابا ہم کہا جا رہے ہیں؟"

ماما کو ان کے اسپتال سے لینے!" کہتے ہوئے اس نے گاڑی کو ایک بڑی سی عمارت"
کے آگے روکا تھا جو دیکھنے میں اسپتال کا منظر پیش کر رہی تھی۔

علیزہ کو لیتا وہ اندر کی طرف بڑھا۔

اسپتال کے اندرونی حصے میں کافی رش تھا۔

وہ راہداری میں چلتے ہوئے بائیں طرف مڑا۔ سامنے ہی اسے ایمان اپنے آفس سے
نکلتی ہوئے دیکھائی دی۔

سیاہ کرتے شلوار میں ملبوس بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے سفید رنگ کا ڈاکٹری
کوٹ پہنے گردن میں ڈالے ڈوپٹے کو اپنی گردن کے گرد لپیٹے۔ وہ ہاتھ میں فائل
پکڑے دوسری سمت تیزی سے بھاگی تھی۔

صارم اسے روکنے کے بجائے سیدھا اس کے پرسنل روم میں جا کر بیٹھ چکا تھا۔

کمرے کے وسط میں لگی ٹیبل کے ایک طرف دو کرسیاں رکھی تھی اور دوسری طرف ایک۔

صارم ایک ہر خود بیٹھتا دوسری ہر اپنی بیٹی کو بیٹھاتا اب میز پر رکھا پین مستقل بجا رہا تھا۔

ٹھیک کچھ ہی وقت گزرنے کے بعد ایمان کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

سو سوری میری وجہ سے آپ کو اتنا انتظار کرنا پڑا در اصل ڈیوٹی کا ٹائم تو ختم ہو گیا" تھا لیکن اچانک ایک ایمرجنسی کیس آ گیا تو وہاں جانا پڑا" ایمان نے معذرت خواہ انداز میں کہتے ہوئے اپنی کرسی کی پشت پر سفید کوٹ ستار کر لٹکایا۔

نہیں سوری کی کیا بات ویسے بھی آپ کو صرف اپنے مریضوں کا ہی تو خیال ہے۔" شوہر کا خیال تو آپ بالکل ہی بھول چکی ہیں!" ایمان ہنس پڑی تھی۔

اور میری پرنسس کیسی ہے!" ایمان صارم کو نظر انداز کرتی علیزہ سے مخاطب ہوئی۔

پرنسس کا حال تو اچھا ہے بس پرنسس کے پاپا کا حال کچھ اچھا نہیں ہے!" کہاں برداشت تھا اسے ایمان کا یوں نظر انداز کرنا۔

صارم جی کیا ہو گیا ہے اب ساری لڑائی یہیں کریں گیں یا گھر جانے کا ارادہ ہے؟"" لبوں پر تبسم پھیلا تھا۔

ایمان نے اپنی ماں کی یاد میں اپنی بیٹی کا نام علیزہ رکھا تھا۔اور اس کا خواب تھا ڈاکٹر بننا ایک مفت کا اسپتال کھلوانا۔اس کا خواب پورا کرنے میں صارم نے اسکی بہت مدد کی تھی۔ہر قدم پر اس کا ساتھ دیا تھا۔

!آج وہ اسلام آباد کی ایک بہترین ڈاکٹر تھی

ایمان نے مسکراتے ہوئے کرسی کی پشت سے کوٹ اٹگز چلھایا تھا۔صارم بھی بگاڑتے ہوئے کھڑا ہوا تھا پھر اپنی بیٹی کو لیے وہ دونوں گھر کی طرف روانا ہوئے تھے۔ایمان کے پیچھے چلتے صارم کے لبوں پر ایک بھرپور مسکراہٹ تھی۔یہ روٹھنا منانا اب تو ان کی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔

کہی دور صارم کا بھی ایک خواب پورا ہوا تھا۔

کبھی اس نے بھی بالکل خاموشی سے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ کاش وہ زندگی کہ ہر موڑ پر ایمان کے قدم سے قدم ملا کر چلے اور آج وہ ایمان کے قدم سے قدم ملا کر اپنی حسین زندگی کے پل گزار رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

آج پھر وہ اس بینچ پر بیٹھا تھا۔ لیکن آج وہ بے قراری سے کسی کی راہ تک رہا تھا شاید ! اسی کی جس کی موجودگی میں اسے اپنا اپنا سا محسوس ہوتا تھا

ہاں شاید نہیں یقیناً اسی کی۔

اسے اپنے پیر کسی چیز میں دھنستے ہوئے محسوس ہوتے ہے تھے شاید وہ ریت پر پیر رکھے ہوئے تھا سامنے ہی سمندر کی بڑی بڑی لہریں اس کے پاؤں کو چھوتی ہوئی واپس جا رہی تھی۔

ٹھیک اسی پل اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کے پہلوں میں آکر بیٹھا ہے اس نے گردن گھوما کر اسے دیکھا۔ نظریں ریت میں دھنستے پیر وسے اب اس کے چہرے پر ٹکی تھی۔

www.novelsclubb.com

!!! وہ چہرا

!! وہ چہرا بہت مانوس تھا

! نہایت ہی مانوس

وہ چہرا اسے شناسائی کی گواہی دے رہا تھا۔

اس کے چہرے پر معصومیت سیاہ آنکھیں ہاتھ میں موجود نشان تو اسے کسی کی نشاندھی کر رہے تھے۔

وہ چہرا تو بالکل اس کی ایمان میں ملتا تھا۔

وہ شاک کے عالم میں اسے دیکھے گیا۔

ایسے نا دیکھیں جو دکھ رہی ہوں اصل میں وہی ہوں میں ! "اسے خود کو تکتا کا کر وہ" لڑکی نہایت ہی نرمی سے بولی تھی۔

صارم کا دیکھنے کا تسلسل ٹوٹا تھا۔

تم۔۔۔۔تم ایمان ؟"وہ ابھی بھی شاکٹ کے عالم میں تھا۔"

www.novelsclubb.com

بس یہ سمجھ لیں کہ آپ نے خواب سے حقیقت تک کا سفر طے کر لیا ہے۔آپ" نے خواب سے لے کر حقیقت تک ایک ہی انسان کا ساتھ پا لیا ہے۔" وہ لڑکی جو ایمان تھی مسکرائی تھی۔

! بالکل ہلکا سا

چلیں چلتے ہیں پھر ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے !" لڑکی نے صارم کے ہاتھ" کے اندر اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھسائی۔

پھر دونوں چلتے ہوئے اس منظر سے بہت دور چلے گئے تھے وہاں جہاں ان کی ایک حقیقت کی دنیا بسی تھی۔

!بس ایک چیز وہ چھوڑ گئے تھے ریت پر اپنے قدموں کے نشان

جو اس بات کی نشاندھی کر رہے تھے کہ اب ہمیشہ ان دونوں نے ایک دوسرے کے قدم سے قدم ملا کر چلنا ہے۔

ختم شد~

www.novelsclubb.com